چون صنائع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و زمان

درین هنگام برکت انضمام وسیله شفیع [illegible] اشعار و کتاب مصباح الانوار است

دیوان ابرار

در نعت

احمد مختار

من تصنیف مطلع انوار لاهوتی مقطع اسرار جبروتی مهبط افضال رب جلیل شاعر بیعدیل عاشق زار حبیب پروردگار مولانا حافظ شاه محمد ابرار عالم صاحب المتخلص به ابرار [illegible]

در مطبع [illegible] نامی پریس اله آباد بطبع زین و مقبول جهان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرا مطلع ہے خاور مہر حمد کبریائی کا	سخن اپنا نہ ہو کیوں دلنشین ساری خدائی کا
جو دیکھا غور سے تو صورت قدرت نظر آئی	بشر اک آئینہ ہے حسن ذات کبریائی کا
نہیں پہونچا فرشتہ بھی وہانتک مین جہان پہونچا	کہو تحسین دیکھو حوصلہ میری رسائی کا
اگرچہ پردہ اٹھ جائے دوئی کا چشم بینا سے	نہین زیبا ہے بندہ کے لئے دعوی خدائی کا
نہین ہے کوئی وحدت مین تلاش امتیاز اصلا	وہی ہے فرش شاہی کا وہی بستر گدائی کا
یہ قطرہ بھی اوسی دریائے وحدت کا ہی شیدائی	زبان موج پر ہے حرف جسکی آشنائی کا
لڑی رہتی ہے غربت مین نظر سوئے وطن اپنی	کمال اس خار کو غم ہے گلستان کی جدائی کا
بتا اوس یار بے پروا کے کوچہ کا نہین ملتا	مین بسمل ہوگیا ہون جسکی تیغ کج ادائی کا
ہوئے بیہوش موسی اب دکھائے کسکو وہ جلوہ	تماشا دیکھتا ہے آپ اپنی خود نمائی کا

اوسکی شربت دیدار کی آنکھین پیاسی ہین ۔ بھرا ہے سر مین سودا جسکے در کی جبہ سائی کا

لکھا ابرار نے دیوان مین وصف حضور
مرا مقطع ہے مطلع مہر نعت مصطفائی کا

محمد صلعم مصطفٰے ہے نور شمع کبریائی کا ۔ بھلا کیونکر نہ پروانہ ہو دل ساری خدائی کا

نہو کیون مقتدائے مرسلان وہ سرور عالم ۔ خدائے پاک نے بخشا ہے خلعت پیشوائی کا

یہہ ظلمت خانہ تھا محتاج جلوہ عہد آدم سے ۔ فروغ آفتاب آسمان اجتبائی کا

اسیران عذاب آخرت کو روز محشر مین ۔ اوسی کی ذات اقدس سے توسل ہے رہائی کا

کیا ہے زار مجکو اس قدر آزار ہجران نے ۔ کہ اب اوٹھتا نہین صدمہ فراق مصطفائی کا

نہین ہے ای شہ جود و کرم خورشید گردون پر ۔ یہہ ہے پیر فلک کے ہاتھ مین کاسہ گدائی کا

دکھا دے دل شکستون کو وہ زلف اپنی تسکین ہو ۔ ترے ہر موئے مشکین مین اثر ہے مومیائی کا

حبیب خالق کون و مکان کی جسم اقدس پر ۔ ہوا اصل علی کیا ٹھیک جامہ پارسائی کا

خدا کو اوس نے دیکھا جس نے دیکھی آپکی صورت ۔ رخ روشن نبی صلعم کا آئینہ ہے حق نمائی کا

ابو بکر رض و عمر رض عثمان رض علی رض کی آبیاری سے ۔ بنا رشک ارم گلزار دین مصطفائی کا

انہین کی ذات سے ابرار اوجالا ہو شریعت مین
جلایا ہے انہون نے چارون [illegible] رہنمائی کا

زمینِ نعت مین بوتا ہون بوٹا جاودانی کا
کہ یہہ ہستی ثمر ہے نخلِ باغِ کُلِّ فانی کا

جہانمین فیض ہے یہہ مصطفیٰ کی مدح خوانی کا
کہ ہے ایک شور عالم مین مری شیرین بیانی کا

مرے شعرونمین مضمون گوھر بحرِ رسالت ہے
بہایا اس زمین مین سینے اک دریا معانی کا

پسِ مردن پڑھونگا جاکے مین شہرِ خموشانمین
بھرا ہے شوق دل مین اس قدر مولود خوانی کا

جنابِ پاک کی مداح محفوظِ حوادث ہین
نہین ہے مجھکو اندیشہ بلائے ناگہانی کا

دکھادو جلوۂ دیدار اپنا مجکو اے حضرت
بھروسا کچھ نہین ہے آدمی کی زندگانی کا

بناونگا سیاہی جب مین نعتِ پاک لکھنے کو
فرشتے لائینگے کاجل چراغِ آسمانی کا

قلم شعلہ تجلی کا ہو نورِ نعتِ اقدس سے
سرِ پرِ خامہ بجائے ترانہ لن ترانی کا

جو وہ بحرِ رسالت یاد اس قطرہ کو فرمانے
روان ہو خاطرِ محزون مین دریا شادمانی کا

لکھے مضمون رنگین نعت کے دیوانمین وہ ہمنے
بنا ہر اک ورق دامن بہارِ بوستانی کا

فراقِ مصطفیٰ مین اس قدر اسرار رویا ہون
کہ آنکھونمین مرے باقی نہین قطرہ بھی پانی کا

ہمسر کوئی کیا آپ کی ہو جلوہ گری کا
سوزان صفتِ شعلہ ہے پر حوریری کا

بزمِ شہِ اقدس مین جو کیا دخل کسیکو
ہے پاؤن یہان لنگ نسیمِ سحری کا

جل جائے زبان شمع کی صورت جو کہون حال
اے نالۂ جان سوز تری بے اثری کا

تن پر مرے ہر بال ہے اک شعلۂ آتش
کیا حال لکھوں اور میں سوزِ جگری کا

ہے عالمِ ایجاد میں ذکرِ شہِ عالم
عالی نسبی کا کہیں والا گہری کا

اک دھوم فرشتوں میں جو تھی چرخِ بریں پر
تھا غلغلہ میلاد کی وہ خوش خبری کا

دیدار ہوا نورِ خدا کا مجھے شب کو
دیکھا یہ اثر میں نے دعائے سحری کا

کیا سیر چمن زارِ مدینہ کی جو میں نے
پھل نخلِ تمنا کو ملا بے ثمری کا

پامال ہوا اُلفتِ عاشق کا دلِ زار
رفتارِ نبی میں ہے نشان کبکِ دری کا

دیبا ہے اسرارِ الٰہی کے بھرے ہیں
سینہ ہے کہ گنجینہ ہے وہ پیمبری کا

ابرار میں نعت شہِ ابرار ہوں لکھتا
دعویٰ ہو مجھے کیوں نہ کمال بشری کا

سودائے زلف احمدِ مختار ہی رہا
اور مجھکو عشق سیدِ ابرار ہی رہا

پیشِ نگاہ روزنِ دیوار ہی رہا
نورِ خدا کا طالب دیدار ہی رہا

جاگا نہ بخت میرا نہ پہونچا مدینہ تک
خوابیدہ اپنا طالعِ بیدار ہی رہا

روضہ کی گرد و پیش بسر عمر ہو گئی
سایہ کی طرح میں پسِ دیوار ہی رہا

پہونچا دیا مدینہ سے پھر ہند میں مجھے
پیری میں بھی یہ چرخ دل آزار ہی رہا

پہونچا میں روضہ پر نہ ہوا دردِ عشق کم
دار الشفا میں آکے میں بیمار ہی رہا

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف ۔ مفعول ۔ فاعلات ۔ مفاعیل ۔ فاعلان۔

بعد فنا بھی دل میں رہا عشقِ مصطفٰے
آزاد ہونے پر بھی گرفتار ہی رہا

کھینچا نہ جذبِ شوقِ زیارت نے ایکدن
یہہ مرغِ روح اُوڑنے کو تیار ہی رہا

جب وصفِ روئی پاک کا لکھا کچھہ اور حال
خامہ ہمارا بلبلِ گلزار ہی رہا

مداح نے تو سایہ میں تیغون کی کی بسر
دائم خیال ابروئے خمدار ہی رہا

مداح سب ہوئے ہین زیارت سے فیضیاب
مشتاق آجتک تو یہہ اسرار ہی رہا

بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

لوحِ قرآنِ فصاحت ہے زبانِ مصطفٰے
مصحفِ قدرت کی آیت ہے زبانِ مصطفٰے

ہے دہانِ پاک کانِ گوہرِ اسرارِ حق
ماہئے بحرِ ہدایت ہے زبانِ مصطفٰے

مخبرِ صادق لقب ہے آپ کا کونین مین
قاصدِ ملکِ صداقت ہے زبانِ مصطفٰے

طاعتِ خالق سے ہے لبہائے نگارین کا کلام
شکلِ محرابِ عبادت ہے زبانِ مصطفٰے

وہ دہانِ پاک ہے طغرای فرمانِ قبول
اور منشورِ سعادت ہے زبانِ مصطفٰے

قصرِ دین روشن ہوا نورِ کلامِ پاک سے
شمع ہے فانوسِ قدرت کی زبانِ مصطفٰے

بیگمان ہین وہ لبِ معجز نما شکر مقال
طوطیِ شیرین روایت ہے زبانِ مصطفٰے

کیون نہ ہو مرغِ ایمنی پر ہو دماغِ اہلِ دین
نیّرِ برجِ حمایت ہے زبانِ مصطفٰے

دولتِ یادِ خدا سے قصرِ دل معمور ہے
ذکرِ خالق کی بضاعت ہے زبانِ مصطفٰے

کفر کی بنیاد کھوئی جب پیام حق کہا
جوہر تیغِ رسالت ہے زبانِ مصطفٰے

دست حضرت دستگیرِ عاصیان ہے حشر مین
شافعِ روزِ قیامت ہے زبانِ مصطفٰے

شغل ہے مدِ نظر مضمون قرآن کا مدام
مردمِ چشمِ تلاوت ہے زبانِ مصطفٰے

خوش بیانی سنکے ہین مانندِ گل خندان بشر
بلبلِ باغِ فصاحت ہے زبانِ مصطفٰے

مومنون کو دی ہے سرِستان جنت کی نوید
قمریِ باغِ بشارت ہے زبانِ مصطفٰے

جنبشِ لبہائے جان پرور ہے سیلِ مغفرت
موجِ دریائے شفاعت ہے زبانِ مصطفٰے

شرق سے تا غرب پایا ہے زر دین نے رواج
سکۂ دار الافاضت ہے زبانِ مصطفٰے

کیون نہو شیرین بیان اہرا زنت پاک سے
کوزۂ قندِ حلاوت ہے زبانِ مصطفٰے

مہبط روح الامین ہے آستانِ مصطفٰے
منزلِ وحیِ الٰہی ہے مکانِ مصطفٰے

ظل حق ہے خیمۂ پرنور محبوبِ خدا
پرچم لولاک ہے زیبِ نشانِ مصطفٰے

آپ کی طٰہٰ و یٰسین سے تو شوکت ہے عیان
اور سبحان الذی اسرا ہے شانِ مصطفٰے

چشم ہے مشتاق دیدار لقائے مصطفٰے
اور کانون کو ہے عشق داستانِ مصطفٰے

دو جہان کی ہے سعادت خدمت جبرائیل را
خلق مین صالح ہے نام ساربانِ مصطفٰے

انتہا تک دوربینون کی نہ پہونچیگی نظر
حشر مین ہوگا بلند ایسا نشانِ مصطفٰے

بحر رمل مثمن محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

آپکی جاگیر ہے ملک رضائے لایزال
باغ ہے فردوس رضوان باغبان مصطفےٰ

صرف اپنے اپنے موقع پر ہوا یہ نقد شکر
جان فدائے حق تو دل قربان جان مصطفےٰ

ہین کلام پاک کے معنی برنگ مہر صاف
ماہ سے روشن زیادہ ہے بیان مصطفےٰ

ترکش حضرت ہے گردون تیر گردون تیر ہے
قوس کہتے ہین جسے وہ ہے کمان مصطفےٰ

کیا بیان ہو مجھ سے وصف لذت خوان دنا
مصطفےٰ مہمان حق حق میزبان مصطفےٰ

سلسلہ اب تک خلافت کا ہے جاری خلق مین
کیا روان ہے نہر فیض جاودان مصطفےٰ

غار مین زانو پہ اونکے سوئے سر رکھکر جناب
کیون نہون صدیق اکبر رازدان مصطفےٰ

خلد مین حورین کرینگی شکر کا سجدہ ادا
دیکھینگی جسدم گروہ خادمان مصطفےٰ

ہو زمام ناقہ یارب دست مین اپنے اگر
سوئے جنت جب روان ہو کاروان مصطفےٰ

موج دریائے حلاوت ہے زبان مصطفےٰ
شہد سے شیرین زیادہ ہے بیان مصطفےٰ

خامہ کا کیا منہ جو لکھے وصف شان مصطفےٰ
ہے بشر کی عقل سے برتر مکان مصطفےٰ

کیا کوئی توصیف لکھے اوس شہ مازاغ کی
ہے اللہ العالمین خود مدح خوان مصطفےٰ

سرور لولاک کا کیا پوچھتے ہو مرتبہ
جھاڑتے تھے جبرئیل آکر مکان مصطفےٰ

گلشن دنیا مین دیکھا اوس گل تر کا جمال
باغ مین سب بلبلین ہین نغمہ خوان مصطفےٰ

قصرِ عزو جاہ حضرت کی بلندی کیا کہون
عرش اعظم سے ہے اونچا آستان مصطفےٰ

حقتعالی سے قیامت مین کہین گے انبیا
کاش ہوتے ہم بھی مثلِ آستانِ مصطفےٰ

آستانِ پاک کا جاروب کش ہے آفتاب
ماہِ تابانِ فلک ہے پاسبان مصطفےٰ

قصرِ دین روشن ہوا نورِ کلام پاک سے
شمع ہے فانوس قدرت کی زبان مصطفےٰ

مردۂ صد سالہ کیون زندہ نہو اِک بات مین
ہے لبِ عیسیٰؑ سے افضل تر زبانِ مصطفےٰ

نعت لکھنے سے نہین ابرار بہتر کوئی کام
دیکھہ تو سب ہین ملایک مدح خوان مصطفےٰ

ہم کسی کے نہ کوئی اور سہارا ہوگا
روز محشر مین محمدؐ کا سہارا ہوگا

دیکھا حضرت کو جو طفلی مین کہا کاہن نے
کہ قمر آپ کی اونگلی سے دوپارا ہوگا

وقت رحلت کے نہ بھولے تو بھلا محشر مین
جانا اُمت کا جہنم مین گوارا ہوگا

مثل خورشید مری چشم منور ہوگی
جس گھڑی روضۂ انور کا نظارا ہوگا

مشکل آسان ہوئی ہوگی مقرر اوس کی
جس نے مشکل مین محمدؐ کو پکارا ہوگا

جبہہ سائی درِ حضرت پہ کرونگا جسدم
اوج پر اپنے مقدر کا ستارا ہوگا

اُمتی عرصۂ محشر مین وہ فرمائینگے
جب وہان بات بھی کہنے کا نہ یارا ہوگا

جسکی خاطر سے کیا حق نے ظہورِ عالم
کون ایسا کہو اللہ کا پیارا ہوگا

دربحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن۔ فعلان بھی جائز ہے۔

دیکھیے زُلف نبیؐ سے اِسے کیونکر تشبیہہ | ایسا خوشبو مین کہان عنبرِ سارا ہوگا
آپ کی در کی غلامی جو کرے گا دل سے | شان و شوکت مین وہ ہم رتبہ دارا ہوگا

دیگا ابرار ہمین دوڑ کے رضوان ساغر
سوئے کوثر جو کہین اپنا گذارا ہوگا

کہان جلوہ گلُون مین ہے نبیؐ کے روئے روشن کا | قدِ بالا کے آگے پست ہے شمشادِ گلشن کا
نہوتے قتل کیون کفار لاکھون اک اشارہ مین | اثر تھا جنبشِ ابروئے شہ مین تیغ آہن کا
پسِ مُردن بھی سوزِ عشق حضرت ہے وہ سینہ مین | کہ نکلیگا برنگِ شعلہ سبزہ میرے مدفن کا
عدم مین بھی نہ ساتھ اوس کا کبھی دم بھر کو چھوڑیگا | خدا کا قہر ایسا دوست ہے حضرت کی دشمن کا
عرق کے قطرے جو ٹپکے تھے اوس سے بن گئے انجم | بنا گردون غبار اوٹھکر نبیؐ کے پائے توسن کا
رسائی اپنے بختِ نارسا کی کیون نہ ہم سمجھین | اگر یثرب مین ملجائے ٹھکانا اپنے مدفن کا
ذخیرہ ہے ثوابِ آخرت کا یہہ مرا دیوان | بنا ہر نقطہ اک دانہ مرے ہستی کی خرمن کا
جُدائی مین پیمبرؐ کی فغان ہر دم لبون پر ہے | عجب کیا ہے جو پہونچے آسمان تک شعرِ شیون کا
مرے الفاظ نعت پاک کی وہ پھول رنگین ہین | کہ حورون نے بنایا زیورِ گل گوش و گردن کا
روا ہے کیجئے یہہ راہ طے بےخوف دُنیا مین | طریقِ عشق حضرت مین نہین اندیشہ رہزن کا
نہین ابرار خورشید قیامت کا اثر دل مین | مجھے کافی ہے سایہ حشر مین حضرت کے دامن کا

در بحر ہزج مثمن سالم مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

تصوّر ہے نبیؐ کی مصحفِ رُخسارِ تابان کا
رہا کرتا ہے اب شغلِ تلاوت مجھکو قرآن کا

تمنّا دولتِ دارین کی ہرگز نہین رکھتا
مگر دیدار ملجائے مجھے محبوبِ یزدان کا

خیالِ جلوہ ماہِ رُخِ حضرت جو ہو دلمین
تو ہو خورشید ہر ذرہ مری خاکِ بیابان کا

مرے شعرونکے پڑھنے مین ثواب جاودانی ہے
لکھا ہے نعتِ پیغمبرؐ مین ہر اک شعر دیوان کا

رہیگا یادِ یہہ رنجِ فراقِ مصطفےٰ مجھ کو
نہ بھولا جس طرح یوسفؑ کو صدمہ چاہِ کنعان کا

ہوا پر جائیگا اُوڑکر جب اس مدّاح کا لاشہ
گمان پریونکو ہوگا دیکھکر تختِ سلیمان کا

نہ دیکھون گا اگر مین لالہ رخسارِ پیغمبرؐ
قیامت تک رہیگا میرے دلپر داغ ہجران کا

رُخِ روشن پیمبرؐ کا جو یاد آجائے وحشت مین
بگولا نور کا پُتلا بنے میرے بیابان کا

ہوئی جب آمد آمد کی خبر اوس شاہِ والا کی
پہاڑونمین چھپا اُوسوقت لشکر جا کے شیطان کا

فراقِ مصطفےٰ مین جوشِ وحشت سے تقاضا ہے
رہے اِک تار بھی باقی نہ کوئی میرے دامان کا

پیاسا شربتِ دیدار کا ہے یا شہِ عالم
نہین ابرارِ عالم ہے طلبگار آبِ حیوان کا

بستے دِل مین عشقِ سیدِ خیر الانام کا
ڈر کچھ نہین ہے اس لئے یوم القیام کا

محبوبِ حق رسولِ خدا فخرِ انبیا
کیا کیا ہے رتبہ اوس شہِ عالی مقام کا

وہ کون ہے کہ جو نہین شیدا جناب پر
کِس دم نہین وظیفہ ہے حضرت کے نام کا

در بحرِ ہزج مثمن سالم مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

در بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

گلشن مین سرو قامتِ بالا کا عکس ہے | پرتو ہے گل چمن مین رخ لالہ فام کا
کون و مکان مین جو شبِ معراج دھوم تھی | کیا خامہ حال لکھ سکے اوس احتشام کا
ذاتِ جناب رونقِ کون و مکان ہوئے | نقشہ ہے زلف و رخ سے عیان صبح و شام کا
کوثر کا جام بخشے گا اُمت کو حشر مین | وہ شاہ دستگیر ہے ہر تشنہ کام کا
عکس فروغِ چہرہ حضرت سے بیگمان | نقشِ قدم مین نقشہ ہے ماہ تمام کا
مشہور ہے جو ساری خدائی مین عقلِ کل | مشتاق تھا رسولِ خدا کے سلام کا
دیوان ہمنے نعتِ پیمبر مین جب لکھا | رتبہ بلند ہو گیا اپنے کلام کا

ابرار کچھ عذاب کا مجھکو خطر نہین
مدّاح ہون رسولِ علیہ السّلام کا

تعریف کرے کب ہی یہہ مقدورِ زبان کا | کس مُنہ سے کرون وصف شہنشاہِ جہان کا
جلوہ ہے جو رخسارِ منوّر مین نبیؐ کے | بیخود ہوا دل دیکھ کے ہر پیر و جوان کا
ہے جب سے کھلا وہ گلِ رعنائی نبوّت | شاداب ہوا ہے چمنستانِ جہان کا
کیون تیرِ قضا آپ کی مژگان کو نہ سمجھون | اوس ابروے خمدار مین نقشہ ہی کمان کا
ہم سمجھے ہین دُرجِ دُرِ اسرارِ الٰہی | کیا اور لکھون وصف پیمبر کی دہان کا
ایجان جہان جلوۂ دیدار دکھا دو | ابتر ہے بہت حال ہمارے دل و جان کا

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

جو لوگ ہین سودائی گیسوے محمدؐ — رکھتے نہین اندیشہ کبھی سود و زیان کا

کونین مین مداح پیمبرؐ کو ہے عشرت — اندیشہ ہے اوس کو نہ یہان کا نہ وہان کا

آمادہ ہوئے لکھنے پر اب نعت پیمبرؐ — لو عزم کیا ہمنے علاج خفقان کا

لکھتا ہون مین شب کو صفت روی پیمبرؐ — مہتاب بنے کیون نہ چراغ اپنے مکان کا

وصف شہ ابرار جو ابرار نے لکھا
گلزار جنان بنگیا میدان بیان کا

در بحر ہزج مسدس مقصور مفاعیلن مفاعیلن فعولان

نبیؐ کا قامت دل جو نہ دیکھا — رہی حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا

مدینے کی ہوس مین جان دیدی — وہان جانے کا جب قابو نہ دیکھا

ہوئی ابتک نہ کعبہ کی زیارت — کبھی رویا مین وہ ابرو نہ دیکھا

کسی نے گلشن عالم مین آکر — حسین ایسا کوئی گلرو نہ دیکھا

دہان پاک حضرت کی صفت مین — رہا خاموش جب پہلو نہ دیکھا

کیا تسخیر دل کو اک نگہ سے — پری نے بھی تو یہہ جادو نہ دیکھا

یہ حسرت ہے کہ روضہ کا کسی دن — غلاف پاک عنبر بو نہ دیکھا

ختن کے دشت مین اکثر پھرے ہم — نبیؐ کی چشم سا آہو نہ دیکھا

رسول پاک کے روضہ پہ ہمنے — کسی کا دیدۂ بے آنسو نہ دیکھا

عدو سے بھی کیا کرتے تھے وہ خلق
پیمبر سا کوئی خوش خو نہ دیکھا

فلک نے دیدۂ انجم سے ابرار
جہان مین آپ سا مہرو نہ دیکھا

جسکے دلمین اثرِ عشق پیمبر ہو گا
کیا اوسے آتشِ دوزخ کا بھلا ڈر ہوگا

آپ تشریف اگر لائینگے یا شاہ امم
منزلِ رحمتِ اللہ مرا گھر ہوگا

جلوۂ عارضِ حضرت کی لکھیگا جو صفت
خامہ شاخِ شجرِ طور کا ہمسر ہو گا

دلمین کب آئیگا اپنے رُخِ روشن کا خیال
کب مرا خانۂ تاریک منور ہو گا

حشر کو بھی نہ اوٹھونگا مین درِ حضرت سے
چین کیا خاک مجھے خُلد مین جا کر ہوگا

حق سے ہر دم یہ دعا کر کہ دکھا دے طیبہ
کیا تڑپنے سے ترے اے دلِ مضطر ہوگا

یا رسولِ عربی مجھکو دکھا دو دیدار
یہی کہتا ہوا اُوٹھون گا جو محشر ہو گا

سخت بیتابی ہے دل کو کہ مدینہ کیطرف
ہند سے دیکھیے جانا میرا کیونکر ہو گا

غمِ خورشیدِ قیامت نہین مداحوں کو
سایہ کیواسطے جبریل کا شہپر ہو گا

عشق دندان پیمبر کا رولائیگا اگر
قطرہ جو آنکھ سے نکلیگا وہ گوہر ہوگا

خود ثناخوان ہے خداوند کریم اے ابرار
جن و انسان سے کیا وصف پیمبر ہو گا

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن - بجاے فعلن کے فعلان بھی جائز ہے

بحر خفیف مسدس مخبون مقطوع ـ فاعلاتن مفاعلن فعلن

ہے وسیلہ مجھے پیمبر کا ۔ وہ جو شافع ہے روز محشر کا

اوس کو کیا خوف شہر محشر کا ۔ جو کہ مداح ہے پیمبر کا

ذرّہ خاکِ مدینہ کا جو کہون ۔ ہو ستارہ بلند اختر کا

وصف جب عارض نبیؐ کا سُنا ۔ رنگ فق ہو گیا گلِ تر کا

مین اوسی کا ہون تشنۂ دیدار ۔ جو کہ مالک ہے حوض کوثر کا

چشم حق بین کی یاد مین ہر دم ۔ حال ابتر ہے دیدۂ تر کا

رشک دندان سرورِ دین مین ۔ آب و دانہ اوٹھا ہے گوہر کا

رنج ہجرِ نبیؐ مین راحت ہے ۔ درد صندل بنا مرے سر کا

سرورِ دین کو یہہ عزیز نہ تھا ۔ زرد ہے رنگ اس لئے زر کا

میرے نالہ نے عشق حضرت مین ۔ سر پھرایا ہے شور محشر کا

تجھکو کیا خوف حشر کا ابرار
تو تو مداح ہے پیمبر کا

خادم ہون مین جناب رسالت پناہ کا ۔ شہرہ ہے قدسیون مین میری عز و جاہ کا

کیون اُوس کی خاک مین اثر کیمیا نہو ۔ کشتہ ہوا جو آپ کی تیغِ نگاہ کا

عشق آپ کا ہے ہر رگ و پَے مین بھرا ہوا ۔ دل بستہ بال بال ہے زُلفِ سیاہ کا

پہونچی نہ گوش مصطفوی تک مری فغان
دیکھا اثر نہ مین نے کبھی اپنی آہ کا

کیا ہمسری کریگا میری مہر خاوری
ذرہ ہون خاک قصر شہِ دین پناہ کا

نورِ خدا کی آئی سواری جو خواب مین
آنکھون نے میری فرش بچھایا نگاہ کا

اوڑکر پڑے جو گرد درِ نورِ کبریا
چہرہ سفید ہو مرے بخت سیاہ کا

ہر نقطہ مین مجھے نظر آیا فروغ مہر
لکھا جو وصف برج رسالت کے ماہ کا

نورِ خدا کا حسن زلیخا جو دیکھتی
لیتی نہ نام بھی کبھی یوسف کی چاہ کا

حورون کی چشم کو یہہ تمنا ہے رات دن
سرمہ بنے غبار مدینے کی راہ کا

ابرار آپ کی شبِ معراج کفش پاک
طرہ بنی تھی عرش برین کی کلاہ کا

میری گلی کو لادے خلد سے اک جام کوثر کا
کہ اے رضوان مجھے کچھ وصف لکھنا ہے پیمبر کا

رقم کرتا ہون مین جسوقت وصف اوس روے انور کا
گمان ہوتا ہے نقطون پر فروغ ماہ و اختر کا

جناب پاک کی دندان و لب کا وصف اگر لکھون
جہان مین نام بھی کوئی نہ لے پھر لعل و گوہر کا

تمنا آستان نبی کی ہو کیونکر نہ شاہون کو
کہ ہے فرمانروائے خلق دربان آپکے در کا

نہ تڑپینگے کبھی ہم تشنگی سے روز محشر مین
کہ ہے مختار پیغمبر ہمارا آب کوثر کا

ہمارے بخت کو نعت نبی سے اوج حاصل ہے
بنا ہے فضل حق سے مشتری تارا مقدر کا

لگائین کیون نہ ہم بستر در سلطان عالم پر
گداؤن کو یہان رتبہ ملا فغفور و قیصر کا

دوات دین حور جنان مطلوب ہی مجکو
قلم ہو نعت لکھنے کے لئے جبرئیل کے پر کا

اگر وصف بہار عارض نور خدا کہدون
ابھی ہو خشک نخل دعوی بیجا گل تر کا

رہے ورزات لغت سرور کونین مین شاغل
یہی ہے فخر بس دنیا و عقبی مین سخنور کا

ہو مجکو فخر مداحون مین کیا کیا یا شہ عالم
پکڑ لین آپ اگر محشر مین ہاتھہ اسرار مضطر کا

شیدا ہون مین جناب رسالتمآب کا
خوف و خطر نہین مجھے روز حساب کا

لکھون جو وصف سید والاجناب کا
خورشید ایک صفحہ ہو میری کتاب کا

جلوہ دکھائے عارض تابان کے سامنے
مقدور یہہ کہان ہے بہلا آفتاب کا

ہون اشکبار اگر در دندان کی یاد مین
قطرہ گہر بنے میری چشم پر آب کا

ہر چند ضبط ہجر مین کرتا ہون روز و شب
گھٹتا نہین ہے جوش میری اضطراب کا

ہر دم ہو ورد نام محمد ﷺ زبان پر
ذکر رسول پاک ہے موجب ثواب کا

ہے جسکے دل مین عشق محمد بھرا ہوا
کچھہ دغدغہ نہین اوسے ہرگز عذاب کا

نقش سم براق سے جرم قمر نہین
دور ہلال بنگیا حلقہ رکاب کا

دیکھون اگر جمال حبیب خدا کا مین
افسانہ سب خدائی مین ہو میری خواب کا

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف — مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بوسے ملک کہ خلد میں لیجاوے جلد اوسے | مداح ہے جو سرور عالی جناب کا

فضل خدا سے احمد مختار ہیں شفیع
ابرار غم نہ کیجیو یوم الحساب کا

سہے چمکا اوج پر اختر ہمارا
رسول پاک ہے سرور ہمارا

بھلا ہم کس طرح دوزخ سے بچتے
بچاتا گر نہ پیغمبر ہمارا

دعا ہے اس فقیر خستہ دل کی
مدینے میں بچھے بستر ہمارا

نہیں اندیشۂ ہول قیامت
ہے حامی شافع محشر ہمارا

شرف کیونکر نہ ہو سب امتوں پر
کہ ہے خیر البشر سرور ہمارا

نہیں ہے تشنگی کا خوف ہمکو
نبیؐ ہے ساقی کوثر ہمارا

مدینے کا بھرا ہے شوق دل میں
گذر ہو ہند میں کیونکر ہمارا

خیال روی تابان نبیؐ میں
بہلتا جی نہیں دم بھر ہمارا

گذرنا پل سے کیا دشوار ہوگا
پیمبر سا ہو جب رہبر ہمارا

رسول پاک کی آئی سواری
بنا گلزار قدرت گھر ہمارا

غم ہجران میں اے ابرار عالم
تڑپتا ہے دل مضطر ہمارا

در بحر ہزج مسدس مقصور۔ مفاعیلن مفاعیلن فعولن — یہ بیت خود ملا کی بھی جایز ہے

دربحر رمل مثمن مخبون مقطوع مسبّغ - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن - فعلان بھی جائز ہے [illegible]

طیبہ

خواب مین مجکو دکھایا قدِ بالا اپنا | عرش بالا سے ہوا مرتبہ اعلے اپنا

چرخ سمجھیگا ہوا گھر تہ و بالا اپنا | یاد حضرت مین اگر نکلیگا نالا اپنا

مرتے دم تک نہ رُکا نعت مین خامہ دمبھر | حوصلہ دلمین جو تھا خوب نکالا اپنا

یاد مژگان مین پیمبرؐ کی اگر آہ کرون | توڑ ڈالے سپرِ چرخ کو بھالا اپنا

فرقت احمدؐ مرسل مین سنبھلتا ہی نہین | دِل تو سینہ مین بہت ہمنے سنبھالا اپنا

یا رسولِ عربی آپ مرے حامی ہین | حشر مین کوئی نہین پوچھنے والا اپنا

کٹ گئی اُلفتِ محبوب خدا مین سب عمر | قدم اِس دشت سے باہر نہ نکالا اپنا

رنج راحت سے ہے بڑھکر سفرِ یثرب مین | پھوٹ جائے نہ کہین خار سے چھالا اپنا

رُخ سے اوس مہر رسالت کے جو اوٹھجائے نقاب | ماہ چرخ پہ دیکھے نہ اوجالا اپنا

دُرِ دندان پیمبرؐ کے مقابل ہو خجل | بحر لائے تو کوئی لولوے لالا اپنا

نعت ابرار شہِ دین کی جو تم نے لکھی
دیکھیو حشر کے دن رتبہ والا اپنا

جس طرف ہمنے اِک نظر دیکھا | نور احمدؐ کو جلوہ گر دیکھا

جیسے دندان ہین آپ کے روشن | کوئی ایسا نہین گہر دیکھا

مہ و خورشید ہو گئے بیقدر | جب رُخ سید البشر دیکھا

دم مین حل ہو گئی میری مشکل — اک نظر بھی اگر ادھر دیکھا

لیگئے خلد مین سبھے حضرت — نخلِ اُلفت کا یہہ ثمر دیکھا

اے نسیمِ سحر تو ہی کہدے — اِس صفت کا کوئی بشر دیکھا

جس نے دیکھا جمال حضرت کا — اوس نے کب جانبِ قمر دیکھا

جلوہ دیکھا نبیؐ کا رویا مین — اپنے یہہ آہ کا اثر دیکھا

ہمنے نورِ خدا کے روضہ کا — غرقِ تنویر بام و در دیکھا

عشق مین اوس حبیبِ خالق کے — جس کو دیکھا تو بےخبر دیکھا

کوئی پایا نہ آپ سا ابرار
دونون عالم مین غور کر دیکھا

لکھتا ہون آج وصف خدا کے حبیب کا — چمکا ہے اختر اوج پر اپنے نصیب کا

ہے شغل نعت شاہ امیر و غریب کا — مژدہ سُنا ہے جب سے فَاِنّیْ قَرِیب کا

ناپا ہے کشت زار صفاتِ شہِ اُمم — میرے قلم نے کام کیا ہے جریب کا

نغمہ کیا جو اوس گلِ قدرت کے وصف مین — ہو گا گمان قلم پہ مرے عندلیب کا

ملجائے خاکِ یثرب و بطحا اگر مجھے — محتاج عمر بھر نہ کبھی ہون طبیب کا

منظور ہو شفا تو پڑھو روز و شب درود — صحت ہو نام لے جو ہمارے طبیب کا

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

محشر مین یارسولِ خُدا آپ کے سوا
ہے کون دستگیر بھلا مجھہ غریب کا

مثلِ ہلال چرخ ترے آستان پر
خم ہے سرِ نیاز امیر و غریب کا

یہہ آرزوئی دل ہے میری یا شہِ اُمم
محشر مین مجکو دیجیے عہدہ نقیب کا

پونچھینگے قبر مین جو نکیرین کون ہے
کہدونگا ہون مدیح خدا کے حبیب کا

ابرار چل مدینہ کو ہندوستان سے
ہرگز نہ کر خیال بعید و قریب کا

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مسبغ مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

مداح ہون جناب رسولِ کریم کا
مین مستحق ہون قصرِ ریاضِ نعیم کا

سب انبیا تو بحر رسالت کے ہین گُہر
پر مرتبہ بلند ہے دُرِّ یتیم کا

دیوان لِکھہ چُکا تو صدا آئی غیب سے
نُسخہ ہے یہہ نجات عذابِ الیم کا

برقِ کرم نے ابر رسالت کے عاصیو
دفتر جلا دیا ہے گناہِ عظیم کا

بالیدگی جو نعت سے پائی تو کیا عجب
یہہ خامہ بڑھتی بڑھتی عصا ہو کلیم کا

کیونکر نہ امن مین ہو یہ امت کہ آس پاس
حیطہ کھینچا ہوا ہے محمدؐ کی میم کا

وہ ابر رحمت آج نمایا نہین ہوا
ہے عکس یہہ حبیبِ خدا کے گلیم کا

رکھا قدم جو سرورِ عالی جناب نے
رتبہ بلند ہو گیا عرشِ عظیم کا

ہمسر تو آپ کا نہین دارِ وجود مین
پایا پتا عدم مین عدیل و سہیم کا

کھلتا نہیں ہے ذہن میں صفات جناب مین ہے ناطقہ بھی بند عقیل و فہیم

اعمال گو برے ہین مگر روز حشر مین
ابرار آسرا ہے رسول کریم کا

کونین کا سردار ہے سلطان ہمارا سو جان سے تصدق دل و جان ہمارا
نعت شہ کونین مین ہر شعر لکھا ہے دیوانون کا سرتاج ہے دیوان ہمارا
پھر گیسوئے حضرت کی اسیری کی ہوس ہے پھر حال نہایت ہے پریشان ہمارا
حضرت کی شفاعت ہے رہائی کا ذریعہ چھٹنے کا نہین کوئی بھی سامان ہمارا
خورشید رسالت کی جدائی مین ہمیشہ ہے مثل سحر چاک گریبان ہمارا
کیونکر نہ بھلا دل مین ہو حضرت کی محبت حب شہ کونین ہے ایمان ہمارا
پہونچا دے در سید لولاک لما تک اے چرخ یہہ کہنا تو بھلا مان ہمارا
حورون سے یہہ رضوان نے کہا دیکھکے مجکو مداح نبی آج ہے مہمان ہمارا
وصف رخ حضرت سے بنا شمع کی صورت خامہ سے منور ہے شبستان ہمارا
اوصاف پیمبر مین یہہ دیوان لکھا ہے تا حشر رہا نطق پر احسان ہمارا

ابرار ہمین خوف قیامت کا نہین ہے
مختار دو عالم ہے نگہبان ہمارا

گر نہ لطف و کرمِ سرورِ ذیشان ہوتا
کون محشر مین میرے حال کا پرسان ہوتا

جلوۂ عارضِ حضرت جو نمایان ہوتا
رات دن دیدۂ آفاق مین یکسان ہوتا

وصف کچھ چہرۂ حضرت کا جو مین کہتا
یہہ مرا کُنجِ دہن صحنِ گلستان ہوتا

صُبحِ روشن کا جو وحشت مین خیال آجاتا
مطلعِ مہر مرا چاک گریبان ہوتا

یادِ لعلِ لبِ حضرت مین جو گرتے آنسو
کوئی یاقوت کوئی لعل بدخشان ہوتا

کُچھ تو ہوتی دلِ بیتاب کی حضرت کو خبر
آہ کے ساتھ اگر نالہ و افغان ہوتا

بے نقاب آپکا ہوتا رُخِ روشن جسدم
آئینہ وار ہر ایک دیکھ کے حیران ہوتا

دفن کا اذن جو یثرب مین وہ سرور دیتے
مجھ گدا پر بڑے سلطان کا احسان ہوتا

وصفِ لعلِ لبِ اقدس کا جو کرتا تحریر
ریشۂ خامہ کا رگ لعلِ بدخشان ہوتا

دیکھتا نقشِ کفِ پا جو زمین پر اوسکا
تو فلک پر مہِ تابان ابھی قربان ہوتا

نعت لکھتا ہون مگر ہے یہ تمنا ابرار
رشتۂ روح سے شیرازۂ دیوان ہوتا

جس کو عشقِ احمدِ مختار حاصل ہوگیا
نقص سب جاتا رہا ایمان کامل ہوگیا

ہوگیا مقبول درگاہِ خدا وہ بالیقین
جسکا دل عشقِ رسولِ حق پہ مائل ہوگیا

ہجرِ حضرت مین ہے زورِ ناتوانی اسقدر
مجکو چلنا اک قدم کا لاکھ منزل ہوگیا

در بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع مسبغ - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن [illegible]

گیسوئے مشکین پیغمبر کا جب آیا خیال
کاٹنا فرقت کی شب کا مجکو مشکل ہوگیا

اوس کے زخمون کے لبون پہ کیون نہو ورد درود
تیغ ابروی محمد کا جو گھایل ہوگیا

شوق دیدار مدینہ بڑھگیا ہے اس قدر
ہند مین دم بھر کا رہنا مجکو مشکل ہوگیا

ہوگیا آرام دم بھر مین مرض جاتا رہا
شربت دیدار پیغمبر جو حاصل ہوگیا

مہر کو چرخ برین پر تھا جو دعوای فروغ
تیرے رخ کے سامنے آیا تو باطل ہوگیا

ماہ نو نے آستان پاک کو سجدہ کیا
یہہ بڑھا پھر اوسکا رتبہ ماہ کامل ہوگیا

ہجر مین آیا جو مجھکو روئے حضرت کا خیال
داغ میرے دل کا رشک ماہ کامل ہوگیا

حق تعالی نے میری ابرار سب بخشی گناہ
نعت کہتے کہتے مین بخشش کے قابل ہوگیا

ردیف الباء موحدہ

در بحر رمل مثمن محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

تیری اے طالع بیدار رسائی کیا خوب
خوابمین صورت حضرت نظر آئی کیا خوب

جلوہ رخسار منور کا جو دیکھا تو کہا
اونکی تصویر مصور نے بنائی کیا خوب

چاندنی چرخ برین پر شب معراج نہین
چادر نور فلک پر ہے بچھائی کیا خوب

محو نظارہ حضرت ہین حسینان جہان
شکل اللہ نے واللہ بنائی کیا خوب

ابروی شہ کا مہ نو نے جو دیکھا جلوہ
گردن اوس نے پی تسلیم جھکائی کیا خوب

ای شہ کون و مکان سرور عالی نسبی — ملگئی ہے ور والا کی گدائی کیا خوب

مغفرت اپنے گناہوں کی بہت مشکل تھی — نعت اقدس سے ہوئی عقدہ کشائی کیا خوب

وصف خالق نے کیا سورہ طہ مین رقم — آپکی شان مین یٰسین ہے آئی کیا خوب

اتنوا ایدل تجھے دیدار رہے ہر دم حاصل — شکل حضرت کی تصور مین جمائی کیا خوب

لامکان مین شب معراج طلب فرمایا — حق نے توقیر محمد کی بڑھائی کیا خوب

چمن آرائی توصیف نبی مین ابرار
بلبل خامہ کی یہہ نغمہ سرائی کیا خوب

(در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن)

رخسار پاک دیکھ کے شرمائے آفتاب — نور خدا کے سامنے کیا آئے آفتاب

دیکھے جو نقش پائے مبارک تو شرم سے — دامان آسمان مین چھپ جائے آفتاب

بزم جناب مین نہ ملی خاک بھی شرف — بن بن کے لاکھ طرح اگر آئے آفتاب

دیکھے اگر کہین رخ حضرت کی روشنی — ہو کر خجل زمین مین سما جائے آفتاب

آئینہ جمال منور جو دیکھ لے — حیران ہو یہہ کہ چرخ پہ گھبرائے آفتاب

کب سرخرو ہو نیر قدرت کے سامنے — غازہ شفق کا ملکر اگر آئے آفتاب

دیکھے نہ مہر سے جو وہ ماہ کرم ادھر — ذرہ کی طرح خاک مین ملجائے آفتاب

جوش جنون بڑھے یہہ رخ پاک دیکھکر — جامہ سے باہر اپنے نکل جائے آفتاب

دل ہے میرا نثارِ رُخِ پاک مصطفٰے — چڑیا نہین کہ مین بھی ہون شیدائی آفتاب

ذرہ ہون خاک سرورِ گردون جناب کا — رکھتا نہین ہون مین کبھی پروائی آفتاب

ابرار ضبط نالۂ سوزان کو کیجئے

ڈر ہے یہی مجھے کہ نہ جل جائے آفتاب

در بحرِ مجتث مثمن مخبون مقطوع - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

تپِ فراقِ نبیؐ مین نہ پی دوائے طبیب — کسی بشر سے نہ کی التجا برائے طبیب

مرض ہے عشقِ نبیؐ کا کبھی نجائے گا — لگی ہوئی کو میرے کس طرح بجھائے طبیب

لبون پر دم مرے آیا ہے عشق حضرتؐ مین — مرے علاج سے ابکیون نہ ہاتھ اوٹھائے طبیب

فراقِ مصطفوی مین علاج کیجئے کیا — اثر تو خاک بھی کرتی نہین دوائے طبیب

درِ رسولؐ پہ آیا شفا ہوئی حاصل — الٰہی اب نہ دکھانا مجھے جفائے طبیب

ہوا ہون عشقِ پیمبرؐ مین اس قدر لاغر — کہ مجھکو دیکھ کے کہتا ہے ہائے ہائے طبیب

رسولِ حق کی اگر چشمِ نرگسی دیکھے — تو اپنے آپکو بیمار ابھی بنائے طبیب

تمھارے در سے جو ملجائے خاک کی چٹکی — شفا ہو ایسی کہ کھاؤن نہ پھر دوائے طبیب

وہ ضبطِ عشق ہمیشہ کیا نہین ممکن — کہ نام میرے مرض کا کبھی بتائے طبیب

شفا ہو عشقِ نبیؐ مین جو دیکھ کر نسخہ — ذرا سا شربتِ دیدار بھی بڑھائے طبیب

نہ پوچھ عشقِ محمدؐ کا ماجرا ابرار — وہ حال ہے کہ ابھی اشک تر بہائے طبیب

گلشنِ یثربؐ مین جو اکبار آئے عندلیب
سیر گلزارِ جنان کی بھول جائے عندلیب

مین گلِ رخسارِ پیغمبرؐ کی گر کہدون صفت
باغ مین صلِّ علیٰ کا غل مچائے عندلیب

اِک نظر بھر کر جو صحرائے مدینہ دیکھ لے
شاخ طوبےٰ کی طرف اوڑ کر نجائے عندلیب

عشقِ پیغمبرؐ مین گل کھائین ہین مینے اسقدر
سامنے میرے بھلا مُنہ کیا دکھائے عندلیب

ہون وہ بلبل نغمہ سنجِ نعت سلطانِ زمن
کیون نہ یثرب مین رہون گلشن ہی جائے عندلیب

وصف اوس آہوی چشم پاک کا سُن لے اگر
چھوڑکر گلزار جنگل کو بسائے عندلیب

اوس گلِ باغِ رسالت کے کمالِ عشق مین
خامہ کے مانند اپنا سر کٹائے عندلیب

وہ گلِ قدرت شبِ فُرقت جو آئیگا نظر
نوحۂ ماتم بنینگے نغمہائے عندلیب

اوس گلِ باغِ نبوت کا مجھے کیون غم نہو
داغِ دل روزِ ازل سے ہی بر آئے عندلیب

کیون حریم پاک حضرت ہو نہ رشکِ بوستان
نغمہ زن ہے طائرِ قدسی بجائے عندلیب

آب و رنگ گل ہے ای ابرار شعرِ رنگین ترے
ہے صریرِ کلک بھی رشکِ صدائے عندلیب

ہے یہی میرا دعا یارب
روضۂ مصطفےٰ دکھا یارب

اب سنبھالے نہین سنبھلتا ہے
دلِ وحشت زدہ میرا یارب

مین تڑپتا ہون جنکی فرقت مین
شکل اونکی مجھے دکھا یارب

طیبہ در بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

در بحر خفیف مسدس مخبون - فاعلاتن مفاعلن فعلن

نقدِ جان ہو نثار حضرت پر ہے یہی دلکا مدعا یارب
نعتِ پاکِ جناب کا صدقہ عفو کر دے میری خطا یارب
میرا مدفن بنے مدینے مین ہو یہ مقبول التجا یارب
دلِ خانہ خراب بن جائے منزلِ ماہ اصطفا یارب
کوئی لکھدے بیاضِ دیدہ پر بیتِ ابرو کے مصطفٰے یارب
ہون اوسی مہ لقا کا مین دربان مہر ہے جسکا نقش پا یارب
بطفیلِ جناب شاہِ اُمم حاجتین کر میری روا یارب

رہے **ابرار** کی زبان پہ مدام
صفتِ روئے مصطفٰے یارب

ردیف التاء منقوطہ

دیگر نعت بحر مجتث مخبون مقطوع - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

فلک جو دیکھے رسالت پناہ کی صورت سمائے اوس کی نہ آنکھوں مین ماہ کی صورت
صفا وہ آئینۂ روی مصطفٰے مین ہے کہ مینے دیکھ لی اپنی نگاہ کی صورت
برنگِ آئینہ حیران ہو نورِ عارض سے جو مہر دیکھے اوس رشکِ ماہ کی صورت
ہوا ہے طالعِ خفتہ میرا اب بیدار گدا نے خواب مین دیکھی ہے شاہ کی صورت
فراقِ مصطفوی نے کیا ہے یہ اندھیر دکھائی ہے مجھے روزِ سیاہ کی صورت

میری بھی دیجئے داد آج اسے میرے مولا
غلام آیا ہے یہہ داد خواہ کی صورت

ہمارے سینہ پہ اک سانپ لوٹتا ہے
جو یاد آتی ہے زلف سیاہ کی صورت

سوائے نعت جناب رسول اکرم کے
کوئی نہین میری عفو گناہ کی صورت

کمال ہم کے مریخ چرخ سے بھاگا
جب اوس نے دیکھی میرے تیر آہ کیصورت

بجز در شہ کون و مکان کے دنیا مین
کہین نہین نظر آتی پناہ کی صورت

یہہ اپنے بخت سے ابرار کا تقاضا ہے
دکھا جناب رسالت پناہ کی صورت

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ہم دیکھتے ہین اوس شہ ابرار کی صورت
گلزار جہان مین گل بے خار کی صورت

یاد چمن آرائے رسالت مین شب و روز
آنکھون مین نظر آتے ہین گل خار کیصورت

لے باد صبا اوس گل رعنا سے میرا حال
کہدیجیو ممکن ہو جو اظہار کی صورت

بیٹھونگا جو مین خاک در مصطفوی پر
اوٹھونگا نہ پھر سایہ دیوار کی صورت

مشتاق ہون لے طالع بیدار دکھادے
اوس مہر کرم مطلع انوار کی صورت

کیا سیر چمن کیجئے ہجر نبوی مین
سینہ میرا داغون سے ہے گلزار کی صورت

وہ حال دل زار ہے ای رشک مسیحا
پہچانی نہین جاتی ہے بیمار کی صورت

اوس نرگس بیمار کا ہے جب سے تعشق
بستر پہ پڑا رہتا ہون بیمار کی صورت

ابروئے نبی پر ہے یہہ دل شیفتہ جب سے — آتی ہے نظر خواب مین تلوار کی صورت

اب ہجر پیمبر مین نہین ضبط کی طاقت — یارب نکل آئے کوئی دیدار کی صورت

کہتے ہین کہ ہے سیدِ ابرار کا شیدا

جو دیکھتے ہین آپ کے ابرار کی صورت

نرگسِ چشم پیمبر کے ہین بیمار بہت — اور اوس زُلف مسلسل کے گرفتار بہت

باغ عالم مین اوسی پھول پہ ہم پھولتے ہین — جس گلِ تر کے ہین دُنیا مین خریدار بہت

یارسولِ مدنی اپنا دکھادو جلوہ — رُخِ گلفام کے ہین طالب دیدار بہت

نہ ہوئی حیف مدینہ کی زیارت حاصل — دل رہا یثرب و بطحا کا طلبگار بہت

دلربائی مین کوئی آپ کا ہمسر نہوا — خوبرو سیکڑون ہین خلق مین دلدار بہت

زیبِ تن کیجیے للہ شفاعت کی عبا — آستانے پہ یہہ بیٹھے مین گنہگار بہت

یادِ حضرت مین فغان لب پہ ہی دل پہ صدمہ — عاشقون کے لئے دُنیا مین ہین آزار بہت

اُمتی آپ کا دوزخ مین نہین جائے گا — گرم محشر مین شفاعت کا ہے بازار بہت

یارسولِ مدنی جلد بُلالو مجھکو — جی تو اب ہند مین رہنے سے ہی بیزار بہت

روضہ پاک کی اب کرلو زیارت چل کر — روح کی رہتی ہے مجھ سے یہی تکرار بہت

کیون نہین کرتے ہو تم عزم مدینہ کیا ہے — ابتو گھبراتے ہین ہم ہند مین ابرار بہت

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

طیبہ

بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

سنی اے زاہد و ناحق ہے برائی جنت | دیکھ لو آکے مدینہ مین فضائے جنت
واعظو وصف مدینہ کا سُنا دو مجھکو | حور و غلمان کو خوش آتی ہے ثنائے جنت
جب کبھی آتی ہے گلزار مدینہ کی طرف | غسل کر لیتی ہے کوثر مین ہوائے جنت
دُرۃ التاج رسالت کا ثنا خوان ہون مین | سر پر اپنے مجھے خوش ہو کے بٹھائے جنت
سیر بستانِ مدینہ کے لئے جب آئے | خار سی بھی مجھے بدتر نظر آئے جنت
وصف گلزار مدینہ کا اگر مین کہدون | اپنے دعوی سے ابھی ہاتھ اوٹھائے جنت
اوسکو ہم کوچۂ حضرت سے اگر دین تشبیہ | لِمَنِ الْفَخر کا نقارہ بجائے جنت
مین ہون مشتاق زیارت کی کہان مین مداح | حشر مین ہوگی ہر اک سمت صدائے جنت
جلوہ گر آنکھون مین ہو گلشن یثرب کی بہار | چشم مداح مین کیا خاک سمائے جنت
عرض کردو مری تسلیم کوئی بطحا سے | چرخ سے آتی ہے ہر دم یہ ندائے جنت

نرگس چشم پیمبر کا ہون بیمار ابرار
گھر مرے واسطے آنکھون مین بنائے جنت

طیبہ - بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

ہون دم نزع الٰہی میری اوسان درست | نعت حضرت کی لکھون تاکہ ہو ایمان درست
یا رسولِ مدنی آپ کی اُلفت کے سوا | کوئی جنت مین نہین جانیکا سامان درست
جوش پر ہجر نبی مین اگر آئے وحشت | نہ رہیگا میرا دامن نہ گریبان درست

چشم تو بنا رہے یاد رخ انور میں مدام — ابتو سرخی سے یہ ہم کرتے ہیں قرآن درست

مشکلیں ہونگی سب آسان طفیل حضرت — اپنی نیت جو کوئی رکھیگا انسان درست

خیر و ایمان ہے محبت توشہ والا کی — وہ ہی مومن ہے کہ رکھتا ہے جو ایمان درست

پائینگے حشر میں حضرت کی شفاعت سے نجات — اعتقاد اپنا جو رکھتے ہیں مسلمان درست

بصر مدا تو انکی جب خلد میں آتی دیکھی — وہ کرسیوں کے رضوان نے کیے خوان درست

ساتھ لیجائینگے جنت میں تمام امت کو — بالیقین مخبر صادق کا ہے پیمان درست

چاہئے یہ کہ رہے نقش دل ہر مومن — بعد قرآن کے ہے آپ کا فرمان درست

فیض نعت نبوی سے ہی یہ ابرار امید
فضل حق چاہیے ہو جائیگا دیوان درست

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ایمان کی تکمیل ہے اقرار رسالت — اور کفر کا اقرار ہے انکار رسالت

مومن ہے وہ دل مخزن توحید ہو جس کا — سینہ بھی ہے گنجینۂ اسرار رسالت

اب وقت ظہور شہ لولاک کا آیا — ق پیدا ہوئے دنیا میں سزاوار رسالت

ہے حکم قضا کفر کو اب جلد گھٹا دو — دیکھو وہ اوٹھا ابر گہر بار رسالت

کیا دبدبہ بالا ہے رسول مدنی کا — بت بول اوٹھے از پئے اقرار رسالت

کی نہر ہدایت کی روان باغ جہان میں — سرسبز کیا آپ نے گلزار رسالت

محکوم ہوا حکم رسالت کا زمانہ / خالق نے کیا آپ کو سروارِ رسالت

دینِ نبوی کس سے محفوظ نہ رہتا / اللہ تھا ہر وقت مددگارِ رسالت

ایمان کا سودا ہے خریدار ہے عالم / ہے حد سے فزون گرمیٔ بازارِ رسالت

جو دشمنِ دین تھے وہ مسلمان ہوئے آکر / سو جان سے کیا کفر نے اقرارِ رسالت

ابرار دیا کس کو یہہ اللہ نے رُتبہ

تھے احمدِ مُختار ہی مختارِ رسالت

ردیف الثاء مثلثہ

بزمِ میلاد میں ذکرِ رُخِ خوبان ہے عبث / وصفِ حضرت ہو جہاں وصفِ حسینان ہے عبث

عاشقِ زلف و لبِ لعلِ نبیؐ کے آگے / صفتِ برگِ گُل و سُنبل و ریحان ہے عبث

صحنِ جنت سے ہے صحرائے مدینہ خوشتر / تجھکو اے دل ہوسِ سیرِ گلستان ہے عبث

کیا فروغِ رخِ حضرت نہیں دیکھا تو نے / یہہ تری جلوہ گری اے مہِ رخشان ہے عبث

وصفِ گلزارِ مدینہ کا سُنا دو مجھکو / واعظو تذکرۂ روضۂ رضوان ہے عبث

دیکھ لے آکے مدینہ میں بہارِ فردوس / زاہدا خلد کا دن رات تو جویان ہے عبث

گنجِ مقصود جو چاہے تو لکھے نعتِ نبیؐ / دولت و زر کے لئے کوششِ انسان ہے عبث

جوہرِ انسان کا ہے وصفِ لب و دندانِ نبیؐ / ذکرِ گوہر صفتِ لعلِ بدخشان ہے عبث

در بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

رنج و راحت کا نہین عشق پیمبرؐ مین خیال
گلۂ جورِ فلک شکوۂ دوران ہے عبث

جلوۂ نورِ الٰہی سے ہے رخِ حضرتؐ مین
صورتِ آئینہ اے مہر تو حیران ہے عبث

عشق مین قامت و رخسارِ نبیؐ کے ابرار
یادِ شمشاد و خیالِ گلِ خندان ہے عبث

مجھ پر اے چرخ ستمگار جفا کیا باعث
کیون ہو مداحِ پیمبرؐ سے خفا کیا باعث

کیا بنے گا چمنِ عشقِ نبیؐ کا بلبل
طایرِ رنگ مرا رخ سے اڑا کیا باعث

جل گیا آتشِ ہجرانِ نبیؐ سے شاید
اشک بھی دیدۂ تر مین نہ رہا کیا باعث

آ گیگی کیا مرضِ عشقِ پیمبرؐ مین اجل
چھوڑ دی میری طبیبون نے دوا کیا باعث

آج وصفِ دہنِ پاک بنا مہرِ سکوت
غیب کا راز نہ کچھ مجھ پہ کھلا کیا باعث

کیون نہ دیدارِ نبیؐ خواب مین دیکھا ابتک
کیون ہدف تک نہ گیا تیرِ دعا کیا باعث

وصفِ زلفِ نبویؐ اس نے سنا ہی بیشک
پھر ہوا دل جو گرفتارِ بلا کیا باعث

کیا مرے بخت کا چمکا ہے فلک پہ اختر
بزمِ عالی مین مرا ذکر ہوا کیا باعث

کیا شہنشاہِ دو عالم کا نہین عاصی مداح
استخوان کیون نہ مری کھائی ہما کیا باعث

کس لئے آپ بلاتے نہین اس عاصی کو
عفو ہوتی نہین کیون میری خطا کیا باعث

ہند مین کھوتے ہو کیون عمر تم اپنی ابرار
آجتک عزمِ مدینہ نہ کیا کیا باعث

در بحرِ رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

دربحر رمل مثمن مخبون محذوف - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن -

عشقِ حضرت مین نہین ہے مجھے آرام سی بحث
دلِ سودازدہ رکھتا ہے کہین کام سے بحث

ایسا وارستہ کیا اُلفتِ شہ نے مُجکو
کہ نہین ننگ کی پروا نہ مجھے نام سے بحث

نعت لکھتا ہون بامید قبول درگاہ
نہ تمنّا مجھے خلعت کی نہ انعام سے بحث

قفسِ یادِ پیمبرؐ مین رہا طایرِ دل
نہ اِسے دانہ سے مطلب نہ اِسے دام سی بحث

جز پیمبرؐ کے کسی کی نہین پروا مجھکو
نہ غرض خاص سے کچھ ہی نہ ہمین عام سی بحث

آپ ہی جاؤنگا مین سوئے دیارِ محبوب
نہ مجھے نامہ کی حاجت ہی نہ پیغام سی بحث

اے فلک روضۂ اقدس پہ پڑا رہنی دے
نہ کسی در کی ہوس ہے نہ مجھے نام سے بحث

شوق بیحد فنِ مصطفوی ہے مجھکو
نہ سروکار ہے پختہ سے نہ ہی خام سے بحث

منزلِ کعبۂ مقصود بنا دل میرا
خواہش طوف نہین ہے نہ کچھ احرام سی بحث

سگِ درگاہِ نبیؐ کہتے ہین مجھکو انسان
وحشیون سے نہین میل اپنے ددودام سی بحث

نظرِ لطفِ نبیؐ کا ہون طلبگار اسرار
نہ طلب گورے کی مجکو نہ سیہ فام سے بحث

ردیف الجیم

دربحر مجتث مثمن مخبون محذوف - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

جہان مین محفل میلادِ مصطفٰے ہے آج
زمین مہبطِ انوارِ کبریا ہے آج

مرے مکان مین ذکرِ شہِ ہُدا ہے آج
خدا کے نور سے معمور گھر ہوا ہے آج

نسیم یثرب و بطحا چمن مین آئی ہے
ہر ایک غنچۂ گلستان مین کھل گیا ہے آج

فلک سے بزم مقدس مین ہر ملک آکر
درود سید والا پہ پڑھ رہا ہے آج

زمین پہ ذکر ہے یہ کس کی مہ تجلی کا
کہ ذرہ غیرت خورشید بنگیا ہے آج

خبر ولادت سلطان دین کی پہونچی ہے
نشان کفر کا آفاق سے مٹا ہے آج

اوٹھا او ہاتھ دعا کے لئے شب میلاد
ظہور رحمت خلاق کبریا ہے آج

زمین بزم نبی کو ملی ہے وہ رفعت
کہ آسمان بصد عجز جبہہ سا ہے آج

لکھے ہین نعت پیمبر مین قدس کے مضمون
مرا قلم پر روح الامین بنا ہے آج

ہوے ہین بند جہنم کے سارے دروازے
وہ دیکھ لو در خلد برین کھلا ہے آج

دعائے مغفرت اسوقت کیجئے ابرار
ہے بزم ختم دم عرض مدعا ہے آج

اللہ نے حضرت کو بلایا شب معراج
موسیٰ نے نہ دیکھا جو دکھایا شب معراج

جب آپ سوئے عرش چلے حور و ملک نے
فرش آنکھ کے پردون کا بچھایا شب معراج

حال آپ کے مقدم کا جو زہرہ نے سنایا
صوفی فلک رقص مین آیا شب معراج

کونین سے جسکی ہے کہین شان زیادہ
وہ آنکھ کے پردے مین سمایا شب معراج

اللہ رے قدرت کہ رسول مدنی کو
اک نکتہ مین ہر علم پڑھایا شب معراج

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ہے لطف وکرم آپ کا ہمپر کہ سفر سے
اِس اُمت عاصی کو چھوڑا یا شب معراج

اِک جلوۂ یکتا شہِ دین کو نظر آیا
جب پردۂ وحدت کو اوٹھایا شب معراج

تھا پاے مبارک کا شرف عرشِ برین نے
کب پایا یہہ پایا تھا جو پایا شبِ معراج

حضرت کی کفِ پا کا ہے وہ رُتبۂ عالی
جبریل نے آنکھون سے لگایا شب معراج

نظارۂ محبوب کا وہ شوق بڑھا تھا
خود پردہ کے باہر نکل آیا شب معراج

ابرار یہہ کہتے تھے فرشتے کہ ہو تا حشر
ہر روز یوہین بارِ خدایا شب معراج

در بحر رمل مثمن مخبون محذوف مسبغ - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات

مین ہون یا شاہِ رُسل آپ کے در کا محتاج
طالبِ دولت و حشمت ہون نہ زر کا محتاج

باغبان تو ہی بتا دے چمنِ عالم مین
وہ کہان ہے کہ مین ہون جس گلِ تر کا محتاج

لب و دندانِ پیمبر کی صفت لکھتا ہون
عمر بھر ہونگا نہ مین لعل و گہر کا محتاج

دشتِ یثرب ہی خوش آتا ہے مجھے وحشت مین
نہ کچھ آبادی کی پروا ہے نہ گھر کا محتاج

آتشِ عشق پیمبر نے جلا یا دِل کو
سوزِ باطن ہے میرا دیدۂ تر کا محتاج

اے صبا تو ہی سُنا دے کوئی پیغام مجھے
مین ہون گلزار مدینہ کی خبر کا محتاج

نعتِ پاکِ نبوی مجھکو ہے لکھنا منظور
بہرِ خامہ ہون مین جبریل کے پر کا محتاج

اے خیال رُخِ پُر نورِ پیمبر مدد ہے
شبِ فرقت مین ہون مدت سے سحر کا محتاج

یا نبی سیبِ ذقن مجھکو دکھا دو للہ	یہہ میرا نخل تمنا ہے ثمر کا محتاج
آستانِ نبوی سے نہ اوٹھون محشر تک	یا الہی نہ کبھی ہون کسی در کا محتاج

جس نے دیکھا ہے رُخِ پاک پیمبر ابرار
بخدا وہ نہین پھر شمس و قمر کا محتاج

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مسبغ مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان

دردِ سخن کا ہمنے کیا ہے علاج آج	نعتِ شریف سے ہی صحیح المزاج آج
سلطان کی طرح سے ہے عالی مزاج آج	سر پر سخن نے نعت کا پہنا ہی تاج آج
ہر شخص کی زبان پہ ہے وصفِ شہِ زمن	نعتِ رسول پاک کا ہے وہ رواج آج
وصفِ نبی مین خامہ نے پائی ہے وہ صفا	وہ غیرتِ بلور ہے اور رشکِ عاج آج
نعتِ نبی سے کیون نہ جہان مین فروغ ہو	روشن کیا ہے خانۂ دین مین سراج آج
وہ اختیار احمدِ مختار کو ملا	جس بینوا کو چاہین تو دین تخت و تاج آج
لکھتا ہون پادشاہِ حدوث و قدم کی نعت	آئیگا مجھکو تنگ بقا سے خراج آج
مین ہون گدائے حضرتِ سلطانِ دین پناہ	دولت کی خاکسار کو کیا احتیاج آج
ہر دم خیالِ وصفِ رسالت مآب ہے	میرے نفس کو نعت سے ہی امتزاج آج
تحریرِ نعت پاک سے یہہ مرتبہ ہوا	جبریل پوچھتے ہین قلم کا مزاج آج
ابرار مجھکو ہجرِ نبی کا ہے عارضہ	بیفائدہ طبیب ہے میرا علاج آج

جب کاکلِ مشکین پیمبر کا کھلا پیچ
تقدیر میں اپنے کوئی باقی نہ رہا پیچ

سو یا سوئے قبلہ تو زیارت ہوئی حاصل
لو ناخنِ تدبیر سے قسمت کا کھلا پیچ

مداح پہ دعوائے ستم تجھ کو عبث تھا
اے چرخ ستمگر ترا کوئی نہ چلا پیچ

محروم زیارت ہوا یہ کھلتا نہیں کچھ راز
جس دن سے فراقِ نبوی کا ہے بندھا پیچ

آجاتی ہے رخ پر دمِ نظارۂ حضرت
بیتاب سے کرتی ہے نیاز زلفِ دوتا پیچ

پہونچا نہ کسی روز بھی گوشِ نبوی تک
نالہ نے میرے ہجر میں یہ مجھ سے کیا پیچ

ابتک نہ ہوئی مجھ کو مدینہ کی زیارت
تقدیر کا کوئی بھی تو سلجھا نہ سکا پیچ

بسمل سا تڑپتا ہوں جو یاد آتے ہیں حضرت
سچ ہے کہ محبت میں اوٹھاتے ہیں سدا پیچ

اپنی یہ تمنا ہے کہ جاؤں سوئے یثرب
کیوں کرتی ہے عشاق سے تاثیر دعا پیچ

وہ خواب میں آئے نہ دکھائی مجھے صورت
معلوم نہیں جانے کیونکر یہ پڑا پیچ

جو اون کا گرفتار رہے آزاد ہو ابرار
ہے زلف پیمبر کا ہر اک عقدہ کشا پیچ

ردیف الحاء حطی

درود پڑھنے کو لیتے ہیں جبکہ ہم تسبیح
دعائیں سیکڑوں دیتی ہیں دمبدم تسبیح

ہمیشہ پڑھتے ہیں نامِ جنابِ اقدس کی
ہر ایک اہل عرب سرور عجم تسبیح

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

طیبہ

گھر کی طرح جگر مین ہے پڑ گیا سوراخ — رسولِ پاک کا رکھتے ہین دل مین غم تسبیح

بنے ہین دانۂ تسبیح اشک کے قطرے — درود پڑھنے کو لی جب بچشم نم تسبیح

رسولِ پاک پہ بھیجو سدا صلوٰۃ و سلام — چھٹے نہ ہاتھ سے زنہار دمبدم تسبیح

اوٹھو درود پڑھو نیک کام مین سُنتے — یہہ مجکو یاد دلاتی ہے دمبدم تسبیح

درود پڑھتے ہین دُرِّ یتیم قدرت پر — نہین ہے سلکِ گہر سے ہماری کم تسبیح

مین تجکو دیکھ کے آمادۂ صلوٰۃ ہوا — ہوا کمال یہہ مجھپر ترا کرم تسبیح

ہمارے توسن غفلت کا تازیانہ ہے — درود پڑھتے ہین جب دیکھتے ہین ہم تسبیح

درود بھیجتے ہین روح پاک حضرت پر — مدام پڑھتے ہین جن و بشر بہم تسبیح

درود پڑھنے کا جب لطف اوٹھیگا ای ابرار — بنائین خاک درِ پاک لا کے ہم تسبیح

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

ہے مجکو عشقِ سیدِ ابرار بیطرح — گھٹتا ہے جوش غم سے تنِ زار بیطرح

لو تشنگانِ دید چلو روز حشر ہے — بٹتا ہے آج شربتِ دیدار بیطرح

رکتا نہین ہے خامہ مرا نعت پاک مین — ہے جوش وصف احمدِ مختار بیطرح

دل دیچکا ہون مین تو خدا کے حبیب کو — سودا چکا تو آئے خریدار بے طرح

سینہ مین کوندجاتی ہے بجلی سی یا جناب — یاد آتی ہے جو تیزیِ رفتار بیطرح

آیا خیالِ چشمِ حبیبؐ جو ہجر مین — گریان ہے میرا دیدۂ خونبار بیطرح

زلفِ جنابِ پاک ہے یا کوئی دام ہے — یہہ مرغِ دل ہے اوس مین گرفتار بیطرح

اب خارِ چشمِ زخم سے یارب اسے بچا — پھولا پھلا ہے نعت کا گلزار بیطرح

اوس رشکِ گل کے روضۂ اقدس سے ہو جُدا — دل مین کھٹک رہا ہے یہی خار بیطرح

ٹھوکر سے اپنے سیکڑون مردے جلادئے — اعجاز کر رہی ہے وہ رفتار بیطرح

یثرب کی سرزمین مین پہونچائے حق تمہین — شوقِ مدینہ تمکو ہے ابرار بیطرح

طیبہ

ردیف الخاء

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

دہلیزِ مصطفٰے پہ نہ کیون سر جھکائے چرخ — اس آستان کو قبلہ و کعبہ بنائے چرخ

وہ دبدبہ ہے سرورِ اُمّی کے عدل کا — مثلِ قلم قلم ہوا گر سر اوٹھائے چرخ

ہجرِ نبیؐ مین اذن جو دون اپنی آہ کو — مثلِ حباب دم مین مٹا دون بنائے چرخ

یہہ وجہہ سرنگون نہین رہتا ہے آسمان — سجدہ جنابِ پاک کا ہے مدعائے چرخ

ذرات آستان مین ہے یہہ نور کا فروغ — اختر بھلا ہمین کوئی ایسا دکھائے چرخ

جس نے بہارِ روضۂ پرنور دیکھہ لی — اوسکی نظر مین خاک سمائے فضائے چرخ

دیکھے جو آستانِ معلی کے اوج کو — منہ دامنِ سحاب مین اپنا چھپائے چرخ

گروش وہ اپنی بخت کی ہجر نبی مین ہے
کاسہ ہمارے سر کا بھریگا بجائے چرخ

پابوس یہہ ہوا شب معراج آپکا
بخشا خدا نے خلعتِ رفعت برائے چرخ

ذرات بھیجتا ہے درود آپ پر فلک
صلِ علٰی کا نغمہ بنی ہے صدائے چرخ

گروش اسی کی مانع عزم مدینہ ہے
ابرار کون اپنا ہے دشمن سوائے چرخ

بلبل نے وہ نبی کا جو دیکھا عذار سُرخ
داغون سے اوس کا سینہ ہی جون لالہ زار سُرخ

بھڑکی ہے آج آتش عکس رُخِ جناب
بیوجہہ یہہ نہین ہے گلِ نوبہار سُرخ

یاد آگئے جو عارضِ حضرت پسِ فنا
پہونچا میرے لحد سے فلک تک غبار سُرخ

ہوگا نہ سُرخ رو کبھی عارض کے سامنے
گُل شاخِ بوستا نہین اگر ہو ہزار سُرخ

عکس رُخِ جناب مقدس کے فیض سے
دشوار یہہ نہین کہ ہو مشکِ تتار سُرخ

باغ جہان مین گلشنِ یثربؐ سے آئی ہے
پہنے ہے آج جامہ نسیمِ بہار سُرخ

یاد آگیا جو چہرۂ گلرنگِ مصطفٰے
مانند گل ہوئی ہے شب انتظار سُرخ

دندان پاک پر تو لب سے ہین لال لال
مرجان سے ہوگئی گہر ابدار سُرخ

خونبار یاد عارضِ گلفام نے کیا
رہتی ہین آنکھین اس لئے لیل و نہار سُرخ

لالہ تو کیا چمن ہو نثارِ رخ جناب
دیکھے جو ایکبار کہین وہ عذار سُرخ

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور، مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
طیبہ

ہون نعت کی طفیل سے ابرار سُرخ رو
اب کیا عجب کہ ہو مرا سنگِ مزار سُرخ

ردیف الدال

در بحر ہزج مسدس مقصور مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بشر کیا لکھ سکے شانِ محمد — خدا ہو جب ثنا خوانِ محمد
اوسی محشر کے دن اک عید ہوگی — ہوا ہے جو کہ قُربانِ محمد
تمنا ہے یہی رضوان کی ہر دم — الٰہی ہون ہین دربانِ محمد
عنادل بنکر آتے ہین فرشتے — مدینہ ہے گلستانِ محمد
پڑا ہے یہہ مری تقدیر مین پیچ — نہ دیکھی زُلف پیچانِ محمد
تمنا ہے یہہ آنکھون کی الٰہی — دکھا دے روئے رُخشانِ محمد
ہمین خورشیدِ محشر کا نہین خوف — اگر ہون زیرِ دامانِ محمد
ملک سے مرتبہ اعلیٰ ہے اونکا — جو ہین ادنیٰ غلامانِ محمد
بنا سلکِ گہر ہر شعر میرا — کہا جب وصفِ دندانِ محمد
نہ دیکھے جلوۂ خورشید زنہار — جو دیکھے روئے تابانِ محمد

مدینہ کو چلو ابرار عالم
کرو جان اپنی قربانِ محمد

خدا خود ہے ثناخوانِ محمد	نبی ہے صلّ علیٰ شانِ محمد
اسیری کا ہو آزاد ونکو بھی شوق	جو دیکھیں زلفِ پیچانِ محمد
جو دیکھا رُتبہ والا ہے حضرت	بنے جبریل دربانِ محمد
کرون گا روضۂ اقدس پہ جا کر	دل و جان اپنا قربانِ محمد
جہان کیون نورِ حق سے ہو نہ روشن	قمر ہے روئی تابانِ محمد
لکھین کیا ہم شہِ عالم کے اوصاف	فزون ہے وصف سے شانِ محمد
نہین کچھ آفتابِ حشر کا خوف	ہے سر پر ظلِّ دامانِ محمد
مقام اونکا دو عالم سے ہے بالا	ہے برتر عرش سے شانِ محمد
خدائے پاک کا رستہ بتایا	زمانہ پر ہے احسانِ محمد
عذابِ آخرت سے ہونگے بیخوف	قیامت مین ثناخوانِ محمد

ملک جب نعت مین عاجز ہین ابرار
بشر کیا ہو ثناخوانِ محمد

فلک سے ہے برتر مقامِ محمد	ہے عرشِ برین سطحِ بامِ محمد
گلستانِ خوبی کا رونق فزا ہے	نہالِ قدِ خوش خرامِ محمد
دل و جان کو ہو کیون نہ مرغوب بیحد	شکر سی ہے شیرین کلامِ محمد

دعا کرتے رہے تھے اُمت کے حق مین … گذرتی تھی یون صبح و شامِ محمدؐ

ہم آئے ہین ہستی مین ملک عدم سے … یہی خاص ہے فیضِ عامِ محمدؐ

بس اے دل ہے بےچین فرقت مین اپنا … سُنا جائے کوئی پیامِ محمدؐ

مشامِ دو عالم معطر ہوا ہے … کھُلے گیسوے مشکفامِ محمدؐ

تصور کے خامہ سے ذرات سینے … لکھا صفحۂ دل پہ نامِ محمدؐ

کرے سلطنت کی وہ خواہش نہ ہرگز … جو ہے جان و دل سے غلامِ محمدؐ

فرشتے بھی ہرگز نہ پہونچے وہانتک … ہے اس درجہ عالی مقامِ محمدؐ

کہانتک لکھیگا تو اسرار **عالم**
وہ معراج کا احتشامِ محمدؐ

سو جان سے ہے دل مرا تمنائے محمدؐ … سر پر ابنا منزلِ سودائے محمدؐ

گردون زرِ خورشید جو دے تو بھی نہ بدلون … ملجائے اگر خاک کفِ پائے محمدؐ

شرماتے ہین خورشید و قمر اوجِ فلک پر … جب دیکھتے ہین نقش کفِ پائے محمدؐ

لکھتا ہون ہمیشہ صفتِ روئے مبارک … تا خواب مین دیکھون رُخِ زیبائے محمدؐ

افضالِ الٰہی چمنِ مصطفوی ہے … ہے رحمتِ حق گوشۂ صحرائے محمدؐ

ہے قدسیون مین شورِ بہارِ گُلِ رُخسار … جبریل ہے اک بُلبُلِ شیدائے محمدؐ

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

دیدار بلا کر شبِ معراج مین دیکھا — اس درجہ تھی خالق کو تمنائے محمدؐ

مضمون لطافت کے سراپا سے عیان ہین — ہے مصرعۂ موزون قدِ بالائے محمدؐ

سولی پہ چڑھونگا مگر اُلفت نہ چُھٹیگی — دل لیگئی ہے زُلف چلیپائے محمدؐ

تعظیم سے قرآن مین خود حق نے صفت کی — کیا جانے بشر رُتبۂ والائے محمدؐ

کچھ روزِ قیامت کا مُجھے غم نہین ابرار
ہے نقش میرے دل پہ تولائے محمدؐ

والشمس کی تفسیر ہے وہ روئے محمدؐ — والّیل کی آیات ہین گیسوئے محمدؐ

ہم رُتبۂ رضوان ہے ہر اک زائرِ روضہ — ہے غیرت فردوس بہین کوئے محمدؐ

مداح کو کیا تشنگیٔ حشر کا غم ہو — تسنیم ہے فردوس مین اک جوئے محمدؐ

مدت سے ہے جان شیفتۂ روئے منوّر — ہے طائرِ دل قیدیٔ گیسوئے محمدؐ

معراج مین قوسین کا انداز اوڑا یا — بیوجہہ نہین ہے خمِ ابروئے محمدؐ

لے شوق مدینہ کی طرف ہند سے لیچل — اب کھینچ تو لے جذبۂ دل سوئے محمدؐ

صحرا لے خُتن حشر کا میدان بنے گا — کُھلجائین گے اکبار جو گیسوئے محمدؐ

طوبیٰ نہین شمشاد نہین سرو نہین ہے — ہے نخلِ تمنا قدِ دلجوئے محمدؐ

گُل سونگھ کے کیون صلِّ علیٰ مُنہ سے نہ نکلے — ہر گل مین سمائی ہوئی ہے بوئے محمدؐ

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف، مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

کیون شاد ہون دیکھ کے نظارۂ حضرت — ہے عید کا چاند ابروئے دلجوئے محمد

تسخیر دو عالم کو کیا سرور دین نے
ابرار وہ ہے قوت بازوئے محمد

ہون محو رخ بیمثال محمد — الٰہی دکھادے جمال محمد
قلم صورت بید تھرا رہا ہے — لکھون کیا مین جاہ و جلال محمد
ہوا ہے نہ ہوگا زمانہ مین پیدا — ازل سے ابد تک مثال محمد
نصیب اپنا جاگے گا کس روز یارب — نظر آئے گا کب جمال محمد
کہا خواب مین مجھ سے یوسف نے آکر — مین ہون عکس مہر جمال محمد
دعا ہے بقول جمیل اپنی ہر دم — من و دست و دامان آل محمد
کرین کیون نہ فرمان بری جن و انسان — فرشتون نے کی امتثال محمد
نثار محمد دل و جان میرا — ہون شیدائی اصحاب و آل محمد
تونگر کیا دولت دین سے سبکو — لکھون کیا مین جود و نوال محمد
ملک اوترین اوج فلک سے زمین پر — سنین وہ جہان قیل و قال محمد

تقاضائے الفت ہے ابرار مجھ سے
کہ ہو دل مین ہر دم خیال محمد

در بحر متقارب مثمن سالم - فعولن فعولن فعولن فعولن

ہے شانِ خدا مصحفِ رخسارِ محمد / اللہ دکھائے مجھے دیدارِ محمد

عقبیٰ میں وہی دیکھینگے حضرت کا رُخِ پاک / دُنیا میں جو ہیں طالبِ دیدارِ محمد

یوسف پہ فقط ایک زلیخا ہی تھی عاشق / سو جان سے عالم ہے خریدارِ محمد

جنت سے اگر حور بھی آئے تو نہ دیکھوں / دیکھوں میں اگر جلوۂ رُخسارِ محمد

سر کوہ سے ٹکرا کے ہوا آپ پہ قربان / دیکھی جو کہیں کبک نے رفتارِ محمد

موسیٰ کی طرح کیوں نہ مجھے دیکھ کے غش آئے / ہے جلوۂ حق روئے پُرانوارِ محمد

وہ عزو شرف آپ کو بخشا ہے خدا نے / جبریل بنا حاجب دربارِ محمد

انسان کو اوصافِ نبی چاہیئے لکھنا / ہے بعد خدا وصف سزاوارِ محمد

جب سے نظر آتی ہے مجھے چشمِ پیمبر / نرگس کی طرح میں بھی ہوں بیمارِ محمد

اس کوچہ میں آئے جو گدا بھی تو ہو سلطان / ہے ظلِ ہما سایۂ دیوارِ محمد

کیوں ہوتی نہ اسرار مجھے آپ کی اُلفت / دِل روزِ ازل سے ہے طلبگارِ محمد

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف - مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

ردیف الذال

جنابِ سیدِ ابرار کا ہے نام لذیذ / طفیل نام کے میرا ہوا کلام لذیذ

نہ ہو نعت میں توصیف ہو ملاحت کی / کہ بے نمک کبھی ہوتا نہیں طعام لذیذ

در بحر مجتث مثمن مخبون - مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

نہین ہے اس لئے محشر کی تشنگی کا خطر / مجھے بھی بخشینگے کوثر کا آب جام لذیذ

صبا تو ہی مجھے لا دے خبر مدینہ کی / سُنا ہے مین نے کہ ہے دوست کا پیام لذیذ

مزہ ہے وصف رسولِ کریم لکھنے مین / سوائے نعت کے کوئی نہین ہے کام لذیذ

لکھی وہ نعت جو پختہ ہو عشق حضرت مین / جہاں مین کوئی بھی میوہ نہین ہے خام لذیذ

نبیؐ کی زُلف کی تعریف اوسی طرح ہے پسند / کہ ہو غریب کو جیسے طعام شام لذیذ

ہزار بار کہا تو وہی مزہ پایا / محمدؐ عربی کا ہے ایسا نام لذیذ

لکھونگا مین لبِ حضرت کے وصف مین اشعار / تو خاص و عام کو ہوگا میرا کلام لذیذ

ہمیشہ کھاتے ہین ہم غم فراق حضرت کا / غذا یہہ حق نے ہمین دی ہے صبح و شام لذیذ

لکھا ہے آپ کے سیبِ ذقن کا جب سے وصف
تو ہمنے سمجھا ہے ابرار کا کلام لذیذ

جو لون مین لکھنے کو وصفِ شہِ اُمم کاغذ / تو تختہ نور کا بنجائے یک قلم کاغذ

لکھی ہے عارضِ گلفام مصطفٰی کی صفت / عجب نہین جو بنے گلشنِ ارم کاغذ

جو یاد آئی دمِ نعت چشم حضرت کی / تو ہوگیا میری اشکون سے آج نم کاغذ

صفاتِ احمدِ مرسل رقم کرون کیونکر / کہ دل مین شوق زیادہ ہے اور کم کاغذ

بیاض دیدۂ حورِ جنان پرِ جبریل / یہہ دونون نعت کی لکھنے کو ہین قلم کاغذ

دو غزل بحر مجتث مثمن مخبون محذوف مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بنائین آنکھ کا پردہ اوسے تمام ملک
نبیؐ کی وصف مین جو ہم کرین رقم کاغذ

جو وصف آہوئے چشمِ نبیؐ مین لکھتا ہون
تو میرے ہاتھ سے کرتا ہے آج رم کاغذ

خدا نے نام محمدؐ مین دی وہ شیرینی
لبون کی طرح قلم سے ہوا بہم کاغذ

گمان طوف کا ہے گردشِ قلم پہ ہمین
بنا ہے نعت سے اِک گوشۂ حرم کاغذ

لکھی جو مدحتِ محراب ابروئے حضرت
تو سجدہ کرنے کو مثل قلم ہے خم کاغذ

رُکے قلم نہ کبھی نعت پاک مین ابرار
چھُٹے نہ ہاتھ سے جبتک ہو دم مین دم کاغذ

ردیف الراء

فدا کیون ایک عالم ہو نہ اے سلطان دین تمپر
کہ عاشق ہو گیا خود آپ رب العالمین تمپر

خدا نے کیا جمالِ پاک بخشا تمکو یا حضرت
کہ سو جان سے تصدق ہین بتانِ مہ جبین تمپر

فدا جن و بشر تمپر ہوئے حور و ملک شیدا
نہین کچھ جان اپنی دیتے ہین تنہا ہمین تمپر

تجلی طور کی معراج مین موسیٰ کو یاد آئی
ہوئے سو جان سے شیدا عیسیٰ گردون نشین تمپر

اگر میری طرف بھی اِک نگاہِ لطف سے دیکھو
لٹا دون شاد ہو کر دولتِ دنیا و دین تمپر

فلک پر مہر و مہ شیدا زمین پر خوبرو قربان
بھلا وہ کون ایسا ہے کہ جو عاشق نہین تمپر

وہ حُسنِ دلربا ایسا کہ یوسف بھی فدا جسپر
ادا ایسی کہ مرتے ہین زمانے کے حسین تمپر

در بحر مجتث مثمن سالم مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

بہت حوران باغِ خلد مشتاقِ زیارت تھین | شبِ معراج مین دیکھا تو عاشق ہو گئین تمپر

نہ کوئی کام آئے گا کسی کے روزِ محشر مین | بھروسا ہی میرا یا رحمۃ اللعالمین تمپر

مجھے بھی ساتھ لینا یا نبیؐ گرمائے محشر مین | کرے جب سایہ بنکر سائبان عرشِ برین تمپر

تقاضا ہے مقدر سے کہ پہونچا دے مدینہ تک
کرے ابرار قربان اپنی یہہ جانِ حزین تمپر

در بحر رمل مثمن محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

روئے حضرت کا خیال آیا گلستان دیکھکر | یاد آئی زلفِ سنبل کو پریشان دیکھکر

چشم خیرہ ہے فروغِ روئے تابان دیکھکر | دل ہے سودائی نبیؐ کی زلف پیچان دیکھکر

کشتئ گردون گردان راتدن چکر مین ہے | جوش زن مداح کی اشکونکا طوفان دیکھکر

رحل کا کل کا سمجھتا ہون نبیؐ کے دوش پر | مصحفِ رخسار یاد آیا ہے قرآن دیکھکر

سبزۂ خطِ نبیؐ کی جس نے دیکھی ہے بہار | خاک اوس کے دل کو راحت ہوگی ریحان دیکھکر

مہر وسہ نورِ کفِ پائے نبیؐ پر ہین نثار | نقشِ پا یاد آگیا ماہِ درخشان دیکھکر

عارضِ حضرت مین جب نورِ خدا آیا نظر | کفر نے کلمہ پڑھا وہ روئی تابان دیکھکر

آپکے در کے گدا کا ہے یہہ ادنیٰ مرتبہ | سرو قد تعظیم کو اوٹھے سلیمان دیکھکر

تاب کیا نظارۂ حضرت کی کوئی لا سکے | آئینہ حیرت مین ہے وہ روئی تابان دیکھکر

اسقدر ہون محوِ گلگشتِ مدینہ روز و شب | دلمین اک وحشت ہو پیدا باغِ رضوان دیکھکر

داستانِ ہجرِ پیمبر کہون ابرار کیا
روتے میرا حال سب گبر و مسلمان دیکھکر

مین کہان جاؤن درِ سلطان ذیشان چھوڑکر	چین کب بلبل کو آئیگا گُلستان چھوڑکر
ہند مین آؤنگا مین جاکر نہ یثرب کی طرف	کون دوزخ مین رہیگا باغِ رضوان چھوڑکر
کعبہ مین آئین شبِ میلاد حورانِ جنان	گلشنِ فردوس کے سب قصر و ایوان چھوڑکر
کوچۂ حضرت سے کیون مجکو اوٹھاتا ہی نصیب	یہہ گدا جائے کہان دامانِ سلطان چھوڑکر
فی سبیلِ اللہ ہے جب سے لقائے احمدی	تشنۂ دیدار ہین خضر آبِ حیوان چھوڑکر
اُلفتِ سُلطانِ دین مین کیا ہو دنیا کی ہوس	رنج دل کیون ہول لین ہم راحتِ جان چھوڑکر
وصفِ لب ملئے پیمبر کا اگر سُن لے کہین	بھاگ جائے لعل ابھی کانِ بدخشان چھوڑکر
دو جہان مین پھر کہان اوس کا ٹھکانا ہی بھلا	جائے جو در آپکا اے شاہ ذیشان چھوڑکر
آرزو ہے جائے روضہ پر رسول اللہ کے	نِکلے جب دم قالبِ خاکی کو یہہ جان چھوڑکر
مین جو کہدون کچھ بھی وصفِ جذبۂ چشمِ نبیؐ	شہر مین آکر بسین آہو بیابان چھوڑکر

خلد مین بھی حشر کو ابرار جائینگے نہ ہم
آستانِ حضرتِ محبوبِ یزدان چھوڑکر

نعت آپکی مین لکھ نہ سکا یا شہِ ابرار	کچھ حق نہ ہوا مجھ سے ادا یا شہِ ابرار

طیبہ میں

بحرِ رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جز آپ کے دیکھا نہ رسولون مین کسی پر — لطف و کرمِ خاص خدایا شہِ ابرار

مدفن سے میرے صلّ علیٰ روح محمد — پیہم ہی آئے گی صدا یا شہِ ابرار

کیا اور لکھون مین صفتِ کوئی مبارک — ہے جادۂ تسلیم و رضا یا شہِ ابرار

وہ روضۂ اقدس مجھے اللہ دکھا دے — پھیلائے ہون مین دستِ دعا یا شہِ ابرار

محشر مین کہ ہوگا نہ کسی کا کوئی یاور — حامی ہے میرا کون بھلا یا شہِ ابرار

مضمون کوئی آپ کے لائق نہین ملتا — تحریر کرون کیا مین ثنا یا شہِ ابرار

آئینہ صفت نطق ہوئی محو تحیر — قاصر ہے مری فکر رسا یا شہِ ابرار

اکبار تو جلوہ مجھے للہ دکھا دو — مدت سے ہون مشتاق لقا یا شہِ ابرار

خاقان و سلیمان و جم و قیصر و فغفور — سب ہین درِ والا کے گدا یا شہِ ابرار

للہ اسے ہند سے یثرب مین بلا لو
ابرار ہے سو جان سے فدا یا شہِ ابرار

ہوئی ہے چشم مائل اوس حبیبِ حق کی صورت پر — لڑی ہے آنکھ اپنی نقش کلکِ صنعِ قدرت پر

کہا ہو صانعِ قدرت نے خود صل علیٰ جسدم — تو ہر جن و بشر شیدا نہو کیون ایسی صورت پر

جنان مین بھی گلِ دیدار حضرت کا مین طالب ہون — مین کب مائل ہون اے رضوان ترے گلہائے جنت پر

بھروسا ہو گیا ہے عاصیونکو اپنی بخشش کا — کمر باندھی ہے اپنی جب سے حضرت نے شفاعت پر

طیبہ

مصمم کیون نہین کرتا ہے ایدل عزم یثرب کا — شب و روز اب ہنسا کرتی ہو تدبیر اپنی غفلت پر

بہارِ عالمِ امکان سے کیا مجکو تعلق ہے — دل و جان اپنا شیدا ہو گلِ باغِ رسالت پر

پسِ مردن نتیجہ نعت لکھنے کا ہلا مجھکو — فرشتے لائے رحمت حق کی بعدِ مرگ تربت پر

وجودِ سرورِ کونین ہے اس دارِ فانی مین — دلیل باہر و ظاہر ظہورِ حق کی حجت پر

نہ آیا چین سدرہ پر بغیرِ جلوۂ حضرت — ہوا پروانہ جبریل امین شمع رسالت پر

ولادت سے نہ بھولے ایکدم بھی وقتِ رحلت تک — پیمبر کوئی بھی عاشق ہو ایسا اپنی امت پر

مدارِ کار اے ابرار سب دُنیا و دین کا ہے
جناب سیدِ ابرار عالم کی محبت پر

ازل سے دل ہمارا شیفتہ ہو روئی احمد پر — رہینگے تا ابد ثابت قدم عشقِ محمدؐ پر

ظہورِ نورِ حضرت گر نہوتا دارِ امکان مین — تو ہوتا کس طرح اطلاق مطلق کا مقید پر

در و دیوار سے جلوہ تجلی کا نمایان ہے — فدا ہین مہر و مہ پروانہ بنکر شمع مرقد پر

براقِ خلد کی عزت شبِ معراج کیا کہیے — غبارِ پائے مرکب اوڑکے پہونچا فرقِ فرقد پر

نہ تھا جو سایہ حضرت تو یہ نکتہ بس اوسی مین تھا — قبا یکتائی کی ٹھیک آئی ہو اونکی سہی قد پر

زمینِ محفلِ سلطان عالم رشکِ گردون ہو — ہین رکھی مہر و مہ کی سپر فرشِ اطراف مسند پر

تواضع سے اوسی عرشِ برین نے عبدہٗ لکھا — قدم رکھا جب اپنا سرورِ عالم نے مسند پر

[illegible]

زیارت کے لیئے آتے تھے لیکر اذن خالق سے — جُدائی آپ کی تھی شاق پیک ملک سرمد پر
اوسے بوسہ دیا آنکھون سے ہم اسکو لگاتے ہین — شرف رکھتا ہے سنگِ آستانِ پاک اسود پر
گُنہ بخشی گئی آدم کے حضرت کی شفاعت سے — وہ رتبہ ہے کہ سبقت لیگئے ہین جدّ امجد پر

مدینہ مین بلالو ہند مین بیچین ہون حضرت
نظر فرمایئے ابرار کے اب شوق بیحد پر

ردیف الزاء

مُجکو جمالِ پاک دکھایا نہین ہنوز — دریائے بخت جوش پر آیا نہین ہنوز
روزِ ازل سے ہمسر سلطان کائنات — خلاق دو جہان نے بنایا نہین ہنوز
وہ ضبط جوش عشق نبیؐ ہے کہ آجتک — نالہ نے اپنا سر بھی اوٹھایا نہین ہنوز
شغل درود بعد فنا بھی ہے قبر مین — نامِ جناب پاک بھولایا نہین ہنوز
یہہ وجہ ہے جو مجکو زیارت نہین ہوئی — حضرت کی مین نظر مین سمایا نہین ہنوز
اے میری سوز آتشِ شوقِ محمدی — اُمید کا چراغ جلایا نہین ہنوز
اے جذبۂ تصور گیسوے مصطفٰے — دامِ الم سے مُجھکو چُھڑایا نہین ہنوز
وحشت رہی نہ عشق پیمبر مین آجتک — دامن کو پُرزے پُرزے اوڑایا نہین ہنوز
پہونچایا آجتک نہ مدینے مین بخت نے — طالع تھا خُفتہ اس کو جگایا نہین ہنوز

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

لکھتا ہون نعت اور بہرحال شکر ہے	ابتک گلہ نصیب کا آیا نہین ہنوز

ابرار کا ہے حال پریشان بند مین
مداح کو یہان سے بلایا نہین ہنوز

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

وحشت مین مجھے ولولہ کیا کیا ہی شب و روز	زلفِ شہِ ابرار کا سودا ہے شب و روز
حاجت نہین دُنیا مین کسی چیز کی مجھکو	نظارہ حضرت کی تمنا ہے شب و روز
ہنگامہ جہان گرم ہے ارباب یقین کا	عشقِ شہِ لولاک کا چرچا ہے شب و روز
فکرِ صفتِ سایۂ ذاتِ نبویؐ مین	تشویش گرفتاریِ عنقا ہے شب و روز
گفتارِ نبیؐ مین اثرِ آبِ بقا ہے	رفتار مین اعجازِ مسیحا ہے شب و روز
اب دیکھئے کب تک وہ دکھائینگے رُخِ پاک	مشتاق بہت دیدۂ بینا ہین شب و روز
جب سے گلِ رخسارِ پیمبر کا سُنا وصف	ہر سو نگران نرگسِ شہلا ہے شب و روز
مداح کو گردش سے تیرے خوف نہین ہے	اے چرخ تو کیون مائلِ ایذا ہی شب و روز
ہے قامتِ دلجوئے پیمبر کا تصور	مدِ نظر اب جلوۂ طوبیٰ ہے شب و روز
ہے جلوہ گر اب چشم مین اک شمعِ محبت	عشقِ نبوی انجمن آرا ہے شب و روز

روضہ شہ ابرار کا تم دیکھ لو ابرار
آنکھونکا یہی مجھ سے تقاضا ہے شب و روز

ہین جو لکھتا ہون صفاتِ شہ ذیشان ہر روز | رحمتِ حق مرے گھر رہتی ہے مہمان ہر روز

وصفِ حضرت مین بشر کیون نہ بدل ہو مصروف | قدسیونمین بھی ہین جبریل ثنا خوان ہر روز

گلِ رخسارِ نبی کا ہے تصور ہر دم | ہم کیا کرتے ہین گلگشتِ گلستان ہر روز

کیا حلاوت بخدا اسمِ مبارک مین ہے | رکھتے ہین وردِ زبان اپنا مسلمان ہر روز

یا رسولِ مدنی کیون نہ ملے اوسکو نجات | جان و دل سے جو رہی تابعِ فرمان ہر روز

عشقِ گیسوئے پیمبر نے دکھایا ہے اثر | مثلِ سنبل دلِ مضطر ہے پریشان ہر روز

مہر رخسارِ پیمبر پہ ہے شاید مفتون | کرتی ہے صبح یہہ کیون چاک گریبان ہر روز

[illegible] مین کرتی ہین ہم نعتِ نبی مین سرسبز | تازگی پر ہے مرا گلشنِ ایمان ہر روز

عشقِ حضرت مین بس اب زیست کی امید نہین | قتل کرتا ہے مجھی خنجرِ مژگان ہر روز

دل ہے یا دہنِ مصطفوی کی منزل | خواب مین دیکھتے ہین چشمۂ حیوان ہر روز

قدر کچھ گوہر و مرجان کی نہین اے ابرار
یاد آتے ہین نبی کے لب و دندان ہر روز

ردیف السین

یاد حضرت مین ہی گریان دلِ نالان افسوس | پستیٔ بخت سے ہون سخت پشیمان افسوس

جب سے دیکھی وہ صفائی رخِ روشن مینے | مثلِ آئینہ کے رہتا ہونمین حیران افسوس

در بحر رمل مثمن مخبون محذوف - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

کیا نہ ہوگا ہمین دیدار پیمبر کا نصیب ❊ کس لئے دیکھتے ہین خواب پریشان افسوس

کیون تصور نہ بندھا دلمین گلِ عارض کا ❊ نہوا کیون مرا شاداب گلستان افسوس

نہوا شربتِ دیدار نبی کا حاصل ❊ نہ گئی کچھ بھی یہ بیماریِ ہجران افسوس

اے طبیبِ قلبی مجھپہ بھی ہو لطف و کرم ❊ درد دل کا کہین ملتا نہین درمان افسوس

ہند مین چین نہین ہے کسی صورت مجھکو ❊ شوق یثرب مین مجھے گھر بھی ہے زندان افسوس

شغل کیون نعتِ مقدس کا نہین رکھتے ہین ❊ وقت کھوتے ہین عبث اپنا سخندان افسوس

یہی حسرت ہے کہ کچھ لکھ نہ سکا وصفِ نبی ❊ طے ہوا مجھ سے نہ یہہ نعت کا میدان افسوس

کیون دکھایا نہ مجھے روضۂ حضرت اے چرخ ❊ نہ بھرا کیون گلِ مقصود سے دامان افسوس

کیون بلاتے نہین ابرار کو اے عقدہ کشا
کیون نہین ہوتی ہے مشکل مری آسان افسوس

نہ شب کو چین نہ دنکو کبھی قرار افسوس ❊ کیا ہے یادِ نبی نے یہہ بے قرار افسوس

کھلا نہ غنچۂ دل ہجرِ مصطفےٰ مین مرا ❊ تمام ختم ہوا موسمِ بہار افسوس

نبی کے عشق مین کیا حالِ دل سنائین ہم ❊ تڑپ رہا ہے یہہ سینہ مین برق وار افسوس

تمام عمر بسر ہجرِ مصطفےٰ مین ہوئی ❊ نہ دیکھا جلوۂ رخسار ایک بار افسوس

وہ ناتوان ہون کہ عشقِ نبی مین بعد فنا ❊ زمین سے اوٹھ نہین سکتا مرا غبار افسوس

دعامین کچھ تو اثر اے شہِ امم ہوتا
اگر نہوتا مین ایسا گُناہ گار افسوس

خیال شوقِ زیارت ہے دلنشین ہردم
شبِ فراق ستاتی ہے بار بار افسوس

چھوڑا ہے مجھے بہ حُسرا مے حضرت
ہوا ہون شیرِ غم و رنج کا شکار افسوس

نہ اوس جناب کا مین قابلِ قبول ہوا
یہہ عمر مُفت مین ضائع ہوئی ہزار افسوس

الٰہی مجکو مدینہ تک اب تو پہونچا دے
ہوئی ہے ہند کی اُلفت گلے کا ہار افسوس

جہان مین کچھ بھی نہ دیکھا سمجھ لو اے ابرار
حبیبِ حق کا نہ دیکھا اگر دیار افسوس

ردیف الشین معجمہ

بُلبل نہین ہون مین کہ ہو گلزار کی تلاش
مجھ کو مدینے کی ہو خس و خار کی تلاش

یون حشر مین ہے سیدِ ابرار کی تلاش
دل سوختہ کو جیسے ہو دلدار کی تلاش

دیکھو اثر شفاعتِ خیر الانام کا
بخشش کو ہے ہر ایک گنہگار کی تلاش

اُمت کو اپنے حشر مین ڈھونڈینگے یون جناب
جیسے طبیب کو کسی بیمار کی تلاش

رضوان کو ہے بہشت مین تعظیم کیلئے
مداح حضرتِ شہِ ابرار کی تلاش

بیوجہہ حشر مین نہین گھبرائے پھرتے ہین
ہے عاصیون کو احمدِ مختار کی تلاش

اس درجہ شوق عزم مدینہ کا دل مین ہے
رہبر کا ہے خیال نہ رہوار کی تلاش

امداد چاہتا ہون مین اوسدم حضور سے — جسوقت ہوگی کافر و دیندار کی تلاش

کانون کو جستجوئے حدیث جناب ہے — اور چشم کو ہے مصحف رخسار کی تلاش

وصف دہان پاک کی ہے فکر رات دن — ہے مجھکو درج گوہر اسرار کی تلاش

کیا ہے کہ آج رحمت خالق کو حشر مین
سب شاعرون سے بڑھکے ہے امیرؔ کی تلاش

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف - مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

کب روئے نبی کی ہو مجھے یاد فراموش — ہوتا ہے کہین حسن خدا داد فراموش

فرماتے تھے حضرت یہی اصحاب سے ہر دم — اللہ کی بندے کو نہو یاد فراموش

وہ یاد پیمبر نے کیا ہے مجھے مدہوش — ہے دیکھے مرے عالم ایجاد فراموش

بھیجون مین سلام اور درود آپ پہ ہر دم — دل سے نہ الٰہی ہون یہ اوراد فراموش

گردش نے ترے مجھ کو دکھایا نہ مدینہ — اے چرخ نہ ہوگی تری بیداد فراموش

کس طرح سے مداح کو بھولینگے ملائک — کرتے ہین اسیرونکو کہین آزاد فراموش

گل کی نہ رہی یاد رخ پاک کے آگے — دیکھا جو وہ قد ہوگیا شمشاد فراموش

نعت نبوی ہے سبب راحت عالم — زنہار نہوا اے دل ناشاد فراموش

لازم ہے مسلمانون کو ذکر شہ عالم — سلطان رسالت کی نہو یاد فراموش

جبریل کو کیون یاد پیمبر کی نہ رہتی — شاگرد کو ہوتا نہین اوستاد فراموش

وہ حالِ دلِ زار ہے یادِ نبویؐ مین
ابرار کو ہے عالم ایجاد فراموش

نبیؐ کے عشق مین مجھ کو نہ تھا ہوش
جو دیکھا روئے حضرتؐ آگیا ہوش

وہ جلوہ ہے رُخِ نورِ خدا مین
حواس اوس پر تصدق مین فدا ہوش

نظر آیا ہے کس کا روئے روشن
الٰہی میرے سر سے کیا ہوا ہوش

ملک شیدا ہون جب روئے نبیؐ پر
رہین کیونکر بھلا میرے بجا ہوش

فلک پر مہر و مہ ہوتے نکیون محو
شبِ معراج مین کسکو رہا ہوش

جو پہونچا اوس کلائی تک تصور
نہ ہاتھ آیا پھر ایسا گم گیا ہوش

دہانِ پاک حضرت کو جو دیکھا
عدم کے پردے مین جاکر چھپا ہوش

تجلی دیکھکر روئے نبیؐ کی
برنگِ طور میرا جل گیا ہوش

جو دیکھا شمع رخسارِ نبیؐ کو
فدا ہونے کو پروانہ بنا ہوش

یہہ کس نے خواب مین جلوہ دکھایا
اوڑاکر کون میرا لے گیا ہوش

لکھی اشعار نعتِ مصطفےؐ امین
جب اس ابرار کو آیا ذرا ہوش

در بحر ہزج مسدس مقصور - مفاعیلن مفاعیلن فعولن

ردیف الصاد مہملہ

در بحر ہزج مسدس مقصور — مفاعیلن مفاعیلن فعولن

تمھین ہوئے نبیؐ نورِ خدا خاص   تمھین ہو رازدارِ کبریا خاص
تمھین ہو مہرِ برجِ اصطفا خاص   تمھین ہو ماہِ اوجِ ارتضا خاص
توسل ہے گنہگارونکو تم سے   تمھین ہو شافعِ روزِ جزا خاص
ہمین راہِ ضلالت سے بچایا   خدا کی راہ کے ہو رہنما خاص
درِ خاکِ جنابِ سرورِ دین   ہمارے دردِ سر کی ہو دوا خاص
نہ لیگا مُفت بھی وہ تاج شاہی   جو ہوگا آپکے در کا گدا خاص
عیان ہے روئے تابانِ نبیؐ مین   وہ دیکھو جلوہ نورِ خدا خاص
عبث ہے جستجوئے دولت و زر   درِ خاکِ نبیؐ ہے کیمیا خاص
جو کوئی جان نثارِ مصطفےٰ ہے   اوسی کے حق مین ہی فضلِ خدا خاص
جہان پر نور ہے فیضِ قدم سے   وہ ہے نور الہدا بدر الدجیٰ خاص

بلالین پاس اس ابرار کو آپ
میرے دلکا یہی ہے مدعا خاص

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف — مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

عشقِ نبی نے دلکو بنایا سرائے حرص   اب کس طرح بیان کرون مین ثنائی حرص
یہہ خود مرض ہے جملہ مرض کیلئے دوا   جز عشقِ مصطفےٰ کے نہین ہی دوائے حرص
جنت کو بھی نہ جاؤنگا اوٹھکر یہانسے مین   بیٹھا ہون توڑ کر درِ حضرت پہ پائے حرص

جھگڑوں سے چھوٹ جائینگے شیدائی مصطفےٰ
کردیگا چاک پنجۂ وحشت قبائے حرص

کھایا تمام عمر غم عشق احمدی
لیکن گئی نہ دل سے مری اشتہائے حرص

اب دلمین سیر کوشے بتانکی ہوس نہین
عشق جناب ہوگیا زنجیر پائے حرص

پھرتا ہون کوبکو مین مدینہ کی شوق مین
گردش دکھا رہی ہے مجھو آسیائے حرص

کرتے نہین ہو کیون ہوس دید مصطفےٰ
کیون ہوگئے ہو دوستو تم آشنائے حرص

پائے اگر یہہ خاک در پُرنور کبریا
پھینکیگا کی دل سے مُہوّس مٹائے حرص

ہر دم یہی ہوس ہے کہ یثرب کو جائیے
شوق مدینہ مین ہے یہہ دل مبتلائے حرص

ابرار نعت کی ہے ہوس اسقدر مجھے
ہے آرزو کہ دل سے مرے یہ نجائے حرص

کیا کہوں مین جو پیمبر سے ہے اپنا اخلاص
رکھے کیا دوسرے سے یہ دل شیدا اخلاص

خواب مین شکل دکھاتی ہے مجھے حضرت نے
اپنے بیمارون سے رکھتا ہے مسیحا اخلاص

وقت رحلت کے جو غم تھا وہ ہمارا غم تھا
اپنی امت سے پیمبر کو ہے ایسا اخلاص

روح کی طرح رگ دل مین بھری ہے اُلفت
عشق حضرت نے بنایا ہے سراپا اخلاص

بخت نے مجکو مدینہ نہ دکھایا ابتک
حیف کچھ بھی تو نہ کام آیا ہمارا اخلاص

آپسے اُلفت صادق ہے مناسب سبکو
دل مومن مین ہے لازم کہ ہو سچا اخلاص

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
طیبہ

جب تک الفت نہ پیمبر سے ہو کامل کیا ہو — کام آیا ہے کسی کے کہین جھوٹا اخلاص

یون پیمبر سے بھی الفت ہی روا امت کو — جس طرح رکھتی تھی یوسف سی زلیخا اخلاص

قبر مین بھی ہے مجھے ورد درود و سلام — بعد مردن بھی تو حضرت کا نہ چھوٹا اخلاص

شغل ہے مدِ نظر نعت رقم کرنے کا — اب مرا مرتبہ تو صدق کو پہونچا اخلاص

نعت لکھے سید ابرار کی ابرار مدام — رات دن مجھ سے یہ رکھتا ہے تقاضا اخلاص

ردیف الضاد معجمہ

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور — مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

عشقِ رخِ نبی مین گلستان سے کیا غرض — شیدائے لب کو لعل بدخشان سی کیا غرض

زلفِ رسولِ پاک مین اولجھا ہی دل مرا — اب مجکو سیر سنبل و ریحان سے کیا غرض

تشنہ ہون مین تو شربتِ دیدار پاک کا — اے خضر تیرے چشمۂ حیوان سے کیا غرض

جو بارگاہِ مصطفوی کا غلام ہے — اوس کو خیال ملک سلیمان سے کیا غرض

ہم ہین اسیر سلسلۂ کاکلِ نبی — ہمکو کسی کی زلفِ پریشان سے کیا غرض

یادِ شہِ زمان مین سراپا فغان ہون مین — ہر بال تن کا نے ہے نیستان سے کیا غرض

کھاتے ہین ہم مدینہ کے خرمائے تر مدام — جنت کی ہمکو نعمت الوان سے کیا غرض

نورِ خدا کا جلوہ ہماری نظر مین ہے — ہمکو خیال روے حسینان سی کیا غرض

ہر دم زبان پہ قصۂ عشقِ رسول ہے
اب داستانِ یوسفِ کنعان سے کیا غرض

شیدائی ہون مین اوس رخِ خورشید رشک کا
اے آسمان ترے مہِ تابان سے کیا غرض

ابرار روئے نورِ خدا کے خیال مین
گریان ہین راتدن گلِ خندان سے کیا غرض

در بحرِ مجتث مثمن مخبون مقصور — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

رسولِ پاک کی اُلفت کا دلمین آئے مرض
الٰہی دل سے مرے آکے پھر نجائے مرض

نبیؐ کی دردِ محبّت کو دی جگہہ دل مین
بھری ہے سر مین مرے اسقدر ہوائے مرض

سدا علیل رہی یادِ چشمِ حضرت مین
ہماری چشم پہ ٹھیک آئی ہے قبائے مرض

نبیؐ کی یاد نے بیہوش کر دیا ہمکو
بیان کیجئے کس طرح ماجرائے مرض

دیا ہے عشقِ حبیبؐ مین عافیت نے جواب
نظر نہین مجھے آتا ہے اب سوائے مرض

دکھا دو مجھکو کبھی للہ خواب مین جلوہ
تمھارا شربتِ دیدار ہو دوائے مرض

نبیؐ کی دردِ محبت مین آب و دانہ چھٹا
سوائے خونِ جگر کے نہین غذائے مرض

ازل سے طالبِ دردِ ولائے حضرت ہون
مجھے بنایا ہے اللہ نے برائے مرض

ہے دردِ عشق پیارا حبیبِ خالق کا
خدا سے اس لئے کرتا ہون التجائے مرض

جو امتی مجھے کہدو تو ہو ابھی آرام
تمھاری جنبشِ لب ہو مجھے شفائے مرض

دعا ہے اپنی کہ عشقِ جناب والا مین
رہے مدام یہ ابرار مبتلائے مرض

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن - در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

رنگِ رُخِ نبیؐ مین ہے جوشِ بہار فیض
سمجھا ہے دل جلوون نے کہ ہو لالہ زار فیض

کیا کیا نہ خلق مین گُلِ جود و کرم کھلی
انگشت دست پاک نبی شاخسار فیض

دریا تمام خُشک ہون روے زمین پر
جاری اگر نہ آپ کی ہو آبشار فیض

لُطفِ نبیؐ ہے قاضی حاجات کائنات
چشم امل کا سرمہ بنا ہے غبار فیض

سلطان کیون نہ آپ کے در کے گدا بنین
کیون ہو نہ طائرِ دلِ عالم شکار فیض

یوسُف کو چاہ حُسن رُخ باصفا کی ہے
عیسےٰ فدائے لُطف ہین موسیٰ نثار فیض

ذاتِ جناب پاک ہے اک گلشن کرم
قد آپ کا ہو سرو لبِ جوئبار فیض

کچھ بھی بجز نبیؐ کے کسیکو شرف ملا
رکھا خُدا نے آپ پہ دار و مدار فیض

جیتے ہین آپ عرصہ جود و نوال مین
ایسا ہوا ہے کوئی بھلا شہسوار فیض

جب سے قدم حضور کا آیا جہان مین
گلزار کائنات مین آئی بہار فیض

چشم کرم ادھر بھی ہو للہ ایکبار
ابرار بھی ہے آپ سے امیدوار فیض

ردیف الطاء مہملہ

یون ہے خُدا کو اپنے پیمبر کی احتیاط
ہو جیسے باغبان کو گُل تر کی احتیاط

وصفِ قدِ رسولؐ سے غافل ہے کسلیے
کیون باغبان کو ہے صنوبر کی احتیاط

پہونچا سکے نہ آپ کو کفار کچھ گزند
منظور تھی خدا کو پیمبر کی احتیاط

نعتِ جناب پاک مین دُنیا کا غم نہین
کافی ہے مجھکو خالقِ اکبر کی احتیاط

رکھتا ہون دلین یا دلبِ سیّد انام
رہتی ہے تلخ کام کو شکر کی احتیاط

یادِ نبیؐ سے خانۂ دل کو بسائیے
ہر آدمی کو چاہیئے ہے گھر کی احتیاط

دن رات نعت پاک کے لکھنے کا شغل ہے
ہُشیاری مال کی نہ نہین زر کی احتیاط

دندان مصطفٰے کا ہے کیون نہ ہمکو عشق
جو جوہری ہین کرتے ہین گوہر کی احتیاط

باہر ہے اختیار سے عشق رسول مین
ہوسکتی اب نہین دلِ مضطر کی احتیاط

اُمت پہ اس لئے ہے ترحم جناب کا
سردار کو ضرور ہے لشکر کی احتیاط

گوہر سخن کا حق نے دیا ہے تو نعت لکھ
ابرار تجھکو چاہیئے گوہر کی احتیاط

دیکھ کر یوسف کو کرتی تھی زلیخا غم غلط
نعت لکھ کر ہم کیا کرتے ہین اپنا غم غلط

ذکر سلطان دو عالم سے تھے ہر دم شادمان
کرتے تھے اسکندر و جمشید و دارا غم غلط

یارسول اللہ مجھکو بھی دکھا دو روئے پاک
صفحۂ دل سے کرو میرے خدارا غم غلط

یا الٰہی دولتِ دیدار اونکی مجھکو دے
جنکا ہے نظارۂ روئے مصفا غم غلط

آگئے ہین تنگ ہم جور و جفائے چرخ سے
سینۂ پرغم سے ہو جائے ہمارا غم غلط

آپ کے مداح کو ہو فکرِ دُنیا سے نجات
یا رسول اللہ سب ہو میرے دلکا غم غلط

ہو رُخ گلفام حضرت کا جو نظارہ نصیب
میری خاطر سے ابھی ہو جائے سارا غم غلط

آپ کا دیدار ہے مفتاحِ عیش جاودان
ابروئے حضرت کا کرتا ہے اشارا غم غلط

آپ ہین مشکلکشائے دو جہان ای نورِ حق
اس گدا کا بھی تو اب ہو جائے شاہا غم غلط

یاد حضرت مین اوٹھائین کیون نہ ہم طوفان اشک
سُنتے ہین کرتی ہے سیر موج دریا غم غلط

شادمان اللہ کردیگا طفیل نعت پاک
کس لئے **ابرار** گھبرائے ہو ہو گا غم غلط

ردیف الظاء

در بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہر مسلمان کو روا ہے نامِ نامی کا لحاظ
مرسلون کو جیسے تھا ذاتِ گرامی کا لحاظ

ہند سے مجھ کو بلایا ہے رسول اللہ نے
کیون نہ ہو مولیٰ کو بندے کی غلامی کا لحاظ

مومن اوس کو کہہ نہین سکتے کسی صورت سے ہم
جسکو حضرت کی نہین معجز کلامی کا لحاظ

جام کوثر اپنے مداحون کو بخشینگے جناب
روز محشر کیا ہو مجھ کو تشنہ کامی کا لحاظ

اس جگہ با صد ادب تجھکو گذرنا چاہئے
رکھ صبا خاکِ در خیر الانامی کا لحاظ

آگے رکھ سکتے نہ تھے روح الامین بھی اک قدم
کرتے تھے خیر الوریٰ کی خوش خرامی کا لحاظ

مرتے دم میری زبان پر ہو گا نامِ مصطفےٰ
کیون کرون نزع روانکی تلخ کامی کا لحاظ

تھی حفاظت آپ کو اُمت کی یون مدِّ نظر
جس طرح ہوتا ہے ہر بینا کو اعمیٰ کا لحاظ

دوڑتے جاتے تھے حضرت کے جلو مین ملک سب
تھا بُراقِ مصطفےٰ کی تیز گامی کا لحاظ

نعتِ اقدس سے سخن مین کیا حلاوت آگئی
شاعرون کو ہے مری شیرین کلامی کا لحاظ

پختہ کارانِ ادب لکھ سکتے ہین نعتِ رسول
چاہیئے ابرار تجھکو طبع خامی کا لحاظ

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

کچھ سُنا دے تو مجھے ذکرِ پیمبر واعظ
یادِ حضرت مین مرا دم ہے لبون پر واعظ

لکھتے ہین نعت مقدس کو بتعظیم تمام
پرِ جبریل کا ہم خامہ بنا کر واعظ

صفتِ شانہ سے عشقِ نبوی مین دل چاک
صورتِ آئینۂ ذرات ہون ششدر واعظ

شافعِ حشر کا مداح مین کہلاتا ہون
کیا سُناتا ہے مجھے قصۂ محشر واعظ

وصفِ دندانِ پیمبر جو رقم کرتا ہون
نقطے بنجاتے ہین ہر شعر کے گوہر واعظ

ذکر حورون کا وہ کیا دل سے سُنے گا شیدا
جس نے دیکھا رُخِ پُرنورِ پیمبر واعظ

قدِ حضرت سے کہ سروِ چمنِ قدرت ہے
باغِ جنت مین کہان ایسا صنوبر واعظ

گلِ فردوس کا کیا وصف سُناتا ہے مجھے
کچھ بیان کر صفتِ روئے پیمبر واعظ

ہوگیا سُنکے ثنائے رُخِ رنگین نبیؐ
مثلِ بوئے گلِ تر جامہ سے باہر واعظ

حشر مین قامتِ حضرت کا پڑھونگا خُطبہ
شاخِ طوبیٰ کو بناؤنگا مین منبر واعظ

نعت لکھنے سے کہان پاتا ہی فرصت ابرار
کہئے پھر وعظ سنے آپکا کیونکر واعظ

ردیف العین

در بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

تھے جم و فغفور و قیصر آپ کے در پر رجوع — یہہ تو کیا شاہان عالم رکھتے ہین یکسر رجوع

کیا شب میلاد حضرت کی کرون شوکت بیان — آسمان سی ہو گئی سوئے زمین اختر رجوع

سائل فیض تکلم عہد طفلی مین رہا — جانب مہر رسالت تھا مہ انور رجوع

از پئے تحصیل تنویر آپ کے در کی طرف — صبحدم مثل گدا تھا خسرو خاور رجوع

بارگاہ حق مین حضرت سے شفاعت کیلیئے — حشر کے دن لائینگے ہر ایک پیغمبر رجوع

آستان بوسی حضرت سے ہی فخر جبرئیل — جان و دل سے اونکی خدمتمین ہو کیونکر رجوع

یون مرادل طالب حب رسول اللہ ہے — مفلسون کو جسطرح ہوتی ہے سوئے زر رجوع

جوش الفت سے ستون کیونکر نہ گریان ہو بھلا — آپ بہر خطبہ ہون جسدم سوئے منبر رجوع

صورت قبلہ نما شوق زیارت مین بنا — روضۂ اقدس کی جانب ہی دل مضطر رجوع

آرزوئے سجدہائے آستان پاک مین — راتدن رکھتا ہے دیکھو گنبد اخضر رجوع

یا شہ ابرار یہہ ابرار بھی ہمراہ ہو
تشنہ کامونکی ہو جسدم جانب کوثر رجوع

پیش خدا بنینگے حبیب خدا شفیع	ہونگے ہمارے شافعِ روزِ جزا شفیع
بخشا خدا نے تاجِ شفاعت جناب کو	سب عاصیون کے حشر مین ہین مصطفیٰ شفیع
تخصیص نیک و بد کی نہوگی کسیطرح	ساری خدائی کے ہین رسولِ خدا شفیع
عالم کو روزِ حشر ہے امید مغفرت	ہونگے جنابِ پاک باذنِ خدا شفیع
لیکر چلینگے جب پئے وزنِ عمل ملک	او سدم گناہگار پکارینگے یا شفیع
محشر کے دن یہہ عرض کرینگے رسولِ پاک	خالق مرے جو تو نے کیا ہے مجھے شفیع
میری یہہ ہے خوشی کہ امّت کو بخش دے	ورنہ مین اور کس لئے اس دن بنا شفیع
اب کیا ہے خوف تابشِ خورشیدِ حشر کا	محبوبِ خاصِ خالقِ اکبر بنا شفیع
معذور ہون گے حشر مین آدم سے تا مسیحؑ	شاہا نہ ہوگا کوئی تمھارے سوا شفیع
اُمّت کی یاد مدِ نظر تھی دمِ وفات	بھولیگا کس طرح سے مجھے وہ مرا شفیع

قطعہ

ابرار مدحِ پاک سے غفلت نچاہیئے
مداحون کے بنینگے شہِ انبیا شفیع

گُل سے مجھے عزیز زیادہ ہے خارِ شرع	شاداب باغِ دہر مین ہے لالہ زارِ شرع
تعمیل حکمِ سرورِ عالم کی چاہیئے	ارشادِ مصطفےٰ پہ ہے دار و مدارِ شرع
کیون مومنون کا غنچۂ خاطر نہ اب کھلے	چلتی ہے باغِ دین مین نسیمِ بہارِ شرع

در بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف . مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

در بحرِ مضارع مثمن اخرب ... مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

انوارِ معرفت ہین شریعت مین جلوہ گر
ہے اہلِ دین کے چشم کا سُرمہ غبارِ شرع

فیضِ ظہورِ سرورِ کون و مکان ہے یہہ
مجکو جو یہہ ملا گہرِ آبدارِ شرع

ہے اہلِ دین کے واسطے مژدہ بہشت کا
جنت کی ہے نسیم ہوائے دیارِ شرع

دیکھے گا اوجِ دین ہمیشہ جو اک نظر
کردیگا چرخ گوہرِ انجم نثارِ شرع

اللہ کی پناہ مین ہے دینِ مصطفےٰ
محفوظ ہے ہدم سے بنائے حصارِ شرع

دل سے ہے نثار عارض و زلفِ محمدی
ہے اس لئے پسند مجھے لیل و نہارِ شرع

پرہیزگار ڈھونڈتے ہین منزلِ صفا
جو پاک دل ہین ہوتے ہین وہ خواستگارِ شرع

ابرار مدح سیدِ ابرار کر رقم
مضمون نعت کا ہے گُلِ نوبہارِ شرع

ردیف الغین معجمہ

نعت کے نقطے بنے ہین اپنے دیوانین چراغ
ہینے یہہ روشن کئے ہین قصرِ ایمانین چراغ

تھی شبِ میلادِ حضرت ہر طرف سے یہ صدا
وہ ہوا روشن رواقِ صنعِ یزدانین چراغ

نسبتِ دندانِ حضرت سے گہر ہے آبدار
لعل نے لب سے جلائے ہین بدخشانین چراغ

یاد آتا ہے فروغِ عارضِ نورِ خدا
اشک خونی کا ہے قطرہ چشمِ گریانین چراغ

دل ہے سوزان آتشِ لبِ نبی کی یاد مین
ہے طلسمِ تازہ یہہ روشن ہے [illegible] چراغ

درگرہ بحر رمل مثمن محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

عکس رخسارِ نبیؐ سے ہوگیا روشن چمن
گل نہین یہ جلوہ گر ہے صحن بستان مین چراغ

پڑگیا ہے عکس کیا دندانِ حضرت کا کہین
قطرہ قطرہ بنگیا ہے ابر نیسان مین چراغ

یہہ بھی اک فیضِ حبیبِ کبریا کا ہے فروغ
بنگئی انگشتری دستِ سلیمان مین چراغ

خانۂ دین ہوگیا روشن رسول اللہ سے
نام پاکِ مصطفےٰ کا قصرِ قرآن مین چراغ

روشنی لولاک کی ہے ہرطرف آفاق مین
ذات اقدس آپکی ہے دار امکان مین چراغ

خانۂ تن کیون نہ اے اسرار روشن ہو مرا
اُلفتِ حضرت نبی کا شانۂ جان مین چراغ

در بحر رمل مثمن محذوف۔ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

گرد ہے پیشِ رُخِ انور گلِ تر کا فروغ
قامتِ حضرت کے آگے کیا صنوبر کا فروغ

جز محمدؐ کسکو خالق نے بلایا اپنے گھر
خلق مین ایسا ہوا ہے کس پیمبر کا فروغ

دار فانی مین نہ کیون اندھیر ہو بعدِ نبیؐ
صاحبِ خانہ سے ہوتا ہے ہراک گھر کا فروغ

رشکِ خوشبو سے ہوا ہے مشکِ اذفر روسیاہ
زلفِ حضرت کے مقابل کیا ہو عنبر کا فروغ

گوہرِ دندانِ حضرت دیکھے ہین معراج مین
کیا سمائے دیدۂ گردون مین اختر کا فروغ

جس نے دیکھا آپکو صلِ علیٰ کہنے لگا
کس زبان سے ہو بیان روئے منور کا فروغ

انبیا کس طرح جائین پیش حق بے مصطفےٰ
سچ ہے بے سردار کے کیونکر ہو لشکر کا فروغ

خاک درگاہِ نبیؐ خود غیرتِ اکسیر ہے
چشم حضرت مین بھلا کیا دولت و زر کا فروغ

ہے زوالِ روحِ اُلفت مین کمال زندگی | یادِ حضرت مین ہے رونا دیدۂ تر کا فروغ
انبیاؤن مین محمدؐ کا تھا یون رتبہ بلند | جس طرح تھا بادشاہون مین سکندر کا فروغ

نعت سے ابرار روشن ہوگئی بزمِ مراد
اور کیا ہوگا ترے شمعِ مقدر کا فروغ

ردیف الفاء

در بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بیقراری ہے کہ جاؤن کب مدینے کی طرف | جلد پہونچا دے مجھے یارب مدینے کیطرف
دیکھتا ہے روز شب سوئے مزارِ مصطفےٰ | دیدۂ مہر و مہ و کوکب مدینے کیطرف
ہونگا مین جاروب کش مثرگان سے اوس درگاہ کا | بخت لیجائیگا مجکو جب مدینے کیطرف
آرزو آنکھونکی ہے دیکھین درِ سلطانِ دین | دل مرا کہتا ہے چلئے اب مدینے کیطرف
صبر و آرام و قرار و ہوش و عقل و جان و دل | مجھسے پہلے چل بسے یہ سب مدینے کیطرف
اوس گُلِ باغِ رسالت سے مرا کہنا سلام | اے صبا تیرا گذر ہو جب مدینے کیطرف
حشر کے دن بھی نہین جاؤنگا سوئے خلدِ برین | ہے مرا مقصود اور مطلب مدینے کیطرف
روضۂ انور کا ہے شوق زیارت اس قدر | سوتے ہین مُنہ کرکے ہم ہر شب مدینے کیطرف
یا الٰہی پھر نہ پھیرے مُنہ کبھی یہ سوئے ہند | جب روانہ ہو مرا مرکب مدینے کیطرف
وائے قسمت جاتے ہین ہر سال صدہا کاروان | دیکھئے ہو میرا جانا کب مدینے کیطرف

اس دلِ گم گشتہ کی ابرار کیون ہو جستجو
وہ روانہ ہوچکا اغلب مدینے کیطرف

ہو رقم احمدؐ مختار کی کیونکر تعریف — ہے مرے حیطۂ تحریر سے باہر تعریف

دیکھکر رفعتِ جاہِ شہِ لولاک لما — کرتے تھے قیصر و فغفور و سکندر تعریف

خلد مین جانے سے روکیگا جو رضوان مجکو — راضی کرلونگا مین حضرت کی سُناکر تعریف

دیکھکر قامتِ سروِ چمنِ قدرتِ حق — باغ فردوس مین کرتا ہے صنوبر تعریف

کچھ زمین پر نہین انسان ہی مداح نبیؐ — ہر ملک کرتا ہے حضرت کی فلک پر تعریف

اوسکی توصیف مین عاجز ہی بشر کا ادراک — جسکی خود آپ کرے خالق اکبر تعریف

جب سے دیکھا شبِ معراج مین حسنِ نبویؐ — حورین جنت مین کیا کرتی ہین اکثر تعریف

وصف حضرت سے ہے کہین نطق و بیانسے باہر — نہین ممکن جو کرے کوئی سخنور تعریف

خلد مین کرتے ہین تعمیر مکان اپنے لئے — ہم جو لکھتے ہین یہ حضرت کی برابر تعریف

حمد کے بعد ہے خطبہ مین صفت حضرتکی — حشر تک آپکی ہوئیگی سراسر تعریف

کیون نہ ابرار کرین وصف ملائک میرا
شہ ابرار کی ہے میری زبان پر تعریف

یون نظر ہے روضۂ محبوبِ یزدان کی طرف — جیسے مائل چشم بلبل ہو گلستان کی طرف

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

چھوڑ کر کیونکر مین جاؤن کوچہ حضرت کہین
پاؤن اب بڑھتا نہین ہے باغ رضوان کیطرف

ولولہ جوشِ جنونمین پھر اسیری کا ہوا
دل چلا ہے پھر نبیؐ کی زُلف پیچان کیطرف

نقش پائے مصطفےٰ کا جب خیال آیا مجھے
رات بھر تکتا رہا ماہِ درخشان کی طرف

پھر بڑھی وحشت جنابِ مصطفےٰ کے عشق مین
لیچلا ہے پھر جنون مُجکو بیابان کی طرف

یاد آتے ہین جو رخسارِ نبیؐ گلزار مین
دیکھ کر روتا ہون مین گلہائی خندانکی طرف

مین پیاسا شربتِ دیدارِ پیغمبرؐ کا ہون
جاؤن کیا اے خضر تیرے آبحیوانکی طرف

حق نے بخشا ہے وہ جلوہ عارضِ پُرنور کو
ماہ تابان کی نظر ہے رُوئے تابان کی طرف

ملگئی جسکو گدائی آپ کے درگاہ کی
وہ نجائیگا کبھی ایوانِ خاقان کی طرف

جانبِ حضرت نظر ہے اس طرح مایل مری
دیکھتا ہے جسطرح درویش سلطانکی طرف

جب اوٹھونگا قبر سے ابرار روزِ حشر کو
دوڑتا جاؤنگا مین محبوب یزدان کی طرف

ردیف القاف فوقانیہ

مجھ کو نہین ہے جنّت ماوا کا اشتیاق
دل مین بھرا ہے یثرب و بطحا کا اشتیاق

اللہ کو بھی تھا شبِ معراج کس قدر
اپنے حبیب سیّدِ والا کا اشتیاق

اکسیر کی نہین ہے مہوس ہوس مجھے
ہے مصطفےٰ کی خاک کفِ پا کا اشتیاق

ٹھوکر سے جس نے سیکڑون مُردے جلادیے
ہوکیون نہ مجھ کو ایسے مسیحا کا اشتیاق

ہے دلمین میرے عشق حبیبِ خدا کا داغ
پھر کیا ہو سیرِ لالہ صحرا کا اشتیاق

سودا ہے سر مین اور دلِ مضطر مین پیچ و تاب
یارب ہے کسکی زلف چلیپا کا اشتیاق

مدِ نظر ہے چشم رسولِ خدا کی دید
آنکھون کو کیا ہو نرگس شہلا کا اشتیاق

دیکھین اگر کہین قدِ بالاے مصطفٰے
حورونکو خلد مین نہو طوبٰے کا اشتیاق

یون منتظر ہون جلوۂ روے رسولؐ کا
بلبل کو جیسے ہو گلِ رعنا کا اشتیاق

اللہ جلد بندۂ ناچیز کو دکھائے
دلمین بھرا ہے مرقدِ مولا کا اشتیاق

ابرار لغت سید والا کی کر رقم
تجھ کو اگر ہے عالم بالا کا اشتیاق

دلمین اپنے ہے حبیب خالق اکبر کا عشق
خاتمِ جان کا نگین ہے مصطفٰی کے در کا عشق

رات بھر رہتا ہے مصروفِ زیارت خواہ مین
اس قدر دل مین بھرا ہے روضۂ انور کا عشق

آپکے لبہاے شیرین کا سُنا ہے جب سے وصف
ترک رضوان نے کیا ہے چشمۂ کوثر کا عشق

چین دم بھر تھا نہ جبریلِ امین کو چرخ پر
تھا ملک کو اس قدر کونین کے سرور کا عشق

نورِ دندان نبیؐ کا وصف شاید سُن لیا
اب صدف کو بھی تہِ دریا نہین گوہر کا عشق

اُلفت نور خدا تکمیل ہے ایمان کی
وسمۂ ابروی دینِ حق ہے پیغمبر کا عشق

قبر کی ظلمت میری عین تجلی بن گئی
ہو لیا رشکِ یدِ بیضا رخِ انور کا عشق

شادمان ہو کر کیا ہے جان و مال اپنا نثار
جز صحابہ کون کر سکتا ہے پیغمبر کا عشق

مولدِ حضرت ہے بیت اللہ چلکر دیکھیے
خانۂ دل مین سمایا ہے خدا کے گھر کا عشق

لیلۃً رات بھر اسکی نظر رہتی ہے نیّرین کیطرف
ماہِ تابان کو ہے نقشِ پائے پیغمبر کا عشق

خوفِ روزِ حشر اے ابرار اُنکو مطلق نہین
جس کے دل مین ہو جنابِ شافعِ محشر کا عشق

ردیف الکاف

در بحر رمل مسدس محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اے حبیبِ کبریا روحی فداک
اے شہِ ہر دو سرا روحی فداک

مقتدائے انبیا روحی فداک
پیشوائے اصفیا روحی فداک

آپ کا ہے آستانِ عالیہ
مرجعِ شاہ و گدا روحی فداک

دیکھ کر صورت خدا نے آپ کی
خود کہا صلّ علیٰ روحی فداک

درد و غم سے جان بلب ہون یا رسولؐ
کیجیے میری دوا روحی فداک

آپ کی ہے ذات اقدس یا رسولؐ
شہنشاہِ ہدیٰ روحی فداک

مجھ کو رویا مین دکھا دو یا نبیؐ
وہ رخِ بدر الدجیٰ روحی فداک

ہون درِ والا کا مین جاروب کش
ہے یہ میرا مدعا روحی فداک

روضہ اقدس پہ آ کر یہ کہوں — مصطفٰے یا مجتبٰے روحی فداک
خانۂ حق کا دکھا دو راستہ — دو جہان کے رہنما روحی فداک

بخشوانا حق سے اس ابرار کو
شافعِ روزِ جزا روحی فداک

در بحر رمل مثمن محذوف — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

روئے انور دیکھ کر جن و بشر حور و ملک — ہو گئے ہیں بیخبر جن و بشر حور و ملک
روضۂ والائے حضرت پر درود بیحساب — پڑھتے ہیں شام و سحر جن و بشر حور و ملک
یا الٰہی ہمکو حضرت کا دکھا دے روی پاک — کہتے ہیں با چشم تر جن و بشر حور و ملک
غیر ممکن ہے کہ ہو اک حرف دفتر سے رقم — وصف سب لکھیں اگر جن و بشر حور و ملک
اک نظر دیکھیں تو سو جانسے تصدق ہوں ابھی — وہ رُخِ رشکِ قمر جن و بشر حور و ملک
تک رہے ہیں آستان بوسی کی حیرت میں یہ سب — آپ کے روضہ کا در جن و بشر حور و ملک
دیکھ کر رُخسار حضرت کا جمالِ جانفزا — شیفتہ ہیں کسقدر جن و بشر حور و ملک
حامیِ دارین حضرت کو کیا اللہ نے — کیوں نہوں سب بیخطر جن و بشر حور و ملک
آستانِ پاک پر جاروب کش با صد ادب — رہتے ہیں آٹھوں پہر جن و بشر حور و ملک
آپکے در پر صبا کا بھی گذر ممکن نہیں — مجتمع ہیں اس قدر جن و بشر حور و ملک
روضہ پر [illegible] — [illegible] جن و بشر حور و ملک

ردیف لام

در بحر ہزج مثمن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

فروغِ نورِ خالق ہے لقائے احمدِ مرسل
رضائے حقتعالے ہے رضائے احمدِ مرسل

کیا جب عزمِ ظہور اپنے حبیبِ خاص کا حق نے
دو عالم ہوگیا محو لقائے احمدِ مرسل

تصور آپکا کیون چشم عالم مین نہو ہر دم
بنی یہہ مردمک ہے نقش پائے احمدِ مرسل

خدا خود آپ کا مداح ہے طٰہٰ و یٰسین مین
بشر سے غیر ممکن ہے ثنائے احمدِ مرسل

دلِ مومن مین کیونکر ہو نہ داغِ اُلفتِ حضرت
سویدا بنگیا نقشِ ولائے احمدِ مرسل

اسے کیا مغفرت کا خوف ہو روز قیامت مین
ہوا ہے جان و دلسے جو فدائے احمدِ مرسل

ہوس ابرار کے دل مین نہو اکسیر اعظم کی
اگر ہو دستیاب اب خاکپائے احمدِ مرسل

در بحر رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

لوحِ دل پر ہے رقم سیدِ ابرار کی شکل
جلوہ گر آنکھون مین ہے احمدِ مختار کی شکل

اِک نظر دیکھ لیا جب سے جمالِ حضرت
دلکو بھاتی نہین میرے کسی دلدار کی شکل

مرضِ ہجر ہو زائل ابھی صحت ہو جائے
وہ مسیحا جو کہین دیکھ لے بیمار کی شکل

ہوسِ سیر چمن عشق پیمبر مین نہین
لوحِ دل داغون سے ہے تختۂ گلزار کی شکل

پیشوائی کے لئے آتے ہین خوش ہو ہو کر
جب تلک دیکھتے ہین آپکے زوار کی شکل

اُمت احمدِ مرسل کی کرے گی تعظیم
مغفرت دیکھے گی جسوقت گنہگار کی شکل

عرصۂ حشر مین دور سے پہچانون گا
یاد ابرار کو ہے سید ابرار کی شکل

آستان ہے آپ کا گردون سے بالا یا رسولؐ
آپ ساحق نے کیا کوئی نہ پیدا یا رسولؐ

حق تمہین پہنائیگا تاجِ شفاعت یا رسولؐ
آسرا محشر مین ہے سب کو تمہارا یا رسولؐ

ہے سحابِ لطف سے ہمکو بہی ہر دم یہ امید
سبز ہو جائے مرا نخلِ تمنا یا رسولؐ

اختراس ذرہ کا چمکا دو خدا کے واسطے
خواب مین مجھکو دکہا دو روئی زیبا یا رسولؐ

ہمسرِ جبریل ہو جاؤن اگر دیدار ہو
اپنی آنکھون سے لگاؤن مین کفِ پا یا رسولؐ

ہند سے کس دن مدینہ کو طلب فرمائینگے
میرے دل کا مجھسے رہتا ہو تقاضا یا رسولؐ

شوقِ نظارہ ہے اس درجہ جمالِ پاک کا
مین سراپا بنگیا ہون چشمِ بینا یا رسولؐ

آپ کا مداح اب مجبور ہے لاچار ہے
آسمان ہے درپے آزار و ایذا یا رسولؐ

آپ کے ہے جلوۂ رخسار پر عالم فدا
کون ہے وہ جو نہین ہے دل سے شیدا یا رسولؐ

[illegible]ت بالا کا مجکو وصف کرنا ہے رقم
آپ نے ضوان سے منگا و [illegible] یا رسولؐ

کیجے ابرار پر بھی اب نظر الطاف کی
مدح پردازو نمین اک مین بھی ہون ادنی یا رسولؐ

[illegible] م کرتا ہون وصفِ شاہ ذیشان آج کل
رحمتِ خالق ہے میرے گھر [illegible]

[illegible]

شوقِ یثرب کا نمک پاشِ دلِ مجروح ہے
سینہ مین بےچین رہتی ہے مرے جان آج کل

عشق کس یوسف لقا کا جوش زن دل مین ہوا
ہو گیا ہے گہر مجھے مانند زندان آج کل

مجکو ہے وصفِ گلِ رخسارِ پیغمبر کا شغل
کیا کرون مین آرزوی سیرِ بستان آج کل

اس زمین مین بو رہا ہون مین نہالِ نعتِ پاک
کیون نہو شاداب میرا باغِ ایمان آج کل

دور ہو سب دردِ دل اپنا نہ کیون ایشاہِ دین
آپ کی چشمِ کرم ہے میری درمان آج کل

کیا سنی جان بخشیِ لبہاے حضرت کی صفت
پانی پانی رشک سے ہے آبِ حیوان آج کل

چشمِ حضرت کے تصور نے رولایا اس قدر
لوگ کہتے ہین اُٹھایا کسنے طوفان آج کل

اپنے سینہ مین بہرا ہے عشقِ رخسارِ رسولؐ
خانۂ خورشید ہے اپنا شبستان آج کل

زلفِ حضرت کا ہے میرے سر مین سودا اسقدر
حال رہتا ہے بہت اپنا پریشان آج کل

نعت مین ابرار کا سنکر کلام دل پسند
ہین ملک سارے فلک پر آفرین خوان آج کل

ردیف میم

در بحرِ مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف۔ مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن۔

تائیدِ بخت سے جو مدینہ کو جائین ہم
پہر جیتے جی ادہر سے ادہر کو نہ آئین ہم

خورشید و ماہ چرخِ برین پر ہون منفعل
جب وصفِ جلوۂ رخِ روشن سنائین ہم

حورون کی گفتگو ہے یہ ہر دم بہشت مین
چلکر مزارِ پاک پر آنکھین بچھائین ہم

گردش سے آسمان کی چھٹا دیجے حضور — جور و جفای چرخ کہانتک اٹھائین ہم

حق نعتِ پاک کا نہ ادا کچھ بھی ہو سکا — کیونکر پھر آکر آپکو صورت دکھائین ہم

ہے ارزو یہ اپنی کہ بنجائیے یہ مریض — کیا ہو کہ جامِ شربت دیدار پائین ہم

ہے ارزوے دل کہ پہونچکر مدینہ مین — گردن سلام کے لئے اپنی جھکائین ہم

رضوان کی خلد مین یہ تمنا ہے رات دن — چلکر دیار نور خدا کا بسائین ہم

اسرار غیب کے نظر آنے لگین ابھی — خاکِ مزار شہ کو جو سرمہ بنائین ہم

لکھنا ہے ہمکو اب کہ مصطفےٰ کا وصف — مضمون کوی ملک عدم جاکے لائین ہم

ابرار ہم کو لکھنا ہے نعت شہ امم
پر عقل کل کا پائین تو خامہ بنائین ہم

وصفِ چشمِ نبی سنائینگے ہم — خوب نرگس کو اب رولائینگے ہم

سو رہینگے درود پڑھ کر ہم — اپنی قسمت کو آزمائین گے ہم

نعت لکھکر صریر خامہ سے — طالعِ خفتہ کو جگائین گے ہم

عشق ابروے سرورِ دین مین — شمع کی طرح سر کٹائین گے ہم

در مرقد پر اپنے اشکون سے — آتشِ شوق کو بجھائین گے ہم

کیا مقدر مین تھا یہی حضرت — داغ پر داغ روز کھائین گے ہم

در بحر خفیف مسدس مخبون محذوف — ارکان فاعلاتن مفاعلن فعلن

عشق حضرت مین کھینچکر اک آہ / مشعلِ چرخ کو بجھا ئین گے ہم
یاد آتی ہین دیدۂ حق بین / چشم سے چشمہ اب بہائین گے ہم
آستانِ مزار سے اُٹھکر / خلد تک بھی نہ آئین جائین گے ہم
کچھ نہ بھیجا درود حضرت پر / کیا قیامت مین مُنہ دکھائینگے ہم

جانبِ ہند دیکھیو ابرار
جا کے طیبہ کو پھر نہ آئین گے ہم

وصف حضرت کا رقم کرتے ہین ہم / دعویِ اورنگِ جم کرتے ہین ہم
وصف لکھتے ہین شہ ابرار کا / علم کو اپنے علم کرتے ہین ہم
بہرِ تشبیہ عدوے شاہ دین / عزم اقلیم عدم کرتے ہین ہم
نعتِ حضرت مین بسر ہوتی ہے عمر / شکر حق کا دمبدم کرتے ہین ہم
چہرۂ پرنور حضرت کی صفت / صفحۂ دل پر رقم کرتے ہین ہم
بہرِ تسلیم مہِ انوار حق / مثلِ گردون پشت خم کرتے ہین ہم
لکھتے ہین جب وصف چشم مصطفے / شاخِ نرگس کو قلم کرتے ہین ہم
آپکے وصفِ دہن مین ہے سکوت / اس جگہہ گفتار کم کرتے ہین ہم
راہِ عشقِ سرورِ کونین مین / پاؤن کو ثابت قدم کرتے ہین ہم

دربحر رمل مسدس مخبون محذوف - فاعلاتن فعلاتن فعلن

ہر نفس لیتے ہین ہم نام رسول | اس طرح سے حفظ دم کرتے ہین ہم

کیون نہون ابرار مقبولِ خدا
مدحت شاہِ امم کرتے ہین ہم

ردیف نون

بطلع لکھا ہے وصفِ دندان پیمبر مین | ہوا ہے غوطہ زن ہر شعر میرا آبِ گوہر مین
ان کیا مین جو ہے جلوہ دندان سرور مین | نہ ایسی آب گوہر مین نہ ایسی تاب جوہر مین
لع اور لکھا ہے مینے اوصافِ لبِ مین | شنا ور ہو گیا ہے میرا خامہ حوضِ کوثر مین
ہم جان فزا جیسی ہے گیسوئے پیمبر مین | وہ نکہت مشک اذفر مین نہ وہ خوشبو ہی عنبر مین
تھی کہ وصف سبزۂ خط نبی سے لکھتے | چراتے آہوئے خامہ کو ہم صحرائے اخضر مین
دِ پاک حضرت آئینہ ہے ذات خالق کا | نظر آتا ہے نور کبریا رخسارِ انور مین
ن کیا ہو حلاوت ہے جو کچھ لبہائے شیرین مین | نہ مصری مین نہ شکر مین نہ ہے قند مکرر مین
ہے یادِ جناب سیدِ عالم عبادت سے | ہزارون بار نام پاک لیتا ہون مین دن بہر مین
ہے اونپر عاشق یا وہ خود عاشق خدا پر ہین | یہان تو عقل کل کی بھی پڑی ہے عقل چکر مین
ون کیا تیزی رفتار رہوار شہ عالم | نہ وہ سرعت صبا مین ہے نہ وہ تیزی ہے صرصر مین

نایا ہی ابرار عالم کو عذابون سے | بجز ذاتِ مبارک آسرا کس کا ہے محشر مین

در بحر رمل مثمن محذوف — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کون ہے حامی ہمارا یا شفیع المذنبین
آپ ہی کا ہے سہارا یا شفیع المذنبین

مبتلائے ورطۂ دریائے غم ہون آجکل
لو خبر میری خدارا یا شفیع المذنبین

چرخ تک پاکر رسائی بنگیا ہے ماہتاب
کفش زرین کا ستارا یا شفیع المذنبین

عرض حاجت درحریم حضرت محتاج نیست
جانتے ہو حال سارا یا شفیع المذنبین

آپ کا مداح ہے بیشک عزیز مصر خلق
اور خالق کا پیارا یا شفیع المذنبین

ہے سکندر آستان پاک کا جاروب کش
آپ کا دربان ہے دارا یا شفیع المذنبین

اسقدر جب دور ہوئین روضہ پر نور سے
زندگی ہو کیا گوارا یا شفیع المذنبین

نعت لکھنے کی خدائے پاک نے توفیق دی
بخت چمکا ہے ہمارا یا شفیع المذنبین

حال دل کس سے کہون کوئی مری سنتا نہین
کیا کرون مین غم کا مارا یا شفیع المذنبین

عاصیون نے آپکو نیچے لوائے حمد کے
جس گھڑی دیکھا پکارا یا شفیع المذنبین

بخشش ابرار کو کافی ہے روز حشر مین
آپ کا بس اک اشارا یا شفیع المذنبین

در بحر ہزج مثمن سالم — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

پڑھون وصف گل رخسار حضرت جب گلستان مین
گل خندان خجل ہو کر جھکائین سر گریبان مین

یہ نغمہ وصف حضرت کا ہے منقار عنادل پر
کھلا ایسا گل رنگین نہ کوئی باغ امکان مین

الٰہی پیچ و تاب اس درجہ ہے کیون مثل سنبل کے
پھنسا ہے دل یہ کس کے حلقۂ گیسوے پیچان مین

خیال لعل لبہاے نبیؐ مین جان نکلی ہے
مرا مدفن بنایا چاہیئے ملک بدخشان مین

غم فرقت سے دیوانہ بنا تنکے چنے اُسنے
نیا پائی دسترس جب نکتہ چینی نے میرے دیوان مین

نبیؐ کی بارگہہ مین یہ کہا جبریل نے آکر
زہے قسمت گدا بھی آکے بیٹھا قصر سلطان مین

لب جان بخش حضرت کی صفت لکھنے کو جب بیٹھا
سیاہی خضر نے ڈالی حباب آب حیوان مین

ہوا عالم مین جب حسن خداداد آپ کا ظاہر
مہ کنعان چھپا غیرت سے جاکر چاہ کنعان مین

نبیؐ کی یاد مین ہر اک قدم پر اشک جاری ہے
مدینہ کا سفر ہمنے کیا ہے فصل باران مین

بہلا پہر کس طرح ہم جلوۂ نور خدا دیکھین
کہ نکلا لن ترانی جب نکالی فال قرآن مین

نبیؐ کی زلف مشکین کا ہوں اے ابرار مین قیدی
پس مردن بنانا قبر میری سنبلستان مین

نور خدا ہے روے رسالت مآب مین
کیون مہر و ماہ منہ نہ چھپائین سحاب مین

دندان مصطفےٰ کا رہ لاے اگر خیال
گوہر ہو قطرہ اشک کا چشم پر آب مین

خدین انور یار پیمبر کا عشق ہے
شمس و قمر مجھے نظر آتے ہین خواب مین

لو نام جب نبیؐ کا تو [illegible] صلے علےٰ پڑھو
یہ مسئلہ لکھا ہے خدا کی کتاب مین

اد[illegible] معجزہ ہے یہ شق [illegible]
[illegible]

تھمتی نہیں ہین یاد نبیؐ مین سرشک چشم
دریا سما گیا ہے [illegible]

دربحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف + مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن + [illegible]

محمدؐ مالکِ دنیا و دین ہین
محمدؐ رحمت اللعالمین ہین

محمدؐ دینِ اہلِ یقین ہین
محمدؐ بانیٔ دینِ متین ہین

محمدؐ دستگیرِ مذنبین ہین
محمدؐ مالکِ خلدِ برین ہین

خدا کے معدنِ قدرت کے بیتاب
محمدؐ گوہرِ دُرِّ ثمین ہین

زمانہ کیون نہو شیدائے حضرت
حسین ہین خوبرو ہین مہ جبین ہین

کہون کیا دبدبہ سلطانِ دین کا
کہ سب چودہ طبق زیر نگین ہین

نبیؐ سا کون ہے حق کا پیارا
وہی محبوب رب العالمین ہین

لکہون کیا حال مشتاقان طیبہ
پریشان ہین بہت اندوہگین ہین

لکہی ہے عمر بہر نعت پیمبرؐ
مری شاہد کراماً کاتبین ہین

ہی ایسا مرتبہ حضرت کا بالا
کہ زیبِ مسندِ عرشِ برین ہین

نہ کہہ ابرار خوفِ روزِ محشر
تری حامی شفیع المذنبین ہین

ردیف الواو

وہ مہ لقائی حق جو کہین بے نقاب ہو
ہر ذرہ ذرہ مردمکِ آفتاب ہو

حورون کی انکہہ کے لئے ہو توتیای چشم
خاکِ درِ رسول اگر دستیاب ہو

لکھین جو وصف عارض گل فام مصطفےٰ
خامہ ہمارے ہاتھ مین شاخ گلاب ہو

ہوگا نہ آستان پیمبر سے مین جدا
دنیا مین لاکھ بار اگر انقلاب ہو

یثرب کی سرزمین دکھائی نہ ایکبار
اے گردش فلک ترا خانہ خراب ہو

کیا اونکی مرتبہ کو رقم کر سکے بشر
تصنیف جنکے حق مین خدا کی کتاب ہو

وصف لب جناب کا ادنی اسیہ فیض ہے
ہر نقطہ میرے شعر کا لعل خوشاب ہو

دل مین بہری ہے چاہ رسول انام کی
سیماب وار کیون نہ مجھے اضطراب ہو

پہر کیون ہو روز حشر غم مغفرت مجھے
جب دستگیر شافع یوم الحساب ہو

مضمون نعت پاک کا لکھو چنا ہوا
ابرار شاعرون مین تو تم انتخاب ہو

صفائی روضے نے ایسا کیا بیہوش شیدا کو
کہ جیسے غش تجلی دیکھکر آیا تہا موسیٰ کو

خیال خال روے پاک کیونکر قلب سے جاے
مٹائے کسطرح کوئی بھلا دل سے سویدا کو

تصدق ہون مہ و خورشید اگر اوج گردون سے
اگر دیکھین زمین پر آپکے نقش کف پا کو

جو کرتی جلوۂ نور خدا کا ایک نظارہ
نہوتا اس طرح پہر عشق یوسف کا زلیخا کو

در حضرت کی دربانی نہ دی کیون بخت نے ہمکو
یہی ہے رنج و حسرت قبر مین جمشید و دارا کو

کیا شکر خدا کیا شب معراج حضرت نے
بنایا فرش پا انداز جب عرش معلیٰ کو

بہارِ عارضِ گلگون دکہا دو مجہکو یا حضرت ‏ ‏ تمنا ہے ہر اگر دو میرے نخلِ تمنا کو

دُرِ دندان حضرت کی جو دون تشبیہ گوہر سے ‏ ‏ تو پہر سطحِ زمین پر آبرو حاصل ہو دریا کو

اگر کہدون مین کچہہ بہی وصفِ سروِ قامتِ حضرت ‏ ‏ صنوبر کو چمن مین خلد مین ہو رشک طوبیٰ کو

خیالِ نعتِ اقدس جوش وحشت مین جو آجائے ‏ ‏ بناؤن اپنے دیوان کا ورق دامانِ صحرا کو

مرض مین عشق حضرت کے ہوا ابرار اب لاغر
خبر جا کر کوئی کر دو یہہ اوس رشکِ مسیحا کو

رسولِ پاک پہ اے مومنو درود پڑہو ‏ ‏ رضا خدا کی ہو منظور ہو درود پڑہو

گناہ حق سے تمہارے وہ بخشوائینگے ‏ ‏ نجات چاہو جو اے عاصیو درود پڑہو

حبیب حق کے بنا چاہتے ہو عقبیٰ مین ‏ ‏ تو تمکو چاہئے اے دوستو درود پڑہو

نشوونمائے دو عالم کیواسطے ہے کلید ‏ ‏ کمال صدق سے اے ہمدمو درود پڑہو

یہہ دیندار و نپہ حقِ رسولِ اکرم ہے ‏ ‏ سبب اون کا نامِ مبارک سنو درود پڑہو

خموش محفلِ میلاد مین ہو کیون بیٹہے ‏ ‏ نبی کے بزم مین اے صاحبو درود پڑہو

درود نہین کرتا ہے خالقِ اکبر ‏ ‏ دعا جو چاہو کہ مقبول ہو درود پڑہو

یہہ بات اپنے عقیدہ کے ہم سناتے ہین ‏ ‏ اگر خدا کی مقرب بنو درود پڑہو

صلوٰۃ اپنے نبی پر جو بہیجتا ہے تمہین ‏ ‏ گلاب و عطر سے کلی کرو درود پڑہو

در بحر ہزج مثمن سالم * مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

اگر عذابِ قیامت کا خوف رکھتے ہو | تو ہوشیار ہو اے غافلو درود پڑھو

کہان کے جھگڑون مین تم پھنس رہے ہو اے ابرار
یہان سے سوئے مدینہ چلو درود پڑھو

خدائی دی ہے وہ شانِ معظم شاہ ذیشان کو | کہ سمجھا روحِ اعظم دیکھ کر مین اونکے دربان کو
دہن مین دیکھکر دندانِ پیغمبر قرار آیا | نہ دریا مین صدف کو اور صدف مین دُرِّ غلطان کو
شفاعت کے بھروسے پر خوشی سے اسقدر پھولے | کہ گنجایش ترازو مین نہین ہے میرے عصیان کو
اگر اک قطرۂ آبِ مدینہ ہاتھ آجاتا | نہ جاتا خضر کو لیکے سکندر آبِ حیوان کو
کہان پھر دل ربائی کا اثر تھا حسنِ یوسف مین | نبی کے مہرِ رخ سے فیض پہونچا ماہِ کنعان کو
کہون کیا مین جو کچھ رخسارِ حضرت کی تجلی تھی | فلک پر ماہِ تابان اور خورشید درخشان کو
نبی کے گیسوئے پیچان کی لکھتا ہون صفت ہر دم | گلستان مین نہین جاتا ہون سیرِ سنبلستان کو
بہارِ بوستانِ روئے حضرت کی صفت سنتے | تو پھر تصنیف کیون کرتے بھلا سعدی گلستان کو
نہ ڈالی آنکھ پھر ہرگز حسینانِ بہشتی پر | اگر دیکھے کوئی حسنِ رخِ محبوبِ یزدان کو
کسی سے کیا سنا ہے وصفِ سرو قامتِ حضرت | چمن مین چاک کیون گل نے کیا اپنے گریبان کو

رقم کرنیکو نعت ابرار ہم مسطر بنائینگے
کہو رضوان سے لا تارِ نگاہِ حور و غلمان کو

در بحر ہزج مثمن سالم * مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

ہوگیا عشق جناب شہ ذیشان مجکو
ڈہونڈتی آینگے اب رحمت یزان مجکو

صفت لعل وگہر چشم سے جاری ہین سرشک
یاد آئے جو نبیؐ کے لب دندان مجکو

خواب مین عارض گل فام دکہادو مجکو
اب تو زندان سے بہی بڑہ کر ہے گلستان مجکو

کیون نہ تقدیر نے یثرب کا دکہایا میدان
جوش وحشت نے دکہائی ہین بیابان مجکو

زندگی ہجر پیمبرؐ مین نہین ہے درکار
کس لئے ہو طلب چشمۂ حیوان مجکو

اسلئے مین در حضرت پہ پڑا ہون آکر
حشر مین لوگ کہین آپ کا دربان مجکو

پیچ و تاب اس دل مضطر کا نہ کیون کر سمجہے
یاد ہو آپکے جب زلف پریشان مجکو

حال ہجر نبیؐ سے مین وہ ہوا ہے ابتر
روتے ہین دیکہکے سب گبر و مسلمان مجکو

در حضرت کی گدائی کی تمنا ہے مجہے
اب نہین ہے ہوس نعمت الوان مجکو

سر فدا کرنے کو حاضر ہون در حضرت پر
نہ عزیز آپ سے ہے اپنا دل و جان مجکو

نعت مین مینے تو دیوان بہت دیکہے ہین
ہان پسند آیا ہے ابرار کا دیوان مجکو

محمدؐ سا حسین اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو
جو مہوش ہو تو ایسا ہو جو دلبر ہو تو ایسا ہو

بچایا آتش دوزخ سے اپنی ساری امت کو
جو حامی ہو تو ایسا ہو پیمبرؐ ہو تو ایسا ہو

ہوئے جبریل شیدا جب جمال مصطفےٰ دیکہا
جو بلبل ہو تو ایسا ہو گل تر ہو تو ایسا ہو

ب معراج مین فوجِ ملک ہمراہِ حضرت تھی | جو افسر ہو تو ایسا ہو جو لشکر ہو تو ایسا ہو

ں کے گیسوے مشکین کو دیکھا تو کہا سب نے | جو سنبل ہو تو ایسا ہو جو عنبر ہو تو ایسا ہو

را طائرِ ادراک اوجِ نعت تک پہونچا | جو بازو ہو تو ایسا ہو جو شہپر ہو تو ایسا ہو

ا مژگان و ابروے نبیؐ کے یا نے و بسمل | جو نیزہ ہو تو ایسا ہو جو خنجر ہو تو ایسا ہو

ہائی ہمکو راہِ حق مٹایا کفر عالم سے | جو ہادی ہو تو ایسا ہو جو رہبر ہو تو ایسا ہو

یا آپ کو سردار حق نے انبیاؤن کا | جو سلطان ہو تو ایسا ہو جو سرور ہو تو ایسا ہو

یا عشقِ حضرت مین مجھے دیکھا کہا سب نے | جو [illegible]ل ہو تو ایسا ہو جو منظر ہو تو ایسا ہو

سنی ابرار کی جس نے غزل خوش ہو کے فرمایا
جو شاعر ہو تو ایسا ہو سخنور ہو تو ایسا ہو

ردیف ہاے ہوز

ں دن سے مری سر مین ہے سوداے مدینہ | ہر رات کیا کرتا ہون مین ہاے مدینہ

ں روزِ ازل سے ہوا شیداے مدینہ | ہر وقت رہے کیون نہ تمناے مدینہ

ینہ و اسلام سمجھتا ہون مین اوسکو | جس دل مین ہون آثارِ تولاے مدینہ

استہ رضوان جو کرے لاکھہ طرح سے | فردوس کو سمجھون گا نہ ہمتاے مدینہ

وب خدا نے جو بنایا وطن اسکو | خالق کو بھی پھر کیون نہ پسند آے مدینہ

ہی بخشش امت کے لیئے حشر مین کافی — وہ شافعِ محشر مرا مولائے مدینہ
آتے ہین یہان جن و بشر اور ملایک — وہ کون ہے جسکو نہین پرواے مدینہ
ہی عشق مین اسکے میری وحشت کو ترقی — تنکے نہ کسیدن مجھے جنواسے مدینہ
ہر خار یہان کا گل خندان سے ہے بہتر — گلزار سے شاداب ہے صحراے مدینہ
گلگشت جنان سے ہے فزون سیر یہان کی — جبرئیل امین ہے چمن آراے مدینہ

ہردم یہہ دعا ورد زبان رہتی ہے اپنی
خالق کہین ابرار کو پہونچاے مدینہ

کملِ شہِ عالم کا ہے تا قسم سے زیادہ — ہے اوسکی صفت حدِ تکلم سے زیادہ
کیا حال کہون اشکو نکا عشقِ نبوی مین — ہین آنکھون کے چشمے مری قلزم سے زیادہ
اوصافِ شہِ دین ہین فزون حد گمان سے — یہہ جنس ہے میزان توہم سے زیادہ
کیون فخر نہ گردون پہ ہو یثرب کے زمین کو — ہر ذرہ تجلے مین ہے انجم سے زیادہ
ہر وقت درِ سید لولاک لما پر — ہنگامہ ملایک کا ہے مردم سے زیادہ
بہر جائیگا سب حشر کا میدان انہین سے — اوس ماہ کے مداح ہین انجم سے زیادہ
کیون وصفِ نبی مین مترنم ہین عنادل — یہہ نغمہ ہے آہنگ ترنم سے زیادہ
کس صاحبِ اعجاز کی توصیف لکھی ہے — خامہ کی صدا مین ہے اثر قم سے زیادہ

اوس ماہ رسالت کا ہوا جب ہمین عشق — داغِ دلِ صد چاک ہے انجم سے زیادہ

تعریف عبث کرتے ہین سب خندۂ گل کے — خوش تر نہین حضرت کے تبسم سے زیادہ

ابرار کسی اور کا دیوان تو دیکھو
مداح بہلا کون سا ہے تمسے زیادہ

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف — مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

عالم سے دو بالا ہے کہین شانِ مدینہ — کونین کا سر[illegible] ہے سلطانِ مدینہ

ظلمت کا رہا نام بہی باقی نہ جہان مین — تابندہ ہوا مہر درخشانِ مدینہ

کہتی ہین جسے حاملِ احکامِ الٰہی — دربانِ مدینہ ہے وہ دربانِ مدینہ

فردوس برین مین ہے یہہ حورونکی تمنا — آجاے ہواے چمنستانِ مدینہ

تا حشر نہ ہو دخل یہان بادِ خزان کا — یا رب رہے شاداب گلستانِ مدینہ

مدفن کے لئے مجھکو جگہہ دی ہے کرم سے — تا حشر نہ بہولون گا مین احسانِ مدینہ

مولاے مدینہ پہ تصدق ہے میری جان — اک دل ہے وہ سو جان ہے قربانِ مدینہ

جسوقت چہٹی قیدِ عناصر سے الٰہی — ہو روح مری مرغِ خوش الحانِ مدینہ

ہر گام پہ ہوتے ہین گنہ عفو یہان پر — رحمت کا بیابان ہے میدانِ مدینہ

پروانہ بنی کیون نہ بہلا طایرِ سدرہ — اے صل علیٰ شمعِ شبستانِ مدینہ

ابرار یقین ہے کہ وہ ہو مالکِ جنت — ہر دم جو رہی دل سے ثنا خوانِ مدینہ

ردیف یای تحتانی

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن -

جلوه گر لا کہہ فلک پر مہ کامل ہو جاے
منفعل چہرۂ حضرت کے مقابل ہو جای

آرزو اپنی یہی ہی کہ ملون حضرت سے
ذرہ خورشید سے اپنی کہین واصل ہو جای

خواب مین اہل و دل دیکھے جو روئی حضرت
آپکی دولتِ دیدار کا سائل ہو جاے

صحنِ گلزار مین حضرت کی اگر نعت پڑہون
نغمۂ صل علیٰ صوتِ عنادل ہو جاے

شاد اس درجہ ہون سنکر مرا رنگین اشعار
باغِ فردوس کا مولود کی محفل ہو جاے

سر کے بہل راہ مدینہ کی کرنیگی طے ہم
دل اگر سینہ مین اک شوق کی منزل ہو جاے

عہدہ وہ عقدہ کشائی کا ملا حضرت کو
نام لو مونہہ سے تو آسان ابھی مشکل ہو جاے

ہو اگر اک نظرِ لطفِ پیمبر مجہپر
مدعا دونون جہان کا ابھی حاصل ہو جاے

صدق دل سے جو رسالت کا کوئی ہو مقر
دوزخی ہو تو وہ فردوس مین داخل ہو جاے

عشق محبوبِ خدا کا یہہ اثر رکہتا ہے
ہو اگر بندۂ ناقص بھی تو کامل ہو جاے

آدمی کیا کہ فرشتی بھی فدا ہین ابرار
کیون نہ حضرت پہ تصدق یہ مرا دل ہو جاے

در بحر ہزج مسدس محذوف - مفاعیلن مفاعیلن فعولن

خیال مصطفیٰ ہین چشم تر ہے
ہماری آنکہہ کا قطرہ گہر ہے

گنہگارون کو کب محشر کا ڈر ہے
شفیعِ عاصیان خیر البشر ہے

لکھا ہے حال معراجِ محمد — دماغِ خامہ بھی اب عرش پر ہے

وہ صورت نور کی دیکھی جو سینے — بہ شکلِ آئینہ حیران نظر ہے

عیان ہے جلوۂ ماہِ رسالت — مزار پاک اک برجِ قمر ہے

نہ پوچھو لذتِ دیدارِ حضرت — وہ چہرہ باغِ قدرت کا ثمر ہے

لکھون کیا صدمۂ ہجرِ نبیؐ سے — مری پہلو مین سو ٹکڑے جگر ہے

دکھا یارب دیارِ مصطفےٰ کو — یہی وردِ زبان شام و سحر ہے

لٹا دو نقدِ جان روضہ پہ چل کر — حبیبِ کبریا کا عشق اگر ہے

خدا کی اوس طرف ہے چشمِ رحمت — رسول اللہ کا جس دل مین گھر ہے

لکھا کر نعت کا دیوان ابرار
یہہ تیرا توشۂ راہِ سفر ہے

فدا اونکے رخِ پرنور پر یہہ سارا عالم ہے — کہ جنکے نور سے روشن سریرِ عرشِ اعظم ہے

مجھے کیون ہو نہ استغنا گدائی شاہِ یثرب ہون — مرے حق مین درِ خاکِ نبیؐ اکسیرِ اعظم ہے

خیالِ کعبۂ ابروے حضرت مین ہم گریان — ہمارے اشک کا ہر ایک قطرہ آبِ زمزم ہے

یہودی نے دیا جب زہر تو کھانا ہوا گویا — نہ کہا مین آپ جھجہہ مین یا نبیؐ آمیزشِ سم ہے

زیادہ طاقتِ انسان سے ہے توصیفِ حضرت کی — جہانتک وصف لکھین سید کونین کا کم ہے

در بحرِ ہزج مثمن سالم — مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

درِ اقدس کے سجدہ سی اوٹھایا پھر نہ سر اپنا
نہین ہیو جہہ یہہ پشتِ فلک مین یہ ابتدا خم ہے

بچالو یا نبیؐ مداح کو بھی اوسکے فتنہ سے
کہ شیطانِ لعین اک دشمنِ اولادِ آدم ہے

دکھادے مجھکو ای تقدیر اونکی خواہمین صورت
کہ ہردم یاد مین اوس شاہ کے لب پر پرادم ہے

مسلمانونکی دل مین چاہئے عشقِ نبیؐ ہردم
پی تکمیلِ ایمان الفتِ حضرت مقدم ہے

نبیؐ کے نام پر ہو خاتمہ اس دار فانی سے
جنابِ کبریائی مین دعا یہ اپنی پیہم ہے

اوسی پر ہون فدا سو جان سے ابرار مین ہردم
کہ جو فخرِ رسل ہے باعثِ ایجادِ عالم ہے

جس قلب مین عشقِ احمدی ہے
لاریب وہ عرش ایزدی ہے

دل سلسلہ وار بیخودی سے ہے
سودائے گیسوئے نبیؐ ہے

وہ نورِ خدا کی دھن لگی ہے
جان اپنی یہہ محوِ بیخودی ہے

ساکن جو مدینہ کا کوئی ہے
آدم کی طرح وہ جنتی ہے

عالم مین جو حور یا پری ہے
شیدائے لقائے احمدیؐ ہے

قسمت کی جو کچہہ بھی یاوری ہے
پھر سر ہے یہہ اور در نبیؐ ہے

حضرت سے اوسی کو دشمنی ہے
جو روز ازل سے دوزخی ہے

نعتِ شہِ دوجہان لکھی ہے
امید نجات کی قوی ہے

در بحر ہزج مسدس مقبوض محذوف مفعول مفاعلن فعولن

در بحر رمل مثمن مخذوف — فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

جو خادمِ درگہہِ نبی ہے
جبرئیل سے اوسکو ہمسری ہے

جو میرے نبی کا امتی ہے
عقبیٰ مین عذاب سے بری ہے

پہونچا نہ درِ نبی تک ابرار
یہہ بخت کی اپنی کوتہی ہے

گل ہین شرمندہ چمن مین آپکے رخسار سے
بلبلونکی آنکہہ مین گلشن ہے بدتر خار سے

منفعت مین اوس بشر کی گفتگو اصلاً نہین
عشق ہے جسکو حبیبِ ایزدِ غفار سے

گو ہر دندانِ پیغمبر سے انجم کو ہے شرم
مہر و مہ خجلت زدہ ہین جلوۂ رخسار سے

عین گستاخی ہے حیران ہون کہ چشمِ شاہ کو
دیجئے تشبیہہ کیونکر نرگسِ بیمار سے

دو جہان مین بے تکلف وہ خدا کا دوست ہے
جسکو الفت ہو گئی ہے احمدِ مختار سے

حلم تو دیکھو دعائے خیر کی اونکے لئے
رنج پہونچا جب رسولِ پاک کو کفار سے

نقدِ عمر اون شاعرون کا ہو گیا برباد حیف
جنکو کچھہ رغبت نہین ہی نعت کے اشعار سے

سایۂ طوبیٰ مین روزِ حشر کو بیٹھے گا کون
ہم نہ اٹھینگے نبی کے سایۂ دیوار سے

گریۂ ہجرِ نبی کے حال لکھنے کے لئے
چاہیئے مسطر بنانا آنسوؤن کے تار سے

دولتِ دارین ہاتہ آئی مجھے اونکی طفیل
کیون نہ ہو ابرار کو الفت شہِ ابرار سے

در بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف — مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

لکھون صفت جو روی رسالتمآب کی
وصلی بناؤن مین ورق آفتاب کی

آئے جو سامنے لب معجز نگار کے
بیقدر قدر ہوا ابھی لعل خوش آب کی

جب سے لکھا ہے وصف رسالتمآب کا
خوشبو دہن مین آنے لگی ہے گلاب کی

لائے براق جب شب معراج جبرئیلؑ
باندھی گئی رکاب مہ و آفتاب کی

لکھی جناب سرور عالم کی نعت پاک
کچھ شکل اب نکالئے کار ثواب کی

مداح جو نبیؐ کے ہین اونپر بروز حشر
طاقت ملک کو بھی تو نہ ہوگی عذاب کی

ہم ہین گدا جناب رسول انام کے
منصب کی آرزو ہے نہ ہمکو خطاب کی

ہی آرزو کہ روز قیامت مین یا جناب
نوبت نہ آئے ہم سے سوال و جواب کی

کہتی ہین یہہ ملک شب معراج چرخ پر
دیکھو تو شان آج رسالت مآب کی

کرتا ہون نہین وہ کام کہ حق کو پسند ہے
لکھتا ہون نعت سرور عالیجناب کی

ابرار جب وہ سید ابرار ہون شفیع
دہشت نہ چاہیئے تمہین یوم الحساب کی

دونون جہان مین ذات نبیؐ بیمثال ہے
توصیف اونکی عین بشر کا کمال ہے

کیونکر لکھون نہین وصف جناب شہ امم
خامہ کو ہے سکوت زبان اپنی لال ہے

تنگ آگیا ہون ہجر [illegible] مین اے اجل
جینا فراق مصطفیٰ مین محال ہے

پرتو رخ نبی کا ہے کہتے ہین جسکو بدر	ابرو کا عکس ہے جو فلک پر ہلال ہے
ہم لکھہ سکے نہ کچھہ بہی صفاتِ رسولِ پاک	چہرہ پر اسلئے عرقِ انفعال ہے
دیکھین اگر یہ یوسفِ مصری بھی ہون فدا	وہ روئے پاک مصطفوی کا جمال ہے
ہین مہر و مہ فلک پہ خجل دیکھکر جمال	وہ جلوہ حبیبِ شہِ ذوالجلال ہے
توصیف کیا مکانِ مقدس کی ہو رقم	ذرہ جناب پاک کا مہرِ کمال ہے
عاجز ہو جب صفات پیمبر مین عقلِ کل	انسان سے وصف سید عالم محال ہے
ہم کیون نہ شادمان ہون رقم کرکے نعتِ پاک	خامہ ہمارے ہاتہ مین شاخِ نہال ہے

نعتِ جنابِ سرورِ عالم کا فیض ہے
ابرار شاعرون مین جو تو بےمثال ہے

جسکو دلائے حضرتِ خیر الانام ہے	عقبیٰ مین اوس پہ آتشِ دوزخ حرام ہے
سرمہ جنانمین حورونکی چشم کحیل کا	خاکِ درِ رسول علیہ السلام ہے
وہ مرتبہ دیا ہے خدا نے جناب کو	سلطانِ دوجہان ہے جو اونکا غلام ہے
بام و در مدینہ کا سایہ ہے نور بار	اور صبح عید آپ کے کوچہ کی شام ہے
گردون سے ہے بلند مکانِ رسولِ پاک	عرشِ برین رواقِ معلیٰ کا بام ہے
للّٰہ اسکو شربتِ دیدار دیجئے	مداح آپ کا تو بہت تشنہ کام ہے

لکہتا ہوں میں تو نعت شہِ دین پناہ کی
دنیا کی کار و بار سے کیا مجہکو کام ہے

کیون کر نہ ہون مراد دو عالم کی کامیاب
میری زبان پہ سید عالم کا نام ہے

کہتی ہین دام جو کوئی زلفِ جناب کو
مختل حواس ہین او نہین سودائے خام ہے

جینے کی کیا بغیر محبت کے ہے خوشی
بس ایسی زندگی کو ہمارا سلام ہے

کہتی ہین سنکے نعت کے اشعار اہل دین
ابرار کیا آپ کا شیرین کلام ہے

در بحر رمل مثمن محذوف ـ فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ـ طیبہ

حشر مین ساتہہ اپنے نعتِ مصطفےٰ لیجائینگے
تحفہ یہ دنیا سی ہم پیش خدا لیجائینگے

ہم نہ خالی ہاتہ جائینگے جہان سے بالیقین
دولتِ عشقِ حبیبِ کبریا لیجائینگے

مغفرت ہو جائی عاصی کی طفیلِ نعتِ پاک
حشر کے دن پیش حق یہ التجا لیجائینگے

چاہیے توشہ سفر مین ساتہ لیجانا ضرور
نعتِ حضرت جو نہین لکہتی وہ کیا لیجائینگے

سر مین اپنے بہر کے روز حشر جنت کیطرف
ہم گلستانِ مدینہ کی ہوا لیجائینگے

اور تو دنیا مین ہاتہ آئی نہ ہمکو کوئی چیز
دل مین اپنے الفتِ نورِ خدا لیجائینگے

جائینگے یثرب تو لیجائینگے یہ دیوان ساتہہ
نذر حضرت کے لئے ہم اور کیا لیجائینگے

سوئی یثرب جو کوئی آئینگے شیدائی رسول
دردِ دل کیواسطے اپنے دوا لیجائینگے

حشر کے دن ناتوان مداح کو روح الامین
فرش سے تا عرش آکر خود اوٹہا لیجائینگے

اس مریضِ عشقِ حضرت کو وقت کے اہلکار — دیکھیے کب جانبِ دار الشفا لیجائینگے

یادِ حضرت مین بس اے ابرار آنسو تہم چکے
اشک دریا بنکے اب مجھکو بہا لیجائینگے

در بحر رمل مثمن محذوف - فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن-

ہوگیا ہے بخت سے عشقِ رخِ حضرت مجھے — خالقِ اکبر نے کی ہے یہہ عطا دولت مجھے

دیکہکر مصروف مجکو شغلِ نعتِ پاک مین — آفرین کہتا ہے ہر دم کاتبِ قدرت مجھے

جذبۂ دل نے دکہایا ہے دیارِ مصطفیٰ — کہینچ لایا سوئے طیبہ رشتۂ الفت مجھے

آکے میرے کان مین کہہ جاتے ہین روح الامین — ہوتی ہے مضمونِ نعتِ شہ کی جب حاجت مجھے

روئے تابانِ نبی کا وصف لکہنے کے لئے — روشنی کی کچہہ اندہیری مین نہین حاجت مجھے

سائلِ گنجینۂ دیدارِ پیغمبر ہون مین — منعمو ہرگز نہین ہے خواہشِ دولت مجھے

کیون مقدر نے چہوڑایا آستانِ مصطفیٰ — ہند مین پہر لائی ہے کیون گردشِ قسمت مجھے

کی شبِ معراج حضرت نے یہہ حق سے التجا — حشر کے دن ہو شفاعت کا عطا خلعت مجھے

یہہ ہی فیضِ نعتِ اقدس ہے کہ روزِ حشر کو — ڈہونڈتی ہے چار سو اللہ کی رحمت مجھے

نزع مین سیراب ہو جائیگی میری تشنگی — مل گیا گر آپ کے دیدار کا شربت مجھے

کس لئے ابرار ہو اندیشۂ یوم النشور
خلد مین داخل کریگی الفت حضرت مجھے

ای دل تو کیون سلاسل غم مین اسیر ہے
مختار کائنات مرا دستگیر ہے

جن و بشر کو تاب ہے کیا اونکی مدح کی
میرا نبی مدیح خدائے قدیر ہے

روشن ہے سب جہان پہ مدینہ کا عز و جاہ
ہر ذرہ اوسکی خاک کا مہر منیر ہے

جان ہے فدائے دانۂ خال رخ نبی
دل دام زلف مصطفوی کا اسیر ہے

دیوان نعت پاک مین لکھا بصد ادب
شاعر مین ہوگیا ہون یہ فیض اسیر ہے

وہ عندلیب گلشن نعت نبی ہون مین
حسان نامدار مرا ہمصفیر ہے

رتبہ ہے آستان کا بلند آسمان تک
رفعت مین عرش آپ کا فرش حصیر ہے

ہے نام اونکا ورد زبان رات دن مجھے
قران مین جنکا نام بشیر و نذیر ہے

رنگین سنے جو نعت کے مضمون تو بولی خلق
دیوان ہے کہ یہہ چمن بے نظیر ہے

اعدائے مصطفیٰ کے لیئے یہہ مرا قلم
تلوار ہے کٹار ہے برچھی ہے تیر ہے

مضمون غیب ہوتے ہین ابرار منکشف
مداح ہے جو آپ کا روشن ضمیر ہے

چہرۂ قدرت مرقع کی نئی تصویر ہے
زلف حضرت بالیقین واللیل کی تفسیر ہے

جب سے مجھکو عارض حضرت کا آیا ہے خیال
صفحۂ دل پر رقم اک نور کی تصویر ہے

ایسا نقشہ مانئے قدرت نے کھینچا آپ کا
محو حیرت دیکھکر ہر دیدۂ تصویر ہے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

بحر رمل مثمن محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ای ہوس کیمیا کی کیا کرونہین جستجو — خاک کوئے مصطفےؐ حق مین مرے اکسیر ہے
ہاتفِ غیبی نے دی یہہ کان مین میرے صدا — روضۂ خلدِ برین مداح کی جاگیر ہے
جب دکھایا بخت نے مجکو مزارِ مصطفےؐ — مین نے یہہ سمجھا عروجِ کوکبِ تقدیر ہے
وصفِ عز و جاہ حضرت کا پہر آیا ہے خیال — اَوج پر پہر آج اپنا اخترِ تقدیر ہے
آستانِ پاک کی رفعت سے ہے پست آسمان — اوس پہ قدرت کے آگے چرخ بے توقیر ہے
کسطرح شمعِ رسالت کی صفت ہوگی رقم — شعلہ سان خامہ سراُلزان دمِ تحریر ہے
خواب مین مجھکو نظر آئے رُخِ پاکِ نبیؐ — اے مری تقدیر ایسی بھی کوئی تدبیر ہے

واسطے سُننے کے آتے ہین ملایک چرخ سے
نعت پڑھنے مین تری ابرارؔ وہ تاثیر ہے

لکہی صفت جو مین نے رسالت پناہ کی — دی چرخ نے ملک سے صدا واہ واہ کی
دیکھا مزارِ حضرتِ رسالت بچشمِ تر — تقدیر آج اوج پر آئی نگاہ کی
آنکھون کا اپنے حورِ جنان توتیا بنائے — پائے جو خاک پائے رسالت پناہ کی
یہہ عرض ہوگی حشر مین مداح کی شہا — بس داد آج دیجئے اس دادخواہ کی
جز آستان سرورِ عالم کے خلق مین — کوئی جگہہ نظر نہین آتی پناہ کی
دیدارِ مصطفےؐ سے مشرف ہوا ہون مین — قسمت کھلی ہے اب مرے بختِ سیاہ کی

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن۔

چشم کرم سے کیجیے صاد اس پہ یا جناب — لایا ہون آج فرد مین مین اپنے گناہ کی

جو لوگ نعت سے رہے محروم خلق مین — اون شاعرون نے عمر سب اپنی تباہ کی

دیکھا یہان نے عرش برین کو تو پست ہے — رفعت مین کیا بیان کرون اوس بارگاہ کی

تیرا گذر جو سوے مدینہ ہوا اے نسیم — لیجا خبر تو ہی مرے حالِ تباہ کی

آبرو آز مین بہی ہون اوسی سلطان کا گدا — دونون جہان مین ملک ہے جس بادشاہ کی

جب عالمِ امکان مین شہ بحر و بر آئے — آئے تو شہنشاہِ دو عالم کے گہر آئے

کونین مین کیون بخت نہ بیدار ہون اوسکے — وہ نورِ خدا خواب مین جسکو نظر آئے

جب فرد ہوئی کن کی مرتب تو پے صاد — پیشِ شہ کونین قضا و قدر آئے

کیا برق کی سرعت تہی براق نبوی مین — چڑہ کر فلک العرش پہ دم مین اوتر آئے

یہہ معجزہ اوسے ہے کہ پیشِ شہ عالم — دینے کو رسالت کی گواہی شجر آئے

ق

جنت کو کرار استہ اے خازنِ جنت — حورون نے کہا وہ شہ جن و بشر آئے

گہبرا کے یہہ رضوان نے کہا شکر خدا کا — یہہ جلد بتاؤ کہ کہان ہین کدہر آئے

ہو جائے اگر آپ کی اک چشمِ عنایت — مداح کی جو کچہہ کہ ہے امید بر آئے

مشتاق ہوا آج زیارت سے مشرف — لو نخلِ تمنا مین ہمارے ثمر آئے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

مدحِ شہ کونین مین لکھتا ہون جب اشعار
تحسین مجھے کرتے ہین سب اپنے پرائے

اخلاص سے جو نعت نہین لکھتے ہین ابرار
اُن شاعرون کے شعر مین کیونکر اثر آئے

در بحر ہزج مثمن سالم مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مرا دل منبعِ دریائے عشقِ مصطفائی ہے
تماشا ہے کہ اس قطرہ کو دریا کی سمائی ہے

وہ مسند ہے تمہاری لامکان کہتے ہین سب جسکو
تمہارا فرش پا انداز عرشِ کبریائی ہے

یہہ لازم ہے کہ لکہئے باوضو نعتِ شہِ اقدس
صفت حضرت کی کس تعظیم سے قرآن مین آئی ہے

رخِ روشن ... آپ کا عالم ہوا شیدا
جمالِ پاک مین نامِ خدا کیا دلربائی ہے

لقب سلطانِ عالم کیون نہو مداح حضرت کا
سلیمان کیطرح زیرِ نگین ساری خدائی ہے

کیا ہے سجدہ اک ... درِ خورشیدِ رحمت پر
جبینِ ماہ پر دیکھو وہ داغِ جبہ سائی ہے

یہہ دل سینہ مین آئینہ بنا ہے حق نمائی کا
الٰہی مجھکو کس کی آج صورت یاد آئی ہے

یہہ فیض وصفِ ابروئے محمد ہی کہ گردون پر
یہہ نو نے مصرعِ تسلیم کو گردن جھکائی ہے

ق

کہا روح الامین نے ... قدسیون ... کسکی آئی ہے
یہہ کیون عرشِ برین پر نور کی چادر بچھائی ہے

کہا وہ ہوگا آگے ... فرشِ عرش اعظم ہے
خدا نے سب خدائی جسکی خاطر سے بنائی ہے

شہ ابرار کو ابرار ہمنے خواب مین دیکھا
ہمارے طالعِ بیدار کی کیسی رسائی ہے

در بحر ہزج مثمن سالم - مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

رسول اللہ نے توقیر وہ خالق سے پائی ہے
کہ ہر دم صدق دل سے کلمہ گو ساری خدائی ہے

فدا ہین جن و انسان آپ پر حور و ملک قربان
خدائے پاک نے کیا خوب یہ صورت بنائی ہے

ہوس دل مین نہین مین دولتِ دنیا کی رکھتا ہون
مجھے تو بادشاہی آپکے در کی گدائی ہے

سراپا جلوۂ احمد مین ہے رازِ احد پنہان
اسی اک میم کے پردے مین شانِ کبریائی ہے

خمِ ابروئے حضرت مین جو اوجِ عرش دیکھا ہے
تو خجلت سے ہلالِ چرخ نے گردن جھکائی ہے

یہہ ہے فیضِ ولادت اوس دُرِ دریائے خوبی کا
کہ حق نے نہر صحرائے سماوہ مین بہائی ہے

کرونگا پیش کرکے نعتِ حضرت عرض محشر مین
الٰہی عمر بھر کی بس یہی میری کمائی ہے

دو عالم مین اوجالا ہوگیا میلاد حضرت سے
قدِ اقدس سراپا شمع نورِ کبریائی ہے

میرے سینہ مین ہے گنجِ تولائے نبیِٔ ابرار
خدا کے فضل سے مجھکو یہہ دولت ہاتھ آئی ہے

در بحر متقارب مثمن مقصور یا محذوف - فعولن فعولن فعولن فعول

مسدس بر شعر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

وہ ہین خاص محبوبِ ربِ جلیل
گنہگارون کی مغفرت کے کفیل

ہے طٰہٰ و یٰسین صفت کی دلیل
یہہ کہتے ہین ہر دم ذبیح و خلیل

امامِ رسل پیشوائے سبیل
امینِ خدا مہبطِ جبرئیل

رسولٌ امینٌ لطیفٌ حکیم ‖ بشیرٌ نذیرٌ کریمُ الرحیم
ثمین گوہرِ بحرِ فیضِ عمیم ‖ یہی ہے بس اونکی ثنائے عظیم

امامِ رسل پیشوائے سبیل
امینِ خدا ہبطِ جبرئیل

امام الوریٰ و شفیع الامم ‖ رحیم البرایا جمیل الشیم
سراجٌ منیرٌ رفیع الہمم ‖ سخیٌ تقیٌ عمیم الکرم

امامِ رسل پیشوائے سبیل
امینِ خدا ہبطِ جبرئیل

وہ بحرِ لطافت سے والا گہر ‖ درخشندہ خورشید و رشکِ قمر
ہے قران میں وصفِ نبیؐ سربسر ‖ کہیں کیوں نہ ہر دم یہ جن و بشر

امامِ رسل پیشوائے سبیل
امینِ خدا ہبطِ جبرئیل

نبیؐ کے مدارج کرے کیا بیان ‖ نہ خامہ کی طاقت نہ تابِ زبان
جو کی فکر وصفِ شہِ مرسلان ‖ تو آئی صدا غیب سے بیگمان

امامِ رسل پیشوائے سبیل ‖ امینِ خدا ہبطِ جبرئیل

بیان کس سے ہو اونکا اعزاز و جاہ — وہ ہین ایک عالم کے رخشندہ ماہ
نہین بلکہ ہمسر دو عالم پناہ — مرا ہے وظیفہ یہہ شام و پگاہ

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

فلک پر گئے جب رسول کریم — بنا آپ کا فرش عرش عظیم
رسولون نے دیکھا جو لطف عمیم — ہوئے مدح خوان یون مسیح و کلیم

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

ہوا جب یہہ مژدہ مسرت فزا — کہ پیدا ہوئے سرور انبیا
ہبل نو سنتے ہی خوف سے گر پڑا — ہر اک بت نے بیساختہ یہہ کہا

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

جو پھیلا و حضرت کی پائی خبر — ہوئے شاد عالم مین جن و بشر
زیادہ نہ کچھ اور تو فکر کر — یہہ کافی ہے وصف شہ نامور

امام رسل پیشوائے سبیل — امین خدا مہبط جبرئیل

بہلا اونکی تعریف کیا کیجے
دل و جان اپنا فدا کیجے
بس اب ورد صل علی کیجے
یہی شعر ہر دم پڑھا کیجے

امام رسل پیشوای سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

نبی اور وہ خدا کا حبیب
ادسے ملتے ہشم کا سینہ نقیب
مریضان عصیان کے تو ہین طبیب
یہہ پڑھتے ہین سارے ادیہ و بیب

امام رسل پیشوای سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

وہ نور خدا شاہ عالی تبار
وہ ابر کرم رحمت کردگار
وہ مختار درگاہ پروردگار
ہے وردِ زبان یہہ سخن باربار

امام رسل پیشوای سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

جہانمین بہت پہر چکا چارسو
ادب کی زبان پر ہے یہہ گفتگو
مدینے کو چل اب یہہ ہے آرزو
کہ پڑہ آب زمزم سے کرکے وضو

امام رسل پیشوای سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

خدا ہے علی کل شئ قدیر ۔ وہ نورِ خدا ہے مراد دستگیر
جہان مین نہین کوئی اونکا نظیر ۔ پڑہین کیون نہ دن رات امیر و فقیر

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

اے ابر کرم ہے یہہ وقت کرم ۔ کہ ہے ہند مین دل پہ رنج و الم
بلالو مدینہ مین شاہ امم ۔ یہہ پڑہتا ہوا آؤن با چشم نم

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

تمہاری جدائی مین ای شاہ دین ۔ بہت مضطرب ہی یہ جانِ حزین
دکھادو رخِ پاک اسے مہ جبین ۔ بجز اسکے میری زبان پر نہین

امام رسل پیشوای سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

جو تضمین یہہ شعر سعدی کیا ۔ ہو مقبول پیشِ رسولِ خدا
الٰہی ہے ابرار کا مدعا ۔ اوٹھون قبر سے مین یہہ پڑہتا ہوا

امام رسل پیشوائے سبیل ۔ امینِ خدا مہبط جبرئیل

مسدس دیگر بر شعر سعدی علیہ الرحمتہ

در بحر متقارب مثمن مقصور - فعولن فعولن فعولن فعول

لکہون کیا مین نعت رسول کریم — ثنا خوان ہے اونکا خدائے علیم
حلیم و سلیم و رؤف الرحیم — بشیر و نذیر و عطوف و عظیم

شفیع و مطاع و نبی و کریم
قسیم و جسیم و نسیم و وسیم

بیان کس سے ہو اونکا لطف عمیم — وہ ہین بحر رحمت کے دُرِّ یتیم
شفیق و رفیق و خلیق و عظیم — کفیل و وکیل و وحید و فخیم

شفیع و مطاع و نبی و کریم
قسیم و جسیم و نسیم و وسیم

خدا نے کیا اونکو ایسا نبی — ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کبھی
جو کچھ عظمت و شان ہے آپ کی — نہ دیکھی کسی مین نہ ہمنے سنی

شفیع و مطاع و نبی و کریم
قسیم و جسیم و نسیم و وسیم

[illegible] جب کہ پیدا وہ محبوب رب — جہان مین ہوا شور عیش و طرب
پری جن و انس اور ملک با ادب — کھڑے ہو کے پڑھنے لگے سب کے سب

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

کرون معجزہ اونکا مین کیا رقم | ہوا چاند اشارے سے شق یکقلم
بچے ہین طفیل اونکے دوزخ سے ہم | شفیع امم ہین وہ بحر کرم

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

وہ ہین اشرف الخلق و فخر زمان | کرون وصف اونکا یہہ طاقت کہان
بلا شک خدا کی وہ ہین رازدان | ذکی بلیغ فصیح البیان

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

وہ ہے مہربان آپ پر کردگار | دیا اپنے سرکار کا اختیار
بہروسا کسی کا نہین زینہار | ہے امت کا حضرت پہ دار و مدار

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

چلے جب فلک پر شہنشاہ دین | ہوا شور بالاے چرخ برین

کہ آتے ہین شوکت سے سلطانِ دین ۔۔۔ غیاثٌ امینٌ رسولٌ مبین

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

کھڑے سب پیمبر تھے باندھے پرا ۔۔۔ کہ آتے ہین سلطانِ ہر دوسرا
یہہ سعدی کا مصرع زبانون پہ تہا ۔۔۔ حبیبِ خدا اشرفِ انبیا

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

سوئے خلد آئے جو شاہِ رسل ۔۔۔ پڑا مرحبا کا فرشتون مین غل
نہ پھولا سماتا تہا جامہ مین گل ۔۔۔ یہہ کہتا تہا آ پہونچے ختم الرسل

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

نہین آپ سا کوئی عالی وقار ۔۔۔ نہ ایسا خدا کا کسی پر پیار
مرا جان و دل آپ پر ہے نثار ۔۔۔ وظیفہ ہے میرا یہی بار بار

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

جو دنیا مین ہین امتِ شاہ دین | اونہین خوف محشر کا مطلق نہین
یہہ بیشک ہے اونکی دلون مین یقین | کہ ہین پیشوا سید المرسلین

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

شفاعت کرینگے بروز شمار | کہینگے خدا سے کہ اے کردگار
مجھے شرم آتی ہے پروردگار | یہہ رہتے تھے دنیا مین لیل و نہار

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

میرے امتی سخت ہین بیقرار | ہین اب تیری بخشش کے امیدوار
انہین بخشدے میرے پروردگار | یہ کہتے ہین اب مجھسے یون بار بار

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

یہہ ہو حکم حق کا کہ میرے رسول | شفاعت تمہاری ہے مجھکو قبول
کرو سب کو بخشا نہ ہو تم ملول | جو تم چاہتے تھے ہوا وہ حصول

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم | قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

بحکم خدا سید المرسلین — جو لیکر چلے سب کو خلد برین
یہہ بولے ملک مرحبا آفرین — بلا شک ہو تم اشفع الشافعین

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

ہے ابرار عالم نہایت حزین — اوسے چین فرقت مین اب ہے نہین
بلا لو اوسے اپنے در کے قرین — کرو رحم یا رحمۃ العالمین

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریم
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

مسدس سوم در حال معراج شریف

شب عروج چلے جب وہ مرکز عالم — گئے بجانب افلاک خیر اعظم
فدا تھا پائے مبارک پہ گنبد طارم — قمر نیاز و ارادت سے کہتا تھا ہر دم

منم کمینہ غلام تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلام تو یا رسول اللہ

جو پہونچے چرخ دوم پر بعز و جاہ و وقار — تو آگے شیشے ہوئے اونپہ جان و دل سے نثار
نہ تھا انجم کو عاشق کی طرح صبر و قرار — یہہ کہہ رہا تھا دبیر فلک پکار پکار

در بحر مجتث مخبون محذوف (ع) مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

وہان سے چرخِ سوم پر گئے جو میرِ نبیؐ
تو آکے حضرت یوسفؑ نے پیشوائی کی
ملائکہ مین فلک پر تھی کسطرح کی خوشی
صدا بلند تھی ہر سمت سے یہ زہرہ کی

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

قدم سے چرخِ چہارم کو جب کیا روشن
بنایا ساحتِ گردون کو غیرتِ گلشن
مسیح آکے ہوئے مسندِ نیاز افگن
ہزار جہت سے خورشید ہتا یہ غلغلہ زن

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

جو پہونچے شوکت و عظمت سے چرخِ پنجم پہ
ہزار شوق سے موسیٰ ملے وہان آکر
خوشی سے چرخ پہ تارے تھے جابجا باہر
پکارا وجد مین مریخ اس طرح آکر

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

چھٹے فلک پہ گئے جب وہ خلق کے رہبر
قدم پہ صدقے ہوا ونکی مشتری آکر

نثار ہو کے ارادت سے پائے انور پر | یہہ کہہ رہے تھے کواکب بھی ہمزبان ہو کر

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

گذر حضور کا جب ساتوین فلک پہ ہوا | عجب ستارہ زحل کے نصیب کا چمکا
خوشی کے مارے جو پہولا نہین سماتا تہا | کہڑا ہوا تہا مؤدب یہہ شعر پڑہتا تہا

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

غریب و عاجز و مسکین ہون اور بیکس | جو آسرا ہی تو شاہا تمہاری ذات کا بس
نہین ہے اسکے سوا کوئی میری دلمین ہوس | کرم کرو کہ چہوٹون رنج و غم سے مین بیکس

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

ہوئے ہین گرچہ ہزارون جہان مین پیغمبر | مگر حضور ہین اون سب کے افسر و سرور
کیا ہے آپ کو حق نے جہان کا رہبر | ہو ایک لطف کی ابرار خستہ پر بہی نظر

منم کمینہ غلامِ تو یا رسول اللہ
ستادہ ام بہ سلامِ تو یا رسول اللہ

مسدس چہارم

کشتہ کیا انداز نشۂ مطلبی نے
بیمار کیا دل کو طبیبِ قلبی نے
بیتاب کیا مجھکو مری مضطربی نے
اک آگ لگائی ہے مری سوزدلی نے

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

انداز دکھایا ہے نیا اک عربی نے
کس آن سے دل چھین لیا اک عربی نے
لالہ کیطرح داغ دیا اک عربی نے
مداح کو بیچین کیا اک عربی نے

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

اک رات یہ مجھے خواب مین دیدار دکھاکر
وہ جلوۂ رخسار پر انوار دکھاکر
مجھکو شکنِ طرۂ طرار دکھاکر
وہ نازوہ اندازِ طرحدار دکھاکر

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

لوگون نے پریشان مرا حال جو دیکھا
پوچھا کہ بتا کون سے دلبر پہ ہے مرتا
بولا کہ مین کچھ عرض ادب سے نہین کرتا
کیا تمکو بتاؤن کہ یہ دل کسپہ ہے شیدا

در بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن۔

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

پھرتا ہوں سراسیمہ جو دنرات میں دردر | سایہ نہیں کچھ جن و پری کا مرے سر پہ
خود میں بھی نہ سمجھا کہ یہ کیوں حال ہے ابتر | حیران ہے میری عقل خدا جانے کیونکر

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

پیدا ہوئے جسوقت جہاں میں شہ والا | لے عرش سے تا فرش ہوا شب میں اجالا
وہ حسن نئے طرح کا وہ طرز نرالا | دیکھا جو ملک نے یہ سخن منہ سے نکالا

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

کسطرح سے تسکین ہو اے دوستو میری | کس طور سے پائے دلِ بیتاب تسلی
اے ہم نفسو تمکو خبر کیا ہے کسی کی | فرماؤ میرا ہند میں کسطرح لگے جی

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

یادِ شہ کونین میں دنرات ہوں روتا | اک رات نہیں چین سے بالین میں سوتا

اشکونکے گہر تارِ مژہ مین ہون پروتا ۔ سچ ہے کہ کہین عشق مین بھی صبر ہے ہوتا

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ہے دل مین میرے عشق شہنشاہ دوعالم ۔ پڑتا ہے نہین چین کسیطرح سے اکدم
بیتابئ دل آہ نہین ہوتی ہے کیون کم ۔ چھٹ جاؤن بلا سے جو نکلجائے مرا دم

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

تہا ایک اویسِ قرنی حق کا پیارا ۔ جب خنجرِ عشقِ نبوی نے اوسے مارا
لوگون نے کہا کیا ہے کہو حال تمہارا ۔ دل تہام لیا ہاتہہ سے اور روکے پکارا

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

تم رنج مین رہتے ہو کہو کس لئے ابرار ۔ کسکے مرضِ عشق مین یون ہو گئے بیمار
ہمکو یہہ بتاؤ کہ وہ ہے کونسا دلدار ۔ کی عرض یہہ سننے کہ کہے کیا جگر افگار

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

مسدس پنجم

اے گلِ حسن بہارِ چمن آرا داری
چشمِ نرگس رخِ گلگون قدِ رعنا داری
عشوۂ و ناز و ادا صورتِ زیبا داری
در لبِ لعل صد اعجازِ مسیحا داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

زلفِ شبگون رخِ روشن گردن داری
چہرۂ گلفام زہے سیبِ زنخدان داری
مظہرِ نورِ خدا طلعتِ خوبان داری
غیرتِ شمس و قمر عارضِ تابان داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

احسن الناس وجیہا و ملیحا دارے
وجہک الشمس جمالا و کمالا دارے
لیلۃ البدر من الوجہ سطوعا دارے
ہادی الخلق سراجا و منیرا داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

چندر سا روپ تورا نین توری متواری
تورے چرنن پہ دھرے سیس سگر نر ناری
انس و جن حور و ملک سب ہیں تورے بلہاری
تورے دوارے کا جگت کاہے ہنو بکھیاری

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کاہے بنتی نکرے تو سے جگت ڈکھیاری
حشر مان پاپیونکی ہوئی سگرا دہکاری
آس چرنن کی تورے پاپ سے ہے چھٹکاری
تورے کرپا پیہ کری سب کی ہری او بکاری

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

اے رسول عربی سید والا نسبی
دیکھے جو آپ کو اے شاہ قریشی لقبی
ہنوا آپ سا ابتک کوئی واللہ نبی
رات دن اوسکے زبان پر ہو یہ مطلع جاری

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بارک اللہ کہ کیا کیا تمہیں رتبے ہیں ملے
حق تو یہ ہے کہ کسے حق نے یہہ رتبے ہیں دیے
از زمین تا بہ فلک آپ کے محکوم ہوئے
یہہ وظیفہ تو ہے کافی مرے پڑھنے کے لئے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

شب معراج فلک پر جو گئے شاہ زمن
دامن چرخ بنا فیض قدم سے گلشن

دیکھکر جلوۂ رخسار و جبینِ روشن | سامنے آکے قمر کہتا تھا پیہم یہہ سخن

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سیرِ جنت کو گئے جبکہ رسولِ اکرم | پئے تسلیم کیا حورِ جنان نے سر خم
کہا رضوان نے کہ اے نورِ نگاہِ عالم | نہ ہوا آپ سا مجھکو سرِ حضرت کی قسم

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

عرض کرنے لگیں سب حوریں ہم ہوکے قرین | حسن اس طور کا ہمنے نہیں دیکھا ہے کہیں
آپ پر کوئی فدا کرنے لگی جانِ حزیں | شاد ہوکر کبھی کہتی تھیں کہ اے سرورِ دین

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دیکھکر اوس قدِ رعنا کو ملایک نے کہا | جسمِ پاک آپ کا ہے نور کی سانچے مین ڈھلا
جلوہ ایسا کہ فرشتوں کے نہ تھے ہوش بجا | کیون نہ عشاق یہ کہتے ہوئے ہو جائیں فدا

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

جانبِ عرش روانہ چو شدہ آن سرور
عرش گفتہ کہ مع کفش بیا اے رہبر
زانکہ نعلین تو بر فرقِ کشم چون افسر
باز از غیب ندا آمدہ اے فخر بشر

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

عرشِ اعلیٰ سے بھی بالا جو گئے شاہِ امم
بجز اپنے نہ کوئی آپ نے پایا ہمدم
متحیر ہوئے اوس وقت شفیعِ عالم
پئے تسکین یہہ آنے لگی آواز اوسدم

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کیا کرون وصف جناب شہِ عالی اظہار
لنگ ہے خامہ کا اس راہ مین پائے رفتار
ہے تمنا کہ چہٹون رنج و الم سے ابرار
اس لئے ورد ہے یہہ شعر زبان پر ہر بار

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مسدس ششم

وقتِ نزولِ رحمتِ ربِ غفور ہے
جو ہے نہال باغ مین وہ نخلِ طور ہے
جو پہول ہے وہ مایۂ عیش و سرور ہے
بلبل اگر نہ دیکہے نظر کا قصور ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

جاری ہوا ہے بحر لطفِ خدائے رحیم کا
جو ہے غلام خاص رسولِ کریم کا
ہے عطر بار باغ مین جھونکا نسیم کا
پہنے گا ہار وہ گل باغِ نعیم کا

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

ناشاد تھی جو خلق مین وہ شاد آج ہین
سوکھی شجر تھی غیرتِ شمشاد آج ہین
پامال جملہ گلشن بیداد آج ہین
ویران تھی جو باغ وہ آباد آج ہین

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

خالی فساد و شر سے تمامی زمانہ ہے
گلشن مین ہر گلون کا لباس شاہانہ ہے
جاری جہان مین شرع کا اب کارخانہ ہے
منقار بلبلون پہ یہہ جاری ترانہ ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

گلبانگ دین مصطفوی کیا بلند ہے
گلزارِ کائنات مین رونق دو چند ہے
جسکے سبب سے اب دمِ ناقوس بند ہے
سب کی زبان پہ یہہ سخن دلپسند ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

آمد ہے آج اونکی جہان باغ باغ ہے — خورشید جنکے سامنے مانندِ داغ ہے
سرو چمن کا آج فلک پر دماغ ہے — روشن ہر ایک پھول برنگِ چراغ ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

کیا ہے کہ آج لب پہ ہے وصفِ شہِ ہدا — کیا ہے کہ چار سو سے اوٹھا شورِ مرحبا
کیا ہے کہ باغ مین ہے یہ اک غل مچا — کیا ہے کہ نغمہ زن ہے وہ نہین مرغِ خوشنوا

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

ہے کچھ جو ان کے آنیکا ہوتا ہے اہتمام — مرغِ چمن ہر ایک ہے روشن پہ خوش خرام
ہے بلبلوں کے لب پہ ثنائے شہِ انام — گل سن رہے ہین کان لگائے ہوئے تمام

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

تسلیم دین کے باغ مین جب وقتِ صبح تھی — کی گل نے در سو شوق سے مرغِ محمدی

مسلم پڑھی جو سرو نے سوسن نے ترمذی	اطفالِ بوستان نے بھی بیت حنفی کی

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

مختارِ کائنات شہنشاہِ دوسرا	ممتازِ آفرینش و مخدومِ انبیا
غلمان و حور جن و بشر شاہ او گدا	ہر ایک کی زبان پہ یہی شعر ہے سدا

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

ابرار اونکا وصف ہے افزون بیان سے	ہے آستانہ جنکا بلند آسمان سے
نورِ خدا کی شان ہے با ہر گمان سے	فوارہ کہہ رہا ہے ہزارون زبان سے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمد کا نور ہے

مسدس ہفتم بر شعر جناب امام الساجدین حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ

سردارِ شاہانِ جہان مہرِ عرب ماہِ عجم	سلطان زین العابدین ہا پند صد رنج و الم
یادِ شہیدِ کربلا مین رہتے تھے باچشمِ نم	یہ مطلع دلسوز او نہیں ورد زبان تھا دمبدم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن
در بحرِ رجز مثمن سالم

إن نلت يا ريح الصبا يوماً إلى أرض الحرم
بلّغ سلامي روضةً فيها النبي المحترم

جب گلشنِ شاداب مین میرا ہوا اک دن گذر — دیکھین جو سینے بلبلین ہین سب کے خستہ جگر
یادِ رسول اللہ مین وہ رات دن ہین نوحہ گر — اِس نغمۂ جانسوز سے مغموم ہین شام و سحر

إن نلت يا ريح الصبا يوماً إلى أرض الحرم
بلّغ سلامي روضةً فيها النبي المحترم

گل کا گریبان چاک ہے سنبل پریشان حال ہے — اور صرصرِ غم سے وہان ہر اک شجر پامال ہے
مرغانِ گلشن کے لئے صحنِ چمن جنجال ہے — سب قمریون کے بھی یہی آپس مین قیل و قال ہے

إن نلت يا ريح الصبا يوماً إلى أرض الحرم
بلّغ سلامي روضةً فيها النبي المحترم

اور صحنِ گلشن مین جو تھا اک چشمۂ آبِ روان — وہ لوٹتا تھا خاک پر دائم بہ رنگِ ماہیان
جب سے سنا حالِ وفاتِ سرورِ کون و مکان — ہر دم زبانِ موج سے پڑھتا تھا یہ مطلع ہان

إن نلت يا ريح الصبا يوماً إلى أرض الحرم
بلّغ سلامي روضةً فيها النبي المحترم

اتنے مین اک آئی گھٹا بادل کا دل آنے لگا — یادِ رسول اللہ مین ابرِ سیہ گریان

...مر برق مضطر نے وہان اک نالۂ شوان کیا
اور رعد نے باچشم تر اوسوقت یہہ مطلع پڑہا

إِنْ زِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ المُحْتَرَمْ

...فلک نے دیکھہ لو پہنا لباسِ ماتمی
کیا تہا ازل سے جذبۂ عشقِ رسولِ ہاشمی
...ہر ہے اوسکے حال سے اک وہمی اک ہمی
اور ورد اس مطلع سے وہ کرتا تہا ہر دم ہمدمی

إِنْ زِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ المُحْتَرَمْ

...ا سے ہوا زیرِ زمین وہ بادشاہِ بحر و بر
کرتے ہین کیا کیا جستجو ونز آیہہ شمس و قمر
...نا ہے یہہ سوزِ دروں وہ دوسرا داغِ جگر
دونون کو ہے وردِ زبان مطلع یہی شام و سحر

إِنْ زِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ المُحْتَرَمْ

...و گروہِ قدسیان رہتا ہے بالائے فلک
جاتی ہے گوشِ عرش تک اب جنکی نالونکی کمک
...شہ کونین مین مضطر ہین سب بے ریب و شک
اس مطلع دلسوز کو پڑہتے رہینگے حشر تک

إِنْ زِلْتَ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الحَرَمْ
بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ المُحْتَرَمْ

سردارِ حزبِ قدسیان یعنی وہ جبریلِ امین	یثرب میں لاتے تھے سدا فرمان رب العالمین
بعدِ وفاتِ مصطفےٰ رہتے ہیں اب اندوہگین	دہ نزات فرطِ غم سے یہ پڑھتے ہیں با جانِ حزین

اِن نلت یا ریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلّغ سلامی روضةً فیھا النبی المحترم

جب سے وفاتِ دُرِّ التاجِ نبوت ہو گئی	اور سوگوار اوس روز سے ہر حورِ جنت ہو گئی
مبدل بصد رنج و الم سب عیش و عشرت ہو گئی	اس مطلعِ دلسوز کی پڑھنے کی عادت ہو گئی

اِن نلت یا ریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلّغ سلامی روضةً فیھا النبی المحترم

عشق میں بس ہو گیا اسرار خوار و مبتذل	یا رسول اللہ میں یہ دم کہیں جائے نکل
آج آپ بلوائیں تو آ جائے دلِ مضطر کو کل	روضہ پہ آؤں آپ کے پڑھتا ہوا میں یہ غزل

اِن نلت یا ریح الصبا یوماً الی ارض الحرم
بلّغ سلامی روضةً فیھا النبی المحترم

مسدس ہشتم

در بحر رمل مثمن مخبون مقطوع - فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

اے شہِ کون و مکان ہاشمی و مطلبی	بحذا ازواجِ حد اے سید عالی نسبی
کعبۂ کارِ جہان قبلۂ حاجت طلبی	آپ کے وصف میں مصروف ہیں ہر اک نبی

مرحبا احمدِ بے میم محمدؐ لقبی
عینِ ربّی بحقیقت و مجازاً عربی

انبیا اور عرض آپ ہین جوہر شاہا — لطف و رحم و کرم و جود و سخا مین یکتا
گوہرِ معدنِ تسلیم و دُرِ بحرِ صفا — آپ کی شان مین کہتی ہے یہی خلق خدا

مرحبا احمدِ بے میم محمدؐ لقبی
عینِ ربّی بحقیقت و مجازاً عربی

شبِ معراج مین جبرئیل سے خالق نے کہا — جاؤ جلد آج محمدؐ کو بلا لاؤ ذرا
جب وہ [illegible] پڑھا — تو فرشتون نے پرا باندھ کے یہ شعر پڑھا

مرحبا احمدِ بے میم محمدؐ لقبی
عینِ ربّی بحقیقت و مجازاً عربی

تہین [illegible] کی [illegible] براق [illegible] — مشعلین نور کی ہاتھون مین تھین روشن یکسر
پہونچے جب قریبِ فلک اوج بیالیس قمر — یہ صدا دینے لگا گنبدِ چرخِ اخضر

مرحبا احمدِ بے میم محمدؐ لقبی
عینِ ربّی بحقیقت و مجازاً عربی

چیر [illegible] جو پہونچے وہ شہ کون و مکان — بہرِ تسلیم فرشتے ہوئے سب جمع وہان

ذاتِ اقدس یہ عیاں ہو گیا اسرار نہاں | حاملانِ فلک العرش کو تہا ورد زباں

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین بے عین بحقیقت و مجازاً عربی

سدرہ تک ساتھ گئے نور خدا جبرئیل
ہو گا اب اور ملک اونکی سواری کا کفیل

پہر یہ نازل ہوا فرمانِ خداوند جلیل
اتنے مین آگئے پڑہتے ہوئے یہ جبرئیل

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین بے عین بحقیقت و مجازاً عربی

جب مکمل ہوا پرواز سے شہپرون کا
اوس گہڑی حکم خداوند سے رفرف پہونچا

اور اس راہ مین کچہہ دخل ملایک نہ رہا
اور رفرف وہ اسی شعر کو پڑہتا آیا

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین بے عین بحقیقت و مجازاً عربی

سطے کئے آپ نے جسوقت ہزاروں ہی حجاب
بن گئے پردۂ قانونِ مسرت سے حجاب

نظر آنے لگا تب گلشنِ وحدت شاداب
یہ صدا دیتے تہے ہر دم صفتِ تارِ رباب

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین بے عین بحقیقت و مجازاً عربی

ب حق سے جو ہوئی سرورِ عالم کا ناز
در رحمت ہوئی اوسوقت ہر اک سمت سے باز

مکان کو بھی ہوا مقدمِ محبوب پہ ناز
قاب قوسین سے پیہم تھی آئی آواز

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

دیکھئے اس شان سے جب تخت پہ ناز
یعنی وہ فخر رسل سید مکی مدنی

جب طالب و مطلوب کی خلوت ٹھہری
پردۂ غیب سے اوسوقت صدا آنے لگی

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

مدحت حضرت کا رقم ہو نہیں سکتا نہار
خامہ کالنگ ہے اس راہ میں پائے رفتار

آتا ہے مناسب یہی ہمکو آخر
شعر خواجہ کا پڑھا کیجئے اب لیل و نہار

مرحبا احمد بے میم محمد لقبی
عین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

خمسہ بر غزل ملا جامی علیہ الرحمۃ

گر بگذری بہ بیترب سلام من تو لقکا شید
رسان حضور گل سالت بگو زحال حقیقت ما

زغم تو نہ تاب و نہ تن نہ دل و نہ دین آید حالا
اہیر شوقا الی دیار لقیت فیہا جمال سلما

بحر مجتث مثمن مخبون — مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

که میرساند از آن نواحی نوید وصلت بجانب ما

کسی ز راهِ دیارِ الفت نگام اصلا بر نهاده ‏ کسی بتوفیق بختِ یاور بسوی روشن نظر گشاده

کسی حضورِ جنابِ قدس شام احد و بستاده ‏ بوادی غم منم فتاده زمامِ فکرت ز دست داده

نه بخت یاور نه عقل رهبر نه تن توانا نه دل شکیبا

نشانِ اسلام حبیبِ اعلی و لائی حضرت بقلب عین ‏ خوش اند آن مومنان که باشند در مدینه ام ساکن

چه سان نمانم که آتشِ هجر ملتهب شد مرا بباطن ‏ ز سیرِ عشقِ تو بود ساکن بهار بابِ شوق لیکن

ز بی زبانی نهم نهانی چنانکه دانی شد آشکارا

بعشقِ وصلِ تو هر دم ز رحمم اسیر اندوه بهمالی ‏ چه چاره سازم کجا روم من که تن ز طاقت نشد خالی

دلم ز رنج و ملال پر شد حواس همه و تن اختلالی ‏ بکت عیونی علی الشوقِ فساء حالی

که از تو آخر طبیبِ وصلت مرض خود را کند مداوا

ز انفعالِ قدت بماند سروِ شمشاد پا در گل ‏ ز اقتباسِ ضیاءِ روی تو مهر و مه را فروغ حاصل

قمر چو دیده کمالِ حسنت ز نیش رخ خود مالید ‏ زهی جمالِ تو قبلهٔ جان حریم کوی تو کعبهٔ دل

فَاِنَّ شَوْقًا اِلَيْكَ يَسْعٰى

چه سان نسازم بطالعِ خود که کرده اعدا چنین نهالی ‏ اگر رسانید در مدینه برای تقدیم جبهه سائی

نثار آن شاه ... ‏ بناز گفتی فلان کجائی چه بود ساعت چنین حالی

مرضت شوقا وقمت هجرا فکیف اشکو الیک شکوی

شہانہ مانیکہ این گدا را کہ ہست بارِ گناہ بر سر | ببارِ گاہی بحبت یا در شود جوارت اگر میسر
برنگ نقشِ قدم نہ خیزم زآستانِ تو تا بہ محشر | اگر بکوبم برانی از در دگر بہ تیغم بیفگنی سر

قسم بہ جانت کہ بر ندارم سر از وفا تو آن یا

بہ بزم مولود آمدین گروہ قدسی نشستہ ہر سو | بنام پاکِ جناب اقدس سرودخواند کشی فرا تو
بکن تو اسرارِ التجائے کہ بے رعایت نہفتہ حق گو | زداستانت بگیتہ جاهی جمال یا مذن مذیدہ زان تو

بگنج عزلت نشستہ محزون بکوے محنت گرفتہ ما وا

مخمس بر غزل حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

ہون کیون نہ شیدا لئے بنی دیکہین جو شانِ دلبری | شمس و قمر حور و ملک انسان اور جن و پری
وہ کون ہے کونین مین ہو جسکو زعم ہمسری | اے چہرۂ زیبائی تو رشکِ بتانِ آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیبا تری

جب دم گئے معراج مین وہ نیرِ پیغمبری | وہ آفتابِ اصطفا وہ ماہ برج سروری
بولین یہہ حورین دیکہہ کر ہر سمت وہ جلوہ گری | تو از پری چابک تری و ز برگ گل نازک تری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

پیشِ حبیبِ کبریا کوئی حسین اب آئے تو | اوس بزمگاہِ حسن مین کدم زلیخا جائے تو

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

اور مدحِ یوسف مین وہان لب پر سخن لائے تو
عالم ہمہ لیلائے تو خلقِ جہان شیدائی تو

این نرگس رعنائے تو آوردہ رسم کافری

مشرق سے تا مغرب پھرا چھانا زمانہ یکقلم
گاہے عرب کی سیر کی گاہے گیا سوئے عجم
لیکن نہ پایا آپ سا اک مہ جبین حق کی قسم
آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

پیدا ہوئے نورِ خدا جسوقت سطحِ خاک پر
پایا [illegible] خاک نے پایا شرف افلاک پر
بولے ملک پڑھ کر درود اوس حضرتِ لولاک پر
[illegible]

شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری

تصویرِ قدرت کا کھینچے نقشہ نہیں مجھکو یقین
[illegible] انسان کو ہی قدرت [illegible]
تیرے تو اس عوائی یکتائی کے کچھہ معنی نہین
صورتگر نقاشِ چین رو صورتِ یارم ببین

یا صورتے کش اینچنین یا ترک کن صورتگری

نورِ رخِ پرنور کی ایکبار دیکھیں اگر جھلک
ہوویں منفعل شمس و قمر و نیرات بالائے فلک
وہ حسن و خوبی دیکھکر حیران ہین حور و ملک
تا [illegible] بند و فلک کس را اندادہ این نمک

حوری ندانم یا ملک یا آدمی [illegible]

جبدم شبِ معراج مین قوسین تک پہنچے نبی
[illegible] مطلوب مین حب [illegible] دوئی

ب گوشۂ وحدت سے یہ ہر دم صدا آنے لگی | من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

ے سید شمس الضحٰے او سے سرور بدر الدجےٰ | ہم عاجز [illegible]

ابرار ہیں مدت سے ہے اس آستان پر جبہ سا | خسرو [illegible]

باشد کہ از بہر خدا سوی غریبان بنگری

مسدس بر اشعار مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ

منا ہے زیارت میں ہے ہر دم | یہہ دل [illegible] عالم

جدائی کی مصیبت کیا کہیں ہم | کہ ہے [illegible] دم

ز مہجوری برآمد جان عالم

ترحم یا نبی اللہ ترحم

تمہارے ہجر میں اے میرے سرور | تڑپتا ہوں برنگ برق مضطر

قرار آتا نہیں اس دل کو دم بھر | ترحم کی نظر [illegible] مجھ پر

نہ آخر رحمۃ للعالمینی

ز محرومان چرا غافل نشینی

کہیں ہم کس سے حال زار اپنا | تڑپتا ہے دل بیمار اپنا

جاگا طالع بیدار اپنا ‖ دکھادو جلوۂ دیدار اپنا

برون آور سر از برد یانی
کہ روئے تست صبح زندگانی

تمہارے عشق مین اے سرورِ دین ‖ نہایت رات دن رہتا ہون غمگین
نظر آتی نہین اب شکلِ تسکین ‖ یہی ہے عرضِ مشتاقانِ مسکین

ادیم طائفی نعلین پاکن
شراک از رشتۂ جانہای ماکن

نظر فرمائیے مہپر کرم کی ‖ نہین ہے تاب اب رنج والم کی
تمنا ہے یہہ مشتاقون کے دم کی ‖ خوشی کے دن سے بدلے رات غم کی

شبِ اندوہ ما را روز گردان
ز رویت روزِ ما فیروز گردان

بہت مدت سے ہون بیتاب سرور ‖ دکھادو جلوۂ روئے منور
قرار آتا نہین اب مجھکو دم بہر ‖ بس اب تو خواب سے بیدار ہوکر

بہ تن در پوش عنبر بوے جامہ
بسر بربند کافوری عمامہ

نہین ہے صدمۂ ہجران کی طاقت
سحر سے شام ہوتا ہے
تمہارے در پہ اے نور رسالت
کھڑی ہے بہیر مشتاق زیارت

زحجرہ پائے درصحن حرم نہ
بہ فرق خاک رہ بوستان قدم نہ

جدائی مین ہے میرا حال ابتر
نگاہ لطف اب ہو جا...
پلادو جام دیدار اب تو بہر کرم
زبان خشک نکلی ہے لبون پر

تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے
کنی بر حال لب خشکان نگاہے

بھروسا ہے کرم فرمائیون کا
سلام اب لیجیے مجبورون کا
پریشان حال ہے شیدائیون کا
علاج اب کیجیے سودائیون کا

فرود آور بیزار سر گیسوان را
فگن سایہ بپا سروروان را

اوٹھائے صدمہ فرقت نہ کیا کیا
کیا نالون نے میرے حشر برپا
ہے مجھکو روز و شب اے میرے مولا
تمہین سے دستگیری کی تمنا

بدہ دستے زپا افتادگان را
بکن دلدارئے دل دادگان را

لبون پر رات دن ہے آہ وزاری ‌ ‌ ہے دن کو رنج شب کو بیقراری
یہہ ہے جن و بشر کو انتظاری ‌ ‌ کہ کب نکلیگی روضہ سے سواری

جہانے دین کردہ فرش راہ اند
چو فرش اقبال پابوس تو خواہند

غمِ ہجران سے دل ہے پارہ پارہ ‌ ‌ بہت دن سے ہے پستی مین ستارہ
کرم کا ابتو ہو جاے اشارہ ‌ ‌ سراپا ہیچ ہے یہہ ہیچ کارہ

اگر نبود چو لطفت دستیاری
ز دستِ ما نیاید ہیچ کارے

جب اے ابرار ہوگا حشر برپا ‌ ‌ لرزتا ہوگا ہر ادنیٰ و اعلیٰ
گنہگارون کی یہہ ہوگی تمنا ‌ ‌ کہ کب آئینگے یارب شاہِ والا

بمیدانِ شفاعت امتی گوئے
چو چوگان سر فگندہ آوری روئے

مسدس بر شعر مولانا جامی علیہ الرحمۃ

السلام اے [illegible] ‌ ‌ السلام اے قدسیانت پیش پے
السلام اے خلق را از [illegible] ‌ ‌ السلام اے شرح [illegible]

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریاد م برس

السلام اے معدن جود و سخا
السلام اے مصدر صبر و رضا
السلام اے مخزنِ حلم و حیا
السلام اے مظہر نور خدا

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریاد م برس

السلام شمع بزم مرسلان
السلام اے مرہم دلسختگان
السلام اے رونق کون و مکان
السلام مونس عہد بیگان

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریاد م برس

السلام اے گوہر بحر ہدا
السلام اے سید خیر الورا
السلام اے کاشف سر خدا
السلام اے فخر ختم الانبیا

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریاد م برس

السلام اے مالک باغ جنان
السلام اے باعث امن [illegible]

السلام اے قبلۂ ہر دو جہان | السلام اے کعبۂ ہر انس و جان

کن عطا بر حالِ من بیکس نہ بس
یا رسول اللہ فریاد م برس

السلام اے مہر تابانِ یقین | السلام اے دستگیرِ یومِ دین
السلام اے نیّرِ دینِ مبین | السلام اے حامیٔ دنیا و دین

کن عطا بر حالِ من بیکس نہ بس
یا رسول اللہ فریاد م برس

السلام اے تاج فرق مرسلین | السلام اے سرور اقلیم دین
السلام اے قاسمِ ما و معین | السلام اے رحمۃ للعالمین

کن عطا بر حال من بیکس نہ بس
یا رسول اللہ فریاد م برس

السلام اے شافع روزِ جزا | السلام اے عالمِ علمِ ھُدا
السلام اے آفتابِ ھَلْ اَتیٰ | السلام اے بدرِ روح و الضحیٰ

کن عطا بر حال من بیکس نہ بس
یا رسول اللہ فریاد م برس

سلام اے مقتدائے انبیا — السلام اے پیشوائے اصفیا

سلام اے مہر برج اصطفا — السلام اے در درج ارتضا

کن عطا بر حال من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

سلام اے نور مہر اعتلا — السلام اے گوہر بحر وفا

سلام اے راز دار کبریا — السلام اے پرتو جل و علا

کن عطا بر حال من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

سلام اے کارساز بیکسان — السلام اے دستگیر عاجزان

سلام اے رہنمائے گمرہان — السلام اے سرور کون و مکان

کن عطا بر حال من بیکس زبس
یا رسول اللہ فریادم برس

سلام اے افتخار کائنات — السلام اے عز و جاہ ممکنات

سلام اے رحمت حق پاک ذات — السلام اے سرور والاصفات

کن عطا بر حال من بیکس زبس — یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے سید عالی نسب — السلام اے سرور والا حسب
السلام اے ماہِ تابانِ عرب — السلام اے مخبرِ صادق لقب

کن عطا بر حال بیکس نربس
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے گوہرِ بحرِ کرم — السلام اے دُرِ دریائے حشم
السلام اے سرورِ گردون خیم — السلام اے بادشاہ محترم

کن عطا بر حال من بیکس نربس
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے دستگیرِ مومنین — السلام اے رونقِ بستانِ دین
السلام اے مقتدائے اولین — السلام اے قبلۂ اہلِ یقین

کن عطا بر حال من بیکس نربس
یا رسول اللہ فریادم برس

السلام اے نورِ بدرِ عز و شان — السلام اے تکیہ گاہِ بیکسان
السلام اے پیشوائے مرسلان — السلام اے سرِ باغِ کن مکان

کن عطا بر حال من بیکس نربس

یارسول اللہ فریادم برس

السلام اے اخترِ اوجِ جلال | السلام اے نورِ ذاتِ ذوالجلال
السلام اے مہ جبین یوسف جمال | السلام اے خسروِ شیرین مقال

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یارسول اللہ فریادم برس

السلام اے داورِ عالیمقام | السلام اے شافعِ یوم القیام
السلام اے سید خیر الانام | تو پذیرا کن ز ابرار این سلام

کن عطا بر حالِ من بیکس زبس
یارسول اللہ فریادم برس

چند غزلیات در نعتِ سرورِ کائنات فارسی

نعتِ اقدس تا نوشتن گشت عین کامِ من | بر نگین نیرِ اعظم رقم شد نامِ من
تا کشادہ چشمِ من بر چشمِ صیادِ جہان | آشیان بستہ بشاخِ آہوان آرامِ من
از تقاطرہائے فیضِ نعت ابرِ احمدی | خرم و شاداب گشتہ گلشنِ اسلامِ من
ہمسرِ جبرئیل گشتم من ز نعتِ مصطفٰے | شد گمانِ اوجِ سدرہ بر علوئے بامِ من

در جہان نعت جیبت گفت آتم صادق دل
بے لقائے سرورِ کونین و فخر انبیا
القدر باشد فروغ من ز وصفِ روئے تو
حبذا تاثیرِ نعت پادشاہ مرسلان
نعت بہترزین علاج تشنگی مداح را
المدد شاہا کہ بیمار تو تنگ آمد زجان

آندرین روز جزا یارب بدہ انعام من
یک زمان کی شادمان شد تا دلِ ناکام من
ماہِ تابانِ جہان گرد دچراغ شام من
از ہما بر دند بازی طائران دام من
شربت دیدار باشد دائما در جام من
اے نسیم صبح در طیبہ رسان پیغام من

از خدا **اسرار** دارم این دعا شام و سحر
در گروہِ نعت گویان ثبت گردد نام من

ترا از نور یزدان آفریدند
نہ فہمد تا کسی اسرار غیبی
ہر آن ذرہ کہ افتادہ بپایت
زگیسویت دمیدہ سنبل تر
تر رنگ و بوئے آن رخسار گلگون
چو کردی آہ و زاری در عبادت
چو شہ تاج [illegible] زیب قامت

ز نورت جوہر جان آفریدند
دہن از رمز پنہان آفریدند
از آن خورشید تابان آفریدند
ز رویت باغ دلبستان آفریدند
بہار باغ رضوان آفریدند
از آنہا ابر و باران آفریدند
دلم را ذوق عصیان آفریدند

لب جان بخش تو چون جلوه انگیخت	ازان لعل بدخشان آفریدند
ز ذاتت شد ظهور شاهد غیب	ز عکست حسن خوبان آفریدند
نه آن لعل لبت در خط سبز است	بظلمت آب حیوان آفریدند

چو آن آرام جان پیدا شد ابرا
برائے درد درمان آفریدند

آن زبانی گو که من وصف شه بطحا کنم	آن بیانی گو که تعریف رخ زیبا کنم
چون بجوم رنج و غم آید کنم وصفت رقم	من ز زلفت تو مدا وای دل شیدا کنم
روئے رشک مهر و ماست گر نه بینم در شهود	از فغان و آه و زاری محشرے برپا کنم
در خیال گلشن رویت اگر نالہ کشم	گوشه گلزار را من دامن صحرا کنم
گر روم سوے عدم من از کمین گاه وجود	روز و شب از صدق دل رو در دو انجا کنم
گر خیال نرگست اید دم تحریر نعت	حسرت آلوده دو چشم خویش را لو لا کنم
آنزمان دانم که گشتم در زمانه کامیاب	گر ز ملک عشق گنج وصل تو پیدا کنم
گر روم در گلشن طیبه ز خارستان هند	پیش آن گل نغمه همچون بلبل شیدا کنم
خامه میگوید که مبا لم ز فیض نعت پاک	می سزد اکنون اگر من دعوی طوبی کنم
در ره اوصاف بے پایان تو افتد بسر	گر سمند خامه را من بادیه پیما کنم

میکنم امروز وصفِ شافعِ روزِ جزا
پس چرا ابرار من اندیشه فردا کنم

شیرین زورد نام محمد دهن کنیم
روشن ز شمع نعت رواق سخن کنیم

بر خط سبز لوح زمرد تصدق است
قربان خال نافهٔ مشک ختن کنیم

سوئی عدم رویم پے جستن کلام
در عالم وجود چه وصف دهن کنیم

روشن کنیم شمع صفاتت بهر مقام
از ذکر شاه رونق هر انجمن کنیم

تا دامن رسول در آید بدست ما
تدبیر چه کنیم و الهی چه فن کنیم

حرفے ز وفتری نه بود وهم قرین ختم
وصف کمال ذات تو گر صد قرن کنیم

گر یه کنیم صورتت آید اگر بخواب
آندم نثار پائے تو در عدن کنیم

تا بهر آنکه وضع بسلام تو تو شود
ما مشقِ خم چو قامتِ چرخ کهن کنیم

ابرار ما ز نعت نگاری چو قاصرایم
مهری ز نیم بر لب و ضبط سخن کنیم

سرو جنت پست شد از قامت رعنائی تو
شد گل فردوس روکش از رخِ زیبائی تو

چون صبا در کوچه و بازار ها گردیده ام
در سر شوریده ام پیچید تا سودائی تو

ذرّه ذرّه فیضیاب از چهرهٔ پر نور شد
مهر و مه گردید روشن از رخِ زیبائی تو

چون رخِ زیبا شده شان نزول والضحےٰ | سورۂ واللیل گشته زلف عنبرسائے تو
کے ندانم آستان را کعبۂ مقصود دل | قبلۂ حاجات من شد درگہِ والائے تو
حاجت عیسیٰ نباشد کشتگانِ عشق را | روح تازہ میدمد یک خندۂ جان افزائے تو
ما نمی دانیم تو داری چہ شانِ دلبری | خود خدائے پاک گشته عاشقِ شیدائے تو
بر جمالِ جان فزایت یک جہان مجنون شود | خط کشد بر نام لیلیٰ عاشقِ رسوائے تو

کی نگردد دیدۂ ابرار روشن چون قمر
تو تیا شد یا رسول اللہ خاکِ پائے تو

اے تو مشتِ خاک را رشکِ تجلی کردۂ | خود تماشائی تو گشتی خود تماشا کردۂ
طائرِ سدرہ نثارِ خاکِ پائے تو شدہ | جائے خود تا برسرِ عرشِ معلی کردۂ
بر درِ دولت گدایان جان نثاری میکنند | عشوۂ خود را تو اے سلطان چہ ایما کردۂ
از لبِ معجز نمائے خویش اے ختمِ رسل | قم باذن اللہ تعلیمِ مسیحا کردۂ
یوسفِ کنعان اگر بیند چو موسیٰ غش کنند | من ندانم از کجا این حسن پیدا کردۂ
رفتۂ تا قابَ قوسین از زمین مثلِ نظر | این چہ رازِ مختفی را تو ہویدا کردۂ
بر فلک از پرتوِ رخسارِ جان افزائے تو | چشم مہ را در شبِ معراج بینا کردۂ
چون نگردد ہر دو عالم شیفتہ بر روئے تو | خود خدا را بر جمالِ خویش شیدا کردۂ

می نگارد نعت ابرار حزین با صد ادب
از صریر خویش ای خامه چه غوغا کرده

در جهان تنویر بخشد ماهِ تابانِ شما
ذرّه یابد فیض از مهرِ درخشانِ شما

پشت خود را خم کند از بهر سجده آفتاب
روز و شب شمس و قمر باشند دربانِ شما

گلشن فردوس بر رضوان شود زندانِ تنگ
در دماغش چون رسد بوی گلستانِ شما

لعل نوشین از نبات مصر باج خواسته
کی فروغ حسن یوسف شد بدورانِ شما

کمتر از یک ذرّه گردد مهر در پیش جمال
مه بود داغی ز رشک روی رخشانِ شما

ساقی التسنیم و کوثر قاسم دار السلام
خود خدا خوانده این خطاب پاک در شانِ شما

در تپش آید بروز بیم و امید آفتاب
عاصیان را باد بر سر ظل و امانِ شما

ذرّه خاکِ در والا است خورشید فلک
برتر از عرش برین گردید ایوانِ شما

التجا ابرار دارد ای شهِ جود و کرم
تا زبان جنبش کند باشد ثنا خوان شما

در تعشق نتوان بلبلِ نالان بودن
خار در دل پی هر گلِ خندان بودن

سخن آنست که نامش بزبانم باشد
مثل مرغان چمن چیست سخندان بودن

صفتِ مصحف روی تو چرا ننویسیم
در ازل بود مرا کاتبِ قرآن بودن

بود در لوحۂ تقدیر من دیوانہ | قید بے سلسلۂ زلف پریشان بودن

شوق نعت نبوی شد چو مرا ای ابرار
بود مداح شہنشاہ رسولان بودن

غزل فارسی در منقبت حامل اسرار مصطفےٰ کوکب قطبیش روشن تراز سہیل سہا مصداق انا مدینۃ العلم وعلی بابہا اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ

وسعت عرش برین دامن اعجاز علی است | لامکان جلوہ گہ تو سن اعجاز علی است
عقل کل و چمن قدس کہ دارد گلگشت | بلبل نغمہ کن گلشن اعجاز علی ست
وجہہ تابندگی شمس و قمر روشن شد | در چراغان فلک روغن اعجاز علی است
گلبن باغ لعمرک کہ زبس شاداب ست | رنگ و بو یافتہ گلشن اعجاز علی است
لیلۃ القدر کہ باشد بلیالی ممتاز | لمعۂ از قمر روشن اعجاز علی است
خندق کون و مکان ہم اسد اللہ گفت | لافتیٰ پرتو از جوشن اعجاز علی است

چون بگویدار نی صورت موسیٰ ابرار
جلوۂ طور چہ پیراہن اعجاز علی است

غزل اردو در منقبت

کیون نہو بالا فلک سے آستانِ بوتراب
عرش اعظم سے معظم تر ہے شانِ بوتراب

کیون نہو بامِ تجلی آستانِ بوتراب
مطلعِ انوارِ یزدان ہے مکانِ بوتراب

ہے کلیدِ مخزنِ غیبی زبانِ بوتراب
مُہر ہے گنجینۂ حق کی دہانِ بوتراب

عین ایمان ہے سمجھنا آپکو شیرِ خدا
بالیقین ہے بیضۂ قدرت مکانِ بوتراب

ماہِ تابان ہے چراغ افروزِ شامِ بارگاہ
اور خورشیدِ سحر ہے پاسبانِ بوتراب

گلشنِ خلدِ برین ہے جائے گلگشتِ جناب
خازنِ جنت کو جانا باغبانِ بوتراب

جن و انسان ہوسکیں کیا آپکے رتبہ شناس
کون جز نورِ خدا ہے قدردانِ بوتراب

زورِ بازو سے خدا ہے قوتِ دستِ جناب
ہے زبان کبریا گویا زبانِ بوتراب

دل تو کیا جرأت شکستہ ہوگئی کفار کی
جب پکاری فتح وہ آیا نشانِ بوتراب

آپ کا اک نکتہ ہے صد بحرِ معنی در بغل
قاف قلزم کا بنا کافِ بیانِ بوتراب

لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار
اک اسی گلزار کی بلبل ہے شانِ بوتراب

پنجۂ ضیغم سے سلمان کو چھوڑایا دشت مین
امن مین ہے ہر خطر سے خادمانِ بوتراب

ہوگئے آخر کو سب ایک ایک پیوندِ زمین
خاک مین جسنے ملایا خاندانِ بوتراب

کیا کوئی سمجھین بھلا اسرارِ ذاتِ پاک کی
ہے تو کچھ روح القدس ہے ہمرازدانِ بوتراب

حشر کو اسرار بھی ہو ساتھ اے ربِ کریم
خاکدان سے جب وہان ہو کاروانِ بوتراب

مناجات فارسی

بیکسم من بیکسم من بیکسم
اے خدائے ذوالکرم من بیکسم

رحم کن بر حالِ زارم بیکسم
رحم کن بر دلفگارم بیکسم

بیکسم اے داورِ من بیکسم
بیکسم اے یاورِ من بیکسم

بیکسم بر بیکسیم رحم کن
بے بسم بر بیکسیم رحم کن

بیکسم اے خالقِ من بیکسم
بیکسم اے رازقِ من بیکسم

بیکسم من دستگیرے جز تو نیست
بیکسم من ہم نصیرے جز تو نیست

بیکسم اے شاہِ شاہان بیکسم
بیکسم اے جانِ جانان بیکسم

بیکسم اے مہربانم بیکسم
اے توانا ناتوانم بیکسم

بیکسم من پُر گناہم بیکسم
بیکسم من روسیاہم بیکسم

بیکسم اے رہ نمایم بیکسم
بیکسم اے غمزدایم بیکسم

بیکسم اے کارسازم بیکسم
بیکسم اے بندہ نوازم بیکسم

بر من آمد چیست رختِ بیکسی
فضل کن بر من بوقتِ بیکسی

بیکسم اے کردگارِ ذوالمنن
درگذر ہر آنچہ مے آید ز من

بیکسم اے والیِ ہر دو سرا
بیکسم بانیِ ارض و سما

بیکسم اے خالق پروردگار
آمدم من بر درت امیدوار

بیکسم من اے کریم با عطا
اہدنا ربّے سبیلی اہدنا

بیکسی من سزا اے رحمت است
بیکسم من التجائے رحمت است

بیکسم من اے شہ جل و علا
رحم کن بہر محمدؐ مصطفےٰ

بیکسم مہجور و محزون و ملول
اے قبولم کن تو از بہر رسول

ان بکن بر من کہ می شاید ترا
ان مکن بر من کہ می باشد مرا

خستۂ ابرار را تو شاد کن
سینۂ ویران او آباد کن

مناجات اردو

یا الٰہی مصطفےٰ نور خدا کا ساتھ ہو
روز محشر کو حبیب کبریا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلیں شاہ و گدا سر کارمیں
بینوایان در خیر الورا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب گذرا اپنا ہو بالائے صراط
صاحب تاج و براق برق زا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نفسی نفسی انبیا جس دم کہیں
اوس شفیع حشر ختم الانبیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جس گھڑی پرشش ہو صدق و کذب کی
سرور صدیقؓ با صدق و صفا کا ساتھ ہو

یا الٰہی عدل کی کرسی پہ جب تو ہو جلیس
حضرت فاروق دین کی مقتدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی پیش ہو جب دم حساب حشر و نشر
جامع قرآن حلیم و باحیا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی تشنگی کی جب مصیبت مین پڑون
ساقی کوثر مرے مشکل کشا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی جب طلب اہل دغا و شر کے ہو
اوس امام کشتۂ زہر جفا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی ظالمون کی فرد گذرے جبکہ پیش
شاہ مظلومان شہید کربلا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی نیک و بد ہون جب طلب دربار مین
اہلبیت سرور ہر دو سرا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی جس گھڑی نیکی بدی کا وزن ہو
غوث ثقلین امام رہنما کا ساتھہ ہو

یا الٰہی جب چلین آلودگان معصیت
اولیا و اصفیائے با صفا کا ساتھہ ہو

یا الٰہی خستہ ابرار کو جب لیچلین
مدح گویان جناب مصطفےٰ کا ساتھہ ہو

یکتا

قطعہ تاریخ از نتائج طبع شیرازہ بند مجموعہ سخن نخلبند مضامین نو وکہن معنی نگار سحر کار نکتہ پرور جناب مولوی عزیز الدین احمد متخلص بہ افسر الہ ابادی

خدا شاہد ہے احمد شاہد ابرار عالم ہے
دل حضرت اسی سے مظہر اسرار عالم ہے

اونہین نعت نبی کی فکر سے خالی نہین دیکہا
غزل مین بہی خیال باعث اظہار عالم ہے

صفت مین مقطع نور رسالت کے جو لکہا ہے
جسے دیکہو وہ مطلع مطلع انوار عالم ہے

وہ آب و تاب پائی گوہر منظوم نے انکے
کہ جن پر جان سے صدقے در شہوار عالم ہے

بیاض خط بیاض دیدہ ہے حوران جنت کی
سیاہی سرمۂ چشم اولی الابصار عالم ہے

دوائر دایرے خط کے تو نقطے اسکے مرکز ہین
نقوش خلق نقش اسکے قلم پرکار عالم ہے

نثار اس نثر و نظم کلک گوہر سلک کے جسپر
سخنہا در نظم و نثر ناظم نثار عالم ہے

مصنف کچہہ فصاحت ہے، بلاغت مین نہین یکتا
عروض و قافیہ دانی مین بہی سردار عالم ہے

طریقت معرفت علم شریعت مین حقیقت مین
امام اتقیا ہے قدوۂ احرار عالم ہے

لکہے صل علی جو دیکہے وہ دیوان لکہا ہے
سراپا جس مین وصف مالک و مختار عالم ہے

اگر سنہ اسکے چہپنے کا تمہین مطلوب ہے اقسم
کہو۔ مجموعہ نعت سید ابرار عالم ہے

سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ از نتائج طبع سر دفتر سخنوران زمان و سرخیل شاعران فصیح زبان شیر بیشہ سخنوری نہنگ بحر نکتہ پروری مجمع فیوض سرمدی جناب مولوی محمد حاجی فرخ آبادی متخلص بہ صبر استاد مصنف ادام اللہ ظلالہ

باالیقین ابرار کا دیوان نعت	جو پڑھے دل سے وہ ہو روشن ضمیر
اے مسیرا وسکی یہی تاریخ ہے	کیا یہہ دیوان اب چھپا ہے بے نظیر

۱۳۱۸ھ ہجری

قطعہ تاریخ طبع از فکر جناب مولوی محمد صاحب محمدی افضلی الہ آبادی ساکن دایرہ حضرت شاہ محمد اجمل قدس سرہ

افضلی چون فکر سال طبع نظم نعت کرد	دُرفروشی بسکہ بسنجید از ہیچ صرف
تا پئے دیوان ابرار این چہ تاریخ دعا	از دل دین شد قبول افتد زہے عز و شرف

۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ طبع از جناب سید محمد فاخر عرف شاہ محمد راشد صاحب المتخلص بیخود ساکن دایرہ قطب اکمل حضرت شاہ محمد اجمل قدس سرہ

کرد تحریر نعت سرور دین	شاہ ابرار اکرم الامثال
سال طبعش شنیدم اے بیخود	مدح پیغمبری زروئے بلال

۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ از نتائج طبع مظہر کمالات فصاحت مطرح انوار بلاغت جناب شاہ امین الدین صاحب متخلص بہ قیصر یحیای افضلی الہ آبادی

گناہوں کے مرض پڑھنے سے اسکے دور ہوتے ہیں	مسیحا نسخۂ نعت شہ ابرار عالم ہے
تڑپتا پھر کہاں کا چین آجاتا ہے اک دم میں	شفیع المذنبین کا ذکر زخم دل کا مرہم ہے
ہوئی جب فکر سن کی تو سر آرام سے قیصر	یکایک درد عصیان نے کہا اکسیر اعظم ہے

۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جناب منشی سید عنایت حسین صاحب ملقب بہ مقبول شاہ چشتی صابری قادری منوری لکہنوی ہیڈ کلرک دفتر انسپکٹر جنرل پولیس ممالک مغربی و شمالی و اودہ مقام الہ آباد

چھپا جو دیوان نعت احمد مریض ہجر انکو چین آیا	کہا مسیحا نے لو مبارک علاج اچھا درد دل کا
سنا عنایت جو ایسا مژدہ کہا یہہ مصرع درود پڑہکر	بیان محبوب سے ہمنے پایا عجب نسخہ ہے درد دل کا

۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ طبع زاد جناب سید باسط علی صاحب ثابت الہ آبادی

ادیب و لبیب و طبیب و حکیم	فضیلت ماب و مشیخت پناہ
جو ابرار عالم ہے اسم شریف	تو ابرار عالم مین بے اشتباہ
اونہون نے ادب اور تعظیم سے	لکہی ہے یہہ نعت رسول الہ
ہر اک مصرعہ اسکا دلیل نجات	ہر اک بیت ہے بیت جنت کی راہ
سن طبع ثابت یہہ فرمائیے	چھپا تحفۂ معرفت واہ واہ

۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جناب شیخ انور علی انصاری متخلص بہ انور الہ آبادی

در صنعت زبر و بینات

شفیق و مشفق و ابرار عالم	لئیق و باکمال و اہل جوہر

کلام صاف ہے یہ نور ایسا | کہ خود آئینہ ہے حیران و ششدر
عروس نظم نے پائی ہے زینت | نہ کیون دیوان مرصع ہو سراسر
کرین تعویذ جان اہل بصیرت | بیاض چشم دل پر اسکو لکھکر
قبالہ ہے یہی خلد برین کا | یہی دیکھو شفاعت کا ہے دفتر
بہار آئی ہے گلزار سخن مین | بسی ہے چار سو بوئے گل تر
نسیم فکر بھی اترا رہی ہے | سراسر جامۂ تن ہے معطر
نظر آئے جو یہ سامان رنگین | کہا دل نے سر بہین اوڑا کر
لکھو تاریخ زبر و بینہ مین | کہو گلدستۂ جنت ہے انو
سنہ ۱۳۰۸ فصلی

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جناب منصف سید ذاکر حسین صاحب ذاکر الہ آبادی تلمیذ زیب منبر رونق مجلس جناب میر مونس لکھنوی

لکھا ابرار نے دیوان یہ کیا ہے | کہ نور ہی شاعرونکے بس قلم ہین
ثنا تحریر ہے اسمین یہ اونکی | جو سلطان عرب شاہ عجم ہین
وہ محبوب خدا ہین بے شک و ریب | رسولونمین وہ سب سے محترم ہین
وہی تو رحمۃ للعالمین ہین | وہی تو صاحب لطف اتم ہین
وہی ہین رونق اعجاز موسیٰ | اونہین سے مرتبے عیسیٰ کے کم ہین

وہ ہین طغرائے دیوانِ قدرت ‌ ‌ ‌ وہی بس مالکِ لوح و قلم ہین

وہی ہین آبروئے لعل و گوہر ‌ ‌ ‌ وہی کانِ عطا بحرِ کرم ہین

وہی ہین واردِ طٰہٰ و یٰسین ‌ ‌ ‌ محمد بھی وہی حق کے قسم ہین

وہی شبیر و شبر کے ہین نانا ‌ ‌ ‌ علی کی بھی وہے بس ابنِ عم ہین

وہی ہین باعثِ ایجادِ عالم ‌ ‌ ‌ وہی سلطانِ دین شاہِ امم ہین

شبِ معراج وہ عرشِ برین پر ‌ ‌ ‌ گئے دم بھر مین خالق کے قسم ہین

زیادہ سے زیادہ وصف انکے ‌ ‌ ‌ اگر لکھا کرون مین کم سے کم ہین

غرض مدحِ نبی ذاکر کرے کیا ‌ ‌ ‌ یہین تو رک گئی سب کی قلم ہین

مگر لکھدے جو اس دیوان کی تاریخ ‌ ‌ ‌ تو رتبے کیا ترے خاطر سے کم ہین

ٹہنی دلمین جو یہہ لکھا یہہ فوراً ‌ ‌ ‌ کہ لفظ و معنے زیبا بہم ہین

سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ طبع از نتیجہ فکر شاہ محمد یوسف صاحب متخلص بہ جلیل حلیلی صابری چشتی الہ آبادی۔ خلف الصدق جناب شاہ محمد عطا صاحب مرحوم رئیس چک فی سجادہ نشین دائرہ حضرت شاہ عبد الجلیل صاحب مرحوم و مغفور

عجب محبوب ہے دیوانِ ابرار ‌ ‌ ‌ کرے تعریف کیا منہ ہے دہن کا

رقم ہے صفحۂ رنگین پہ جو سطر ‌ ‌ ‌ وہ اک جادہ ہے جنت کے چمن کا

زمین اسکی وہ عالی منزلت ہے
کہ پایہ پست ہے چرخِ کہن کا

جلیل صابری مجھکو یکایک
تصور جب ہوا ہجری کے سن کا

سر مد بین قلم کرکے خبر دی
کہا وہ گل ہے بستانِ سخن کا

سنہ ۱۳۱۸ ہجری

قطعہ تاریخ دیگر از نتائج طبع فردوسی زمان خاقانی اوان نقاد مضامین نو وکہن روح معنی جان سخن مؤسس اساس سخنوری مرصص بنیان نکتہ پروری جناب مولانا محمد حاجی صاحب فرخ آبادی متخلص بہ میسر استاد مصنف دیوان

مطلع الشمس یہہ دیوان ہے میسر
جس مین مرقوم ہین اوصاف نبی

کیا بتا جاتے تھے جبریل ابرار
یہہ جو نعت سر ابرار لکھی

سنہ ۱۳۱۸ ہجری

گنجینہ اسرار

این فقیر حقیر ابرار عالم قادری نظامی صابری ہسوہ فتحپوری متخلص بہ ابرار مصنف گنجینہ اسرار کہ دران چند غزلیات بر طبقے مذاق عرفا درج میکند در حالیکہ صاحبدلان بشنیدن انہا نعرۂ یاہو کشیدند وجرعہ نوشان مصطبہ الست از نشہ این بادہ بے خمار مدہوش شوند و این

عاجز را بدعائے خیر یاد فرمایند

ای صبا نکهتِ آن طرهٔ جانانه کجاست	در خمار آمده‌ام آن بتِ مستانه کجاست
تابشِ شمع جمالِ رخِ پرنور بتافت	از دلِ سوختهٔ جوششِ پروانه کجاست
لیلیٔ محملِ توحید ز رخ پرده کشود	قیس با شور و فغانِ دلِ دیوانه کجاست
چه نهان کردهٔ در کوچهٔ گیسو از ناز	ای پری زاد قرارِ دلِ دیوانه کجاست
بهر جمعیتِ خاطر بده هم آرایش	زلفِ او گشت پریشان چو دلم شانه کجاست
آمده فصلِ بهاری بچمن زارِ شهود	ساقیا شیشه کجا بادهٔ و پیمانه کجاست
دلِ عشاق فراز آمد و گفتا که منم	گنجِ عشقِ تو صدا داد که ویرانه کجاست
چون بزنارِ صنم این دلِ نادان آویخت	در نظر منزلتِ سبحهٔ صد دانه کجاست

چون شدم مستِ مئے دید ندانم ابرار
کعبه و دیر کجا مسجد و بتخانه کجاست

صبح را شد دستِ برد دل از جمالِ یارِ ما	سرو پا در گل ز شرمِ سرِ خوش رفتارِ ما
در دلم گردید آن دریائے معنی موج زن	هست گردون یک حباب از قلزمِ زخارِ ما
طایرِ قدسم بشاخِ سدره بستم آشیان	نغمهٔ وحدت برون می آید از منقارِ ما
خرمنِ نُه گنبدِ گردون بسوزد همچو کاه	گر جهد از سینه برقِ آهِ آتشبارِ ما

آن قدر غلط که در افتد مسیحا بر زمین — بهرهٔ یابد چو از دردِ دلِ بیمار ما
جبههٔ تزویر خود را بر در دواعظ ز شرم — تار سبحه چون کند از رشتهٔ زنار ما

یار من ابرار چون جا کرد در جان و دلم
می تراود نشهٔ وجه الله از گفتار ما

ازان ساعت که دادی شربتِ دیدار عاشق را — بشوقِ چشم میگون کردهٔ بیمار عاشق را
بسوی جام می بر هر قدم سجده ادا سازد — ز دور آید نظر چون خانهٔ خمار عاشق را
نشود چون ماهی بی آب بر خاکِ درت غلطان — رباید هوش از سر حسرتِ دیدار عاشق را
نسیمِ کوی جانان رسم و راهِ دلبری داند — کجا دل می رباید نکهتِ گلزار عاشق را

دل ای ابرار شد از دولتِ دارین مستغنی
بدست افتاد تا گنجینهٔ اسرار عاشق را

کشتگانِ خنجرِ عشقیم و فکرِ جان کجا — اندرین ره بینوایان را سر و سامان کجا
تا شدم از لطفِ ساقی اندرین میخانه مست — دین کجا ملت کجا تقوی کجا ایمان کجا
اندرین بحرِ حوادث پیرِ من دستم گرفت — نوح کشتیبان چو شد اندیشهٔ طوفان کجا
آبروی چشمهٔ حیوان لبت بر باد داد — پیش دندانِ تو قدرِ گوهرِ غلطان کجا
از شراب بیخودی یک جرعه تا نوشیده ام — من نمیدانم که جانِ من کجا جانان کجا

دامنِ دل از تکبر در تجرد پاک شد | ماگدایان را خیالِ نخوت شاہان کجا

یافتم ابرار تا یک جام فیض سرمدی
جامہ چون سرمد ندارم بر بدن داماں کجا

بیا دِ شعلۂ روئے تو گریان شمع و پروانہ | چو من از سوزِ دل باشند سوزان شمع و پروانہ
اگر بینند نورِ آفتابِ روئے آن مہوش | شمارندش ز صنع دست یزدان شمع و پروانہ
بامید نظارہ ہر شبے آیند در محفل | چنان دارند شوق روئے جانان شمع و پروانہ
اگر آن یوسف جان زینت محفل نیفزاید | بشوقش بزم را دانند زندان شمع و پروانہ
ازان جانب نیاز و ناز بینی تا ابد ماند | بدارند از ازل این عہد و پیمان شمع و پروانہ
بہ عشقِ آن بتِ جادو نگاری سحر پردازے | ہمہ شب مثل ناقوس اند نالان شمع و پروانہ

کنند ابرار در بزم جہان دعوائی یکتائی
بحسن و عشق در پیدا و پنہان شمع و پروانہ

ناگہ بخانۂ من آن گلعذار آمد | گوئی کہ در چمنہا تازہ بہار آمد
آئینۂ تحیر بنمود روئے تابان | ہوشم رمیدہ از سر چون آن نگار آمد
روزی بروئے ساحل گفتم صفات دندان | از قعر بحر گوہر بہر نثار آمد
گل از چمن برون شد در یاد عارض او | در شوقِ بوی زلفش مشک از تتار آمد

نقدِ مراد هرگز در دست خود نبیند — آن کس که با تمنا در کوئے یار آمد

بند از دهانِ مینا بگشا و جام پر کن — ساقی بیا و بنگر ابرِ بهار آمد

ابرار من ندانم او را چه رو نموده
از کوئے آن سمن بر دل اشکبار آمد

گرد آئینهٔ رخسارِ تو حیران چه کنم — شد پریشان دلم از زلفِ پریشان چه کنم

جانم آمد بلب از دوریِ جانان چه کنم — شور انداخت بدل نالهٔ و افغان چه کنم

بندهٔ عشق شدم بے پیٔ حقیقت بروم — دل بہ تنگ آمده از گبر و مسلمان چه کنم

تاخت نائرهٔ شوق بجانم افگند — جگرم سوخت ازین آتشِ پنهان چه کنم

الفتِ دار تعلق ز دل و جان برخاست — می برد وحشتِ دل سوئے بیابان چه کنم

نزهت صید چمن قدس بدل میدارم — مثل بلبل هوسِ سیرِ گلستان چه کنم

در برِ شمع جمالت صفتِ پروانه — جان خود گر ندهم با دلِ سوزان چه کنم

اے مسیحائے زمان چهرهٔ زیبا بنما — نیست جز شربتِ دیدار تو درمان چه کنم

ضبط گوید که بکن رازِ محبت پنهان — دردِ عشقِ تو عیان پیشِ طبیبان چه کنم

دولتِ دین شده ابرار براهش برباد
شکوهٔ جور ازان دشمنِ ایمان چه کنم

ذات را ابتداسے نمی یابم | شان را انتہا نمی یابم
درد دل را دوا نمی یابم | بہ ملاوا شفائے نمی یابم
بر درت چو رسم بکوشش خود | در جہان رہنما نمی یابم
ماہ بے داغ نیست بر گردون | ہیچ دل با صفا نمی یابم
محو گشتم چنان کہ بار دگر | بخدا خویش را نمی یابم
آن صنم ہمکنار من نشدہ | اثرے از دعا نمی یابم
وامی دل بعشوہ مجنون وار | لیلی مہ لقا نمی یابم
در حقیقت چون حضرت منصور | بیخودی باخدا نمی یابم
دیدہ ام گلرخان دنیا را | رنگ و بوئے وفا نمی یابم
در دو عالم ورای خاک درت | چشم را توتیا نمی یابم

جامی خود بروز حشر ابرار
غیر از مصطفٰے نمی یابم

جانِ من شیفتۂ قامتِ رعنا شدہ است | بستۂ سلسلۂ زلف چلیپا شدہ است
چشم بستم ز ہمہ لالہ رخانِ گلشن | شوق نظارۂ آن نرگسِ شہلا شدہ است
اُنس با زمرۂ انسان بجہان نیست مرا | من ندانم کہ بعشقِ تو چہ سودا شدہ است

صفتِ حُسنِ خداداد چه تحریر کنم
مهر و مه شیفتهٔ آن رخِ زیبا شده است

رخِ گلفام به فردوس نهاده صد داغ
قامتش باعثِ رنجِ دلِ طوبی شده است

گر شود خونِ جگر من ز غمِ ترک بجاست
ناوک انداز دلم غمزه بیجا شده است

گوش کافانِ حقیقت چه بگویند ابرار
کهٔ دفترِ توحید نه افشا شده است

ای دلم را از خیالِ رخ گلستان ساختی
وز بوی زلفِ مشکین سنبلستان ساختی

مثلِ آئینه زرخ محو تحیر کردی
زلف بنمودی پریشان را پریشان ساختی

عاشقان را کردهٔ تو ذبح از شمشیرِ ناز
ای نگارین عجب این عید قربان ساختی

دیگری را کی بخواهم اندرین عالم حفیظ
از پی هر کس مقرر دو نگهبان ساختی

داغ بر دل هر شب از عارض نهادی ماه را
هر سحر خورشید تابان را پشیمان ساختی

چون برافگندی نقاب از روی خود وقت خرام
نقش پا را غیرتِ ماهِ درخشان ساختی

شکرِ تو ابرار ادا سازد چگونه ای کریم
در دلم گنجینهٔ اسرارِ پنهان ساختی

به اغیاران سر و کاری ندارم
سر و کاری بجز یاری ندارم

منم دلدادهٔ آن رنگِ گلشن
هوای سیرِ گلزاری ندارم

بجز آن غیبت لیلی درین دیر — چو مجنون با کسے کارے ندارم

بخوابم آید آن گل ہمچو یوسف — چنان من بخت بیدارے ندارم

بچشم دولت دنیا چہ باشد — ندارم ہیچ اگر یارے ندارم

بہر دم از زبان نامت برآید — بجز ذکر تو گفتارے ندارم

دلم بُرد آن بُتِ شیرین ادائے — بسوئے کعبہ رفتارے ندارم

نمی بینم بروئے ماہ و خورشید — بجز یادِ رخت کارے ندارم

علاج جسم چیست جز دیدار ابرار
ورائے عشق آزارے ندارم

جلوۂ رویت بہ بینم آرزو دارم ہمین — بر زبان ذکرِ تو دارم گفتگو دارم ہمین

آتشِ شوقت بدل افروز از بادِ نفس — خاکپا بر رخ فشانم آبرو دارم ہمین

جلوۂ رخسار ماند تا ابد پیشِ نظر — نورِ تو در دل بجوید جستجو دارم ہمین

روز و شب آئینۂ دل را جلائے میدہم — رنگ غیر از جان زدائیم شست شو دارم ہمین

نالہ و فریاد دارم آنچنان از شوق تو — نشنوم شور قیامت ہائے ہو دارم ہمین

بر رخ گلگون و زلفِ عنبرین شیدا شدم — در چمن زار محبت رنگ و بو دارم ہمین

از عبادت تا ابد ابرار کے فارغ شوم — نشکند تا روز محشر من وضو دارم ہمین

از مے غفلتِ دُنیا بخمار آمدہ
تو ندانستۂ اے دل بچکار آمدہ

حق بمنصور چنان گفت کہ واصل گشتی
تو مپندار کنون بر سرِ دار آمدہ

غنچہ گفت بمن زانکہ بالکم ظرفے
کہ بیک جرعۂ صہبا بخمار آمدہ

پئے دیدار نمودن ترسیدی الیشوخ
بہرِ تاراج زرِ صبر و قرار آمدہ

ساخت چون دانۂ تسبیح زخاکم پئے ذکر
گفت زاہد کہ تو اکنون بشمار آمدہ

رُخ روشن نہ نمودی دمِ مردن مارا
از پئے فاتحہ برلوح مزار آمدہ

چشم بکشا دببین نورحقیقت ابرار
نہ پئے دیدنِ این لیل و نہار آمدہ

ہیچ محبوبی دلم را شاد نتوان ساختن
قیدئ غم را کسی آزاد نتوان ساختن

دور افگندی مرا از آستانِ خویشتن
این قدر بر بیدلان بیداد نتوان ساختن

گر تو از بادِ حوادث ترس داری گوشہ گیر
حرص سیرِ گلشنِ ایجاد نتوان ساختن

انچہ پیش آید ترا از رنج و غم برداشت کن
در قفس اے مرغ دل فریاد نتوان ساختن

این رواق عنصری حق ساختست از یکقطرہ آب
ہیچ بر آبِ روان بُنیاد نتوان ساختن

در غمِ ہجر تو از بس عشق خونم را بسوخت
شکوۂ بیدردئ فصاد نتوان ساختن

ہوش دارا ابرار چون گنجِ حقیقت یافتی
دولتِ جاوید را برباد نتوان ساختن

در پردهٔ اسرار جمالِ تو بدیدم | وصفِ رخِ اقدس ز ملائک بشنیدیم

چون شوق اسیری بدلِ ما شده مضمن | از بازوی همت طرفِ دام پریدیم

در صحبت زهاد همه مکر و ریا بود | جامی مئ توحید ز ساقی بچشیدیم

رفتیم سوی کعبه بامید نظاره | از بهر تو در دیر و خرابات رسیدیم

با کافر و دیندار نشیدیم همه عمر | ما دانهٔ تحقیق ز هر خوشه بچیدیم

در گلشنِ توحید ز قسمت چو گذر شد | بوی گلِ رخسار تو از خویش شمیدیم

ما روی تعلق بکشیدیم ز عالم
در کوی تو با شوق چو ابرار دویدیم

جان را فدای عشوهٔ جانانه کرده ایم | دل را نثار غمزهٔ ترکانه کرده ایم

در جوش عشق آن بتِ بیرحم و سنگدل | دل را که کعبه بود چو بتخانه کرده ایم

دل چاک گشت و حال پریشان شده بهجر | در زلف مشکبار تو چون شانه کرده ایم

ما تنگدست همچو گدایان بسر بریم | سامان جشنِ یار چو شاهانه کرده ایم

رفتیم سوی خانهٔ آن طفل نازنین | رحمی بزاری دلِ دیوانه کرده ایم

تیغ بدست قاتل عالم سپرده ایم | دیوانه ایم کار چو فرزانه کرده ایم

کردیم جان نشانهٔ تیر نگاهِ دوست | دل را بروی شمع تو پروانه کرده ایم

با آن یگانهٔ دو جهان آشنا شدیم | جان را تهی ز الفت بیگانه کرده ایم

ابرار اگر ز عشق نداریم بهره
تقلید هم چو عاشق مستانه کرده ایم

راز دل خود سازم در سینه نهان تا کے | زین آتش پنهانی سوز دل و جان تا کی
تو دیده دل بکشا بنگر بجمال او | داغ بجگر باشد زین ماه رخان تا کی
بلبل که نشیمن اندر گلزار فرو بسته | برباد نخواهد شد از باد خزان تا کی
ما هر ز خیال اتی و جهت بجوان هر دم | از شک بگذر از دل این وهم و گمان تا کی
صیاد رسد یارب از غیب نهد دامی | این طائر دل ماند در سینه طپان تا کی
افگند چو قمری در گردن جان طوقے | در باغ جهان باشد این سرو روان تا کی
تا کی خلش ماند از تیر مژه در دل | اشک از غم جانانه از دیده روان تا کی
چون جای من فانی در گور محقق شد | تعمیر نمایم من هر روز مکان تا کی

کیفیت درویشی ابرار چه می پرسی
اسرار حقیقت را سازیم بیان تا کی

رفتم از خود تا بدیدم روے تو | مثل خود لاغر نموده موے تو
چشم تو صیاد دست بر فرد جمال | آبروے حسن شد ابروے تو

کام دل حاصل شد این ناکام را — تا نهاده گام اندر کوے تو

خسرو خوبی اگر گویم رواست — مثل صورت خوب گشته خوے تو

جان تازه یافتم از یک نظر — برتر از اعجاز شد جادوے تو

چشم خود برداشتی از روی غیر — پاک شد از عیب این آهوے تو

تو چه می پرسی ز ابرار حزین — مست گشتم تا شنیدم بوے تو

تمام شد

اشتہار مژدہ رسانندۂ عاشقان احمد مختار

بعد حمد خدائے جل وعلا اور نعت محمد مصطفٰے سرورِ انبیا علیہ وعلی آلہ واصحابہ الصلوۃ والثنا کے ۔خدمت مین اونکے جو عاشق زار جناب سید ابرار ہین عرض پرداز وگذارش طراز ہون کہ اندنون دیوان ابرار در نعت احمد مختار مین تصنیف شاعر بیمثال نازک خیال فصیح زبان شیرین بیان مشایخ باخدا شاعر باصفا حافظ قرآن معظم جناب مولانا شاہ ابرار عالم صاحب قادری نظامی صابری ہسوہ فتحپوری کا کلام عمدہ اور عیوب سے پاک اور مضمون ہر شعر کا ازبس لطیف نعت اقدس جناب سرورِ انام علیہ التحیۃ والسلام مین قلم اوٹھانا اوسیکا کام ہے اور اُن مداح ممدوح کو اِسکام مین ملکہ تام ہے ۔نعت نگاری کو اونسے وہ نسبت جو صفا کو گوہر آبدار سے اور نازک خیالی کو اونسے وہ اضافت جو ضیا کو اختر تابدار سے اگرچہ اکثر نازک خیالون نے اس کام مین اپنی طبع نقاد کو زور دیا ہے مگر کسیکا کلام اس چستی اور دلبستگی وصدق مقالی ونازک خیالی کے ساتھ مشتہر نہین ہوا ہے ۔مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ۔یہ فقرہ خوبی کلام کا پورا پورا